بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ علیہ السَلام رَحَم اللّٰہ عَلٰی مَنْ اَنصَف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسَلم نے فَر مایا کہ رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا

اللہ اپنے دین کا آپ ناصر ہے

الحمدُ للّٰہ وَالمِنّۃ

حاشیہ انصاف نامہ

مولفہ

حضرت بندگی میاں ولیؒ

بن

حضرت بندگی میاں یوسف رضؓ صحابی مہدی علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد

باردوم ۱۴۱۹ھ ہجری

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم

التماس

مصدقانِ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعود آخرالزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ:۔

جامع المنقول حضرت بندگی میاں ولی رحمتہ اللہ علیہ جلیل القدر تابعی ہیں اولاً آپؒ نے انصاف نامہ کے بیس باب لکھے اس کے بعد انصاف نامہ کے تمام حواشی پر نقول لکھے۔ عاشقان نقول بزرگوں نے انصاف نامہ کے بیس باب علیحدہ نقل کر کے اس مجموعہ کا نام متن شریف رکھا اور انصاف نامہ کے تمام حواشی کے نقول علیحدہ نقل کر کے اس مجموعہ کا نام حاشیہ شریف رکھا۔ حضرت بندگی میاں ولیؒ نے حاشیہ شریف میں حضرت مہدی علیہ السلام صحابہؓ مہدیؑ انبیاءؑ اور اولیاؒ کے فرامین جمع کئے ہیں ان کے پڑھنے سے دین مہدیؑ کی مراد ظاہر ہوتی ہے پاکانِ الٰہی کی پاک زندگی کا حال معلوم ہوتا ہے اور صراط مستقیم یعنی خدائے تعالیٰ کی طلب ومحبت کی راہ ملتی ہے کیونکہ فرمانِ خدا ''ماخلقت الجن و الانس الا لیعبدون'' (میں نے جن اور انس محض اپنی بندگی (غلامی) کے لئے پیدا کئے ہیں) کا مدعا اور حضرت مہدی علیہ السلام کے مذہب اطیعو اللّٰہَ وَ اطیعوا الرسول (اللہ اور رسول کی اطاعت کرو) کا مقصد اعظم یہی ہے۔ قالؐ لو لا الصالحون لهلک الطالحون۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر صالحین نہ ہوتے تو بدکار ہلاک ہوجاتے۔

از

احقر دلاور

حاشیہ شریف

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿1﴾ حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ تمام کلام اللہ کی مراد ہم کو ایک آیت میں بیان فرمائیے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ توریٰت ۔ انجیل ۔ زبور فرقان اور اللہ کی وحدانیت کی مراد ایک کلمہ میں بیان کرتا ہوں کہ تمام کی مراد کلمہٴ لآ اِلٰه اِلَّا اللّٰه ہے۔

﴿2﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حق کی تاثیر ہلال کی طرح ہے ہر روز زیادہ ہوتی ہے اور باطل کی تاثیر بدر کی طرح ہے کہ ہر روز گھٹتی رہتی ہے یہاں تک کہ غائب ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر، تاکہ اس کو غالب کرے ہر دین پر اگرچہ برا لگے مشرکوں کو۔

﴿3﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جس طرف تشریف لے جاتے وہاں پہاڑ جھاڑ اور جنگل کے درمیان سے آواز آتی کہ یہ مہدیِ موعودؑ ہے اور یہ اللہ کا خلیفہ ہے۔

﴿4﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جب وضو فرماتے پانی کے قطرے ذات مبارک سے زمین پر گرتے تو آواز آتی کہ یہ مہدیِ موعودؑ ہے۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ پانی کے قطروں سے آواز آتی ہے اور میں سنتا ہوں کہ یہ مہدیِ موعودؑ حق ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں نظامؓ خدائے تعالیٰ نے تم کو کان دیئے ہیں تم سنتے ہو۔

﴿5﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ شخص ہے، جو ہر حالت میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔

﴿6﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس نے تین پہر اللہ کا ذکر کیا منافق ہے اور جس نے چار پہر کا ذکر کیا مشرک ہے اور جس نے پانچ پہر ذکر کیا مومن ناقص ہے اور جس نے آٹھ پہر ذکر کیا مومن کامل ہے۔ مہدی علیہ السلام کا فرمان اللہ کے فرمان سے ہے اللہ کے فرامین بدلتے نہیں۔ یہ عمل نہیں ہے تو ایمان کہاں اور روش مہدی علیہ السلام کہاں ہے۔ نیز

﴿7﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے پانچ پہر کے ذکر کو ذکرِ کثیر فرمایا ہے اور ذکر کثیر اس ترتیب سے فرمایا

کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک اور ظہر کے بعد سے عشاء کے وقت تک خدا کے ذکر میں رہیں تا کہ اس سے رات دن ضائع نہ ہوں اور ذکر قلیل کو منافقوں کی صفت فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تحقیق منافقین اللہ سے دغا بازی کرتے ہیں اور اللہ بھی ان کو دغا دے گا اور جب وہ نماز پڑھنے اُٹھتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کی نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے تین پہر ذکر کرنے والے کو منافق فرمایا ہے اور چار پہر ذکر کرنے والے کو مشرک فرمایا ہے یعنی چار پہر اللہ کے ذکر میں رہتا ہے اور چار پہر غیر اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اللہ کی دوستی اور شیطان کی دوستی کو برابر کرتا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور لوگوں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو غیر اللہ کو شریک ٹھیراتے ہیں اور غیر اللہ سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنا چاہیئے اور مومنوں کو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے ہوتی ہے۔ پس جس کسی کے ساتھ دوستی بہت ہوتی ہے اُس کا ذکر بھی زیادہ تر ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جس کو کسی چیز کی زیادہ محبت ہوتی ہے تو اس کو اس کی یاد بھی زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو سخت ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے دِل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو یکا یک وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

﴿8﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کلمہ لآاِلٰہ الَّاالله کی چار قسمیں ہیں اول، لآاِلٰہ الَّاالله گفتنی، دوم لآاِلٰہ الَّاالله دانستنی ہے، سوم لآاِلٰہ الَّاالله چشیدنی ہے، چہارم لآاِلٰہ الَّاالله شدنی ہے، یہ تینوں مرتبے تمام انبیاءؑ اور اولیاءؒ رکھتے ہیں یعنی **علم الیقین، عین الیقین و حق الیقین** ان چاروں اقسام میں سے ایک قسم جو لآاِلٰہ الَّاالله گفتنی کی ہے وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفس ایمان بھی نہیں رکھتے اور جو شخص کہ نفس ایمان بھی نہیں رکھتا ہے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کیونکر نجات پائے گا مگر طالبِ صادق جو اپنے دِل کے رخ کو غیر حق سے پھیر لیا ہے اور اپنے دِل کے رخ کو خدا کی طرف لایا ہے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول رہتا ہے دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کیا ہے اور خود [1] سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی ایمان کا حکم کئے ہیں۔

﴿9﴾ **نیز** حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان خدا کی ذات ہے۔

﴿10﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا لآاِلٰہ الَّاالله کسی کے دِل پر اتنی مقدار ٹھیر جائے (جس طرح کہ) کوئی شخص مونگ کا دانہ گائے کی سینگ پر ڈالے اور آواز کرے اس کا کام تمام ہو جائے۔

---

[1] خود سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے یعنی خودی کو مٹنے کی ہمت کرتا ہے۔

﴿11﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر لآ اِلٰـہ الّا اللّٰہ مومن کے دِل پر اس قدر ٹھیر جائے جیسا کہ ایک گھر روی سے بھرا ہوا ہو وہاں ایک چنگاری ڈال دی جائے اور اسی وقت نکال لی جائے تو جس جگہ کہ وہ چنگاری ڈالی جاتی ہے وہ جگہ جل جاتی ہے ولیکن لآ اِلٰـہ الّا الـلّٰہ کی صفت ایسی ہے کہ غیر اللہ کی ساری محبتوں کو جلا دیتی ہے ہم پر افسوس ہے کہ ہماری تمام عمر میں ایک بار بھی ایسا نہ ہو کہ ہمارے دل پر لآ اِلٰـہ الّا اللّٰہ اتنی مقدار ٹھیر جائے ہمیشہ حضرت مہدی علیہ السلام کی یہ کوشش تھی کہ دن رات اللہ کے ذکر میں لگے رہیں۔ دو صحابہؓ کو ایک جگہ بیٹھنے اور دینی قصے کہنے بلکہ قرآن پڑھنے سے مبتدی کو منع فرمایا اور فرمایا کہ دل غافل ہوتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ بے فائدہ بات بہت بری ہے ہر وہ چیز کہ جس میں دین کا اشارہ نہ ہو اس کا شمار دین میں نہیں وہ بھی بے فائدہ ہے۔ اور جو قول و فعل کہ حق کے لئے ہے اور حق کی رہبری کرتا ہے وہ بے فائدہ نہیں۔

﴿12﴾ **حضرت بھائی مہاجرؓ** سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام گھر سے حجرہ میں دو تین بار تشریف لائے اور دیکھا کہ اصحابؓ میں سے دو صحابیؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ تم کیا کرتے بیٹھے ہو عرض کیا کہ میرانجی کچھ دین کی حکایت کرتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائیوں! ذکر خدا کے سوائے حکایت سے خدا کو نہ پاؤ گے۔

﴿13﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام دو صحابہؓ کو ایک جگہ بیٹھنے اور کچھ پڑھنے سے منع فرماتے اور خدا کے ذکر کی بہت کوشش فرماتے ولیکن مہدی علیہ السلام فجر کی نماز کے بعد بندگی میاں شاہ نظامؓ کو پڑھاتے اور ہر دو ایک جگہ بیٹھ کر قرآن پڑھانا شروع فرماتے اور میاں نظامؓ سنتے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام زبان مبارک سے فرماتے کہ ہم سنتے ہیں تم پڑھو میاں نظامؓ نے عرض کیا کہ ہم کو یاد نہیں ہے بلکہ ہم نے دیکھا بھی نہیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پڑھو تو بندگی میاں نظامؓ نے تمام قرآن زبانی پڑھا ایک صحابیؓ اس مجلس میں آنا چاہے جب نزدیک آئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کو غصہ سے دیکھا تو وہ واپس چلے گئے تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے صحابیؓ مذکور کو طلب کر کے فرمایا کہ صاحب (خدائے تعالیٰ) اپنے بندے کو تعلیم دے رہا تھا اگر ایک قدم اس سے آگے رکھتے تو جل جاتے

۔

﴿14﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ یہ آیت تیرے گروہ کے حق میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر ہم نے ان لوگوں کو (صحابہؓ کو) قرآن کا وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کرلیا ہے پس ان میں سے بعض ظالم النفس ہیں اور بعض متوسط ہیں اور ان میں بعض نیکوں میں سبقت لے جانے والے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سابق بالخیرات سے مراد تمام فنا رکھتے ہیں **منھم مقتصد** یعنی نیم فنا رکھتے

ہیں اور ظالم النفس یعنی تھوڑی فنا رکھتے ہیں پس جو شخص ان تین صفتوں میں سے باہر ہے وہ میرے گروہ میں نہیں ہے۔

﴿15﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمانِ خدائے تعالیٰ ہوتا ہے کہ ہم نے ایمان کے خزانہ کی کنجیاں تیرے ہاتھ میں دیدی ہیں اور ہم نے تجھ کو خاص دین محمدیؐ کی نصرت کرنے والا کیا ہے اور میں تیری نصرت کرنے والا ہوں جا دعوت کر جس نے تجھ کو قبول کیا مومن ہے اور جس نے تیرا انکار کیا کافر ہے۔ نیز مہدی علیہ السلام نے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھ کو اولین و آخرین اور قرآن کا بیان اور قرآن کے معنی عطا کئے ہیں نیز مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بندہ تنہائی میں قرآن کا مطالعہ کر کے آتا ہے اور سوچ کر باہر آتا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ جھوٹا ہے ظالم اور اللہ پر افترا کرنے والا ہے بندہ جو کچھ کہتا اور کرتا اور پڑھتا ہے جس آیت کی تعلیم اللہ دیتا ہے بندہ بیان کرتا ہے۔ میں بلا واسطہ اللہ سے ہر روز تازہ تعلیم پاتا ہوں بندہ کا حال ہے۔ اور نیز مہدی علیہ السلام نے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ۔ پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان تیرے حق میں ہے اور ہم نے تجھ کو خاص محمدؐ کا وارث کیا ہے اور ہم نے تجھ کو محمدؐ کی کامل پیروی عطا کی جس نے تجھ کو پہچانا مجھ کو پہچانا اور جس نے تجھ کو نہ پہچانا مجھ کو نہ پہچانا۔

﴿16﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میری تصدیق کی نشانی یہ ہے کہ نامرد مرد ہوتا ہے یعنی طالبِ دُنیا پھر طالبِ ذاتِ خدائے تعالیٰ ہوتا ہے اور بخیل سخی ہوتا ہے یعنی جو شخص خدائے تعالیٰ کی راہ میں ایک دینار نہیں دے سکتا وہی شخص اپنی جان خدا کے حوالے کر دیتا ہے اور امی عالم ہوتا ہے یعنی جو شخص ایک حرف نہیں جانتا قرآن کے معنی بیان کرتا ہے۔

﴿17﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کی تصدیق خدائے تعالیٰ کی بینائی ہے۔

﴿18﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدائے تعالیٰ کو مقید دیکھا وہ مشرک ہے۔

﴿20﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے گجری زبان میں فرمایا کہ دنیا کی طلب کفر ہے دنیا کا طالب کافر ہے خدا کا طالب مومن ہے خدا کو دیکھنا ممکن ہے۔

﴿21﴾ **نیز** فرمایا کہ اس کو دنیا دار کہتا ہے کافر کیوں نہیں کہتا۔

﴿22﴾ **نیز** فرمایا تم کو غذا اور ہم کو خدا۔

﴿23﴾ **نیز** فرمایا کہ نہ ہم لونگ سپیاری لادتے ہیں اور نہ بڑے ہڑلے۔ ہم تو خدا کا کلام لادتے ہیں اس کا محصول کیسے۔

﴿24﴾ **نیز** فرمایا پھٹا پرانا کپڑا پہن لیں روکھا سوکھا کھائیں امیروں کے گھروں اور غیر متشرع مکانوں کو نہ جائیں ہمارا طریق یہی ہے کہ (سفر اور حضر میں) پانی اور مسجد دیکھیں۔

﴿25﴾ **نیز** فرمایا جو ہمارے ہیں وہ مفلس مریں گے۔

﴿26﴾ **نیز** فرمایا بندہ کا امّی مخالف کے عالم پر غالب ہوئے۔

﴿27﴾ **نیز** فرمایا جو ہمارے ہیں وہ خدا کو دیکھتے دکھلاتے مریں گے۔

﴿28﴾ **نیز** بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا جو ہمارا ہے (مقبل مومن ہے) منکر کا فر کو دیکھ کر تین جگہ سے تیڑھا ہوگا اگر اتنا بھی نہیں کیا تو اس نے مہدی علیہ السلام کی تصدیق کیا کی۔

﴿29﴾ **حضرت** مہدی علیہ السلام نے فرمایا کبوتر خانہ گر پڑا اور باورچی خانہ کو آگ لگ گئی وہ بد بخت بلی چکنی غذا کی حرص میں جل کر مرگئی۔

﴿30﴾ **نقل** ہے بعضے برادر خراسان سے آئے تو میاں سید خوندمیرؓ نے ان سے دریافت فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی کیفیت کیا ہے تو انہوں نے عرض کیا اے میاں سید خوندمیرؓ اب معاملہ ایک طور پر ہے میاںؓ نے حیران ہو کر پوچھ کہ کیا سبب ہے واضح طور پر بیان کرو انہوں نے عرض کیا کہ اس سے پہلے حضرت مہدی علیہ السلام خاموش رہتے تھے اب خوش طبعی کرتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں یہ سنکر میاںؓ نے فرمایا کہ اپنے صاحب کو ہنستے پائے تو ہماری خوش نصیبی ہے۔

﴿31﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے گجری زبان میں فرمایا کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کچھ ہوں تو اس کو سمجھ کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں ہوں تو اس میں اللہ کی محبت ہے۔

﴿32﴾ **نقل** ہے کہ جب سید السادات بندگی میاں سید خوندمیرؓ پہلی مرتبہ دائرہ کے ساتھ جالور سے موضع بھدری والی تشریف لائے اور موضع مذکور میں چند روز مقیم رہے تو برادرانِ دائرہ کے بعض گھر والے اپنے عزیزوں کی ملاقات کے لئے گئے کہ یہ لوگ موافق مہدیؑ تھے اور کبھی کبھی دائرہ میں مع اپنے قبیلہ کے آ کر چند ماہ رہتے تھے اور ان کی سخاوت بہت لوگوں کو معلوم ہے شہر نہر والا میں آئے باوجود اتنی موافقت کے شاہ خوندمیرؓ نے ان کو قرابتدار نہیں جانا اور میاں شہاب الدین، قطب الدین اور میاں قطب الدین بن یعقوب اور میاں علاء الدین بن رفیع سے مشورت کی اور فرمایا کہ فلاں اونٹ کو فلاں جگہ ٹھیراؤ تا کہ ہم بھی سفر کریں جس جگہ میاںؓ نے جانے کے لئے فرمایا تھا وہ لوگ گئے میاں پچھلی رات کو ان کی طرف روانہ ہوے اور بندگی میاںؓ نے روانگی کے وقت مرجانہ کنیز کی طرف اشارہ کیا مرجانہ نہیں اٹھی اس لئے کہ بی بی عائشہؓ کا رخ

مرجانہ کی طرف تھا اس کے بعد بندگی میاںؒ دائرہ سے باہر ہو کر چلنے لگے ملک حمادؒ بھی باہر ہوئے میاںؒ کے پیچھے گئے میاںؒ کسی طرف متوجہ نہ تھے جذبۂ حق کی وجہ راہ بے راہ میں فرق نہیں کر سکتے تھے جب برادرانِ مذکور کی طرف ایک کھیت یا دو کھیت کے فاصلۂ پر جہاں اُونٹ لا یا گیا تھا پہنچے تو برادروںؓ نے میاںؒ اور ملک حمادؒ کو دیکھا اور سمجھا کہ برادران دائرہ کو اطلاع ہو چکی ہے اسی لئے یہ لوگ بڑھکر آرہے ہیں۔ پس انہوں نے وہاں سے جلد جلد قدم بڑھایا یہ لوگ آگے آگے اور بندگی میاںؒ ان کے پیچھے جارہے تھے یہاں تک کہ ایک مقام پر بندگی میاںؒ کا جامہ خاردار درخت سے لپٹ گیا اس کے بعد میاںؒ وہاں بیٹھ گئے اور اپنے حال کی حکایت شروع کی کہ الٰہی یہ بندہ مرشدی کے لایق نہیں اور مہدیِ موعودؑ کی جائے پر بیٹھنے پسخوردہ اور سویت کرنی میرے لئے سزاوار نہیں اس کے بعد حق تعالیٰ سے صدا آئی کہ اے سید خوندمیر تو ہمارا مقبول ہے اور ہم نے تجھ کو سید محمدؑ کی جائے نشینی کے لائق کیا ہے اور کئی خلعتیں تجھ کو سرفراز کی ہیں اور ہم نے تجھ کو قرآن کا معنی عطا کیا ہے اس کے بعد بندگی میاںؒ نے مکرر عذر کیا بعد ازاں پھر صدا آئی تجھ سے بہت کام ہے تو کہاں جاتا ہے اس کے بعد بندگی میاںؒ ہشیار ہوئے اور ملک حمادؒ کو اپنے پاس طلب کئے اور پوچھا کہ دائرہ کا راستہ کونسا ہے اس کے بعد ملک حمادؒ نے دائرہ کا راستہ دکھلایا اور ملک حمادؒ نے بندگی میاںؒ سے پوچھا کہ میں نے ایک آواز میاںؒ کی سنی اور دوسری آواز کس کی تھی میاںؒ نے فرمایا کہ دوسری آواز خدائے تعالیٰ اور مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے تھی سبحان اللہ خلعتیں ایسی اور نیستی ایسی کی اور یہ نیستی خدا کی مرضی کے موافق زندگی بسر کرنے کے بغیر محال ہے اس کے بعد بندگی میاںؒ دائرہ میں واپس آئے دن نکلنے کے بعد میاں خانجیو کے ایک چوبی ڈیرہ میں بیٹھے اور ان اشخاص کو کہ جن کے قبیلے والے اپنے عزیزوں کے یہاں گئے تھے اپنے پاس بلوائے اور ان کو بہت دہمکی دی اور فرمایا کہ بندہ تمہارے درمیان کس کام کے لئے رہے کیونکہ تم نے دنیاداروں کی طرف توجہ کی اور اپنے قبیلہ والوں کو دنیاداروں کی طرف جانے دیا اور ان پر یہ آیتیں پڑھیں۔ اے مومنوں نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے ان کی رفاقت کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ کہدے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی ء اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے گھاٹے سے ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو۔ اور نیز یہ آیت پڑھی تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور روزِ آخرت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں جو مخالف ہوے اللہ اور اس کے رسولؐ کے گو وہ اُن کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے قبیلہ کے یہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا ہے اور ان کی تائید کی اپنے فیضانِ غیبی سے اور ان کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے

نہریں ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے خبر دار ہو جاؤ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے اور یہ آیت پڑھی۔ ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گے تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن اللہ فیصلہ فرمائے گا تم میں اور اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو دیکھ رہا ہے تمہارے نیک پیروی موجود ہے ابراہیمؑ میں اور ان لوگوں میں جو ابراہیمؑ کے ساتھ تھے جب انہوں نے کہا اپنی قوم سے کہ ہم بے تعلق ہیں تم سے اور ان چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہم منکر ہوئے تم سے اور ظاہر ہو پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بغض ہمیشہ کے لئے جب تک کہ تم ایمان نہ لاؤ ایک اللہ پر۔ اور ایسی بہت سی آیتیں پڑھیں اور ایک پہر دن تک مخصوص برادروں کو جلال میں آ کر ملامت کی اس کے بعد برادروں نے رجوع کی اور کہا کہ ہم سے خطا ہوئی کہ گھر والوں کو جانے دیا اس کے بعد برادروں نے گھر والوں کو جلد بلوالیا اور یہ ناقل حاضر تھا۔

﴿33﴾ پس اگر اہلِ دائرہ دائرہ کے باہر رہنے والے دُنیا دار قرابتداروں کی طرف میل کریں تو اہل دائرہ کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی مدد نہ کریں اور اگر مدد کریں تو مہدی علیہ السلام اور یارانِ مہدی علیہ السلام کی روش کے خلاف بلکہ بدعت ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ با یک دیگر مدد کرو تم نیکی اور پرہیز گاری پر اور با یک دیگر مدد نہ کرو گناہ اور دشمنی پر۔ اور اگر خدا کی راہ میں آئیں اور یہ لوگ مدد طلب کریں تو تم ان کی مدد کرو مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور اگر تم سے دین میں مدد چاہیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے الخ دائرے والے دائرے کے باہر دنیا دار قرابتداروں کے گھر جانے میں حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نعمتؓ بلکہ اکثر مہاجروںؓ کی خوشنودی نہ تھی چنانچہ اس بات میں شہر کا ہہ شہر نہر والہ اور موضع بھدری والی کی بہت سی نقلیں ہیں اسی لئے برادرانِ مذکور کو بہت تنبیہ کی اور نیز۔

﴿34﴾ **نقل** ہے جس وقت کہ بندگی ملک الٰہد ادؓ جالور سے نکل کر شہر نہر والہ کے نزدیک چند روز رہے اور فرمایا ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے عزیزوں کی ملاقات کیلئے شہر میں جائے اور اگر ان سے ملاقات کرو اور یا تم جاؤ تو میرے دائرہ میں نہ آؤ جہاں چاہو چلے جاؤ اور وہیں رہو۔

﴿35﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہجرت کر کے گجرات سے خراسان جائے اور اس کے عزیز گجرات میں ہوں اور اس کے دل کی توجہ اپنے عزیزوں کی طرف ہو تو وہ شخص ظالموں سے ہے اس نقل کی راوی ایک جماعت ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کے حق میں یہ آیتیں پڑھیں مومنو! اپنے آباء و اجداد اور بھائیوں کو اپنے دوست مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو دوست رکھتے ہیں اور جوان کو اپنا دوست تم میں سے بنائیں گے تو وہی ظالم ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے ایمان لایا اور ہجرت نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی ولایت نہیں ہے کسی چیز میں بھی حتیٰ کہ وہ

ہجرت کریں۔ اور نیز قولہ تعالیٰ تو تم ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔

﴿36﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا جس نے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی اور آپؑ کی صحبت اور ہجرت سے باز رہا تو اس پر حضرت علیہ السلام نے منافقی کا حکم کیا ہے۔

﴿37﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں جدّہ میں بہت فقر و فاقہ پڑا تھا بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں جیول میں بہت فقر و فاقہ پڑ کر طالبانِ خدا انتقال کئے اور بندگی ملک الٰہدادؓ کے حضور میں جیول میں بہت مردان خدا فقر و فاقہ سے خشک ہو کر انتقال کئے۔ شاہ خوندمیرؓ کے حضور میں جیول میں بہت فقر و فاقہ ظاہر ہوا اور غلہ اس قدر سستا تھا کہ ڈکرہ کو پانچ سیر چاول ملتے تھے مگر کسی طالبِ خدا نے آپس میں کوئی تردد اور تدبیر نہیں کی کم و بیش سڑھے چار سو فقراء نے اللہ کے لئے ثابت قدمی کے ساتھ فقر و فاقہ سے خشک ہو کر جان جاناں کے حوالے کی اسی زمانہ میں ملک محمد کے فرزند ملک شرف الدین کی طرف سے ان کی بہن بوا مریم المقلب بوامناؓ اور بندگی میاںؓ کے پاس بہت روپیے اور زیور روانہ کئے گئے تھے۔ بندگی ملک حمادؓ نے اپنی فتوح بھی حضرت بندگی میاںؓ کی خدمت میں خرچہ کے لئے پیش کی کعبۃ اللہ کی طرف روانہ ہوئے تمام دائرہ کو سلطان پور میں رکھے چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں۔

﴿38﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ تمام اہلیانِ دائرہ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے فرمان آیا اے سید خوندمیر جو لوگ تیرے ہمراہ ہیں ان کو واپس کر دے تو آپ نے ان کو واپس کر دیا تین آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے گئے جب کعبۃ اللہ پہنچے تو خرچ کے لئے جو سامان تھا وہاں کی قیمت سے بیچ رہے تھے بھائیوں نے عرض کیا کہ یہاں اشیاء بہت مہنگے ہیں قیمت زیادہ آتی ہے میاںؓ نے فرمایا کہ میں اللہ کے واسطے حج کو آیا ہوں سوداگری کے لئے نہیں آیا۔

﴿39﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الٰہدادؓ حج کے لئے گئے کعبہ کو دیکھا یہ دُعا کی کہ اے رب العالمین تیرے درمیاں الہداد ہے الہداد کو اٹھا لے خدائے تعالیٰ نے قبول کی۔

﴿40﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بی بی عائشہؓ سے فرمایا چھوٹے بچے نابالغ ہیں اللہ کے واسطے ان کی خدمت کرو جب بالغ ہو جائیں اگر خدائے تعالیٰ کی طلب اختیار کریں تو اسی طرح رعایت کرو بلکہ زیادہ شفقت اختیار کرو، اگر غیر اللہ یعنی دنیا کی طلب اختیار کریں تو تم اللہ کے واسطے ان سے بیزار ہو جاؤ گھر سے باہر کر دو اگر یہ عمل نہ کرو گے تو اللہ کے پاس ماخوذ ہو گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ کامل ایمان اللہ کے واسطے کی محبت اور اللہ کے واسطے کے بغض میں ہے۔

﴿41﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس کے گھر میں باندی یا غلام ہو اس کو مرشد کی حاجت نہیں۔

﴿42﴾ **نقل** ہے ایک روز میاں سید سلام اللہؓ کے گھر میں شور ہوا باندی کو مارتے تھے میاں شاہ نعمتؓ نے منع کیا میاں سید سلام اللہؓ اور میاں نعمتؓ کی گفتگو ہوئی یہ قصہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں پیش کئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے گھر میں باندی یا غلام ہو اس کے لئے ایمان ہونا محال ہے۔ اس روز اسی بردے آزاد ہوے۔

﴿43﴾ **نقل** ہے کسی شخص نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کیا کہ مردانگی اور بہادری ان فقیروں کی بلند ہے، میاںؓ نے فرمایا کہ یہ فقراء ضعیف ہیں خدائے تعالیٰ کے ساتھ صلح کر لیئے ہیں خدا کی خوشنودی میں اپنی ذات کو خدا کے حوالے کردیئے ہیں تمہاری بہادری بہت ہے کہ خدا اور رسول ﷺ اور فرشتوں کا مقابلہ کرتے ہو اور دوزخ کا عذاب اختیار کرتے ہو تمہاری شجاعت بڑی ہے۔

﴿44﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کسی شخص کا پاؤں تمام عمر زمین کے رکاب میں بندھا ہوا ہے گھوڑا پھر رہا ہے موت کے وقت اگر ایمان لیجائے تو کچھ محنت نہ کیا مفت میں ایمان پایا۔ اور نیز

﴿45﴾ **شاہ خوندمیرؓ** نے فرمایا کہ زمین سے آسمان تک ایک دروازہ ہو اور اس دروازہ کے اطراف کسی کی آنکھ تمام عمر پھرتی رہے موت کے وقت ایمان پایا تو مفت پایا کوئی محنت کسی وقت اس کو نہ ہوئی۔

﴿46﴾ **نقل** ہے کسی شخص نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے پوچھا کہ عمل مقبول ہے یا مردود کیسے معلوم ہو، میاںؓ نے فرمایا جو عمل کہ نظر آوے وہ مردود ہے اور جو عمل کہ نظر نہ آوے وہ مقبول ہے۔

﴿47﴾ **نیز** دوسرے وقت پوچھے تو میاںؓ نے کہا کہ تمام عمر میں ایک بار بھی عمل نظر میں آوے تو وہ عمل مردود ہے فنا ہونے کے بغیر عمل مقبول نہ ہوگا عمل کرنے والا فنا ہو جائے کوئی دیکھے اگر عمل کرنے والا باقی ہے تو وہ عمل نظر آتا ہے۔ طالبِ خدا کو چاہیئے کہ فنا حاصل کرے اصل کام یہی ہے۔

﴿48﴾ **نقل** ہے کسی شخص نے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں عرض کیا کہ یہ بندگانِ خدا جو دائرے میں ہیں انہوں نے بڑی ہمت کی۔ میاںؓ نے فرمایا کہ انہوں نے کیا ہمت کی۔ دنیا تھوڑی ہے اس کو چھوڑ کر آخرت بہت ہے اس سبب سے آخرت کو طلب کیا تمہاری ہمت بلند ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں بہشت کی تعریف بہت کی ہے اور دوزخ

کی مذمت بہت کی ہے تم نے بہشت سے منھ پھیر کر چھوڑ دیا دنیا کی طلب اختیار کی تم نے اس فانی دنیا کو اختیار کیا آخرت بہتر اور باقی ہے اس کو چھوڑ دیا لہذا تمہاری ہمت بڑی ہے جو شخص بہت کو طلب نہیں کرتا تھوڑی کو طلب کرتا ہے تو اس کی ہمت زیادہ ہے۔

﴿49﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے یعنی جان سے جینا اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں مال اولاد ان کے سوا دوسری چیزوں کا نام (قرآن میں) دنیا کی زندگی کی پونجی ہے چنانچہ عورتیں بچے جانور کھیتیاں عمارتیں کپڑے کھانے کی چیزیں جو شخص ان چیزوں کا ارادہ رکھتا ہے اور ان میں مشغول ہو جائے تو وہ کافر ہے اگر کوئی شخص اس کی (دنیا کی زندگی کی پونجی کا ارادہ رکھنے والے اور اس میں مشغول ہونے والے کی) صحبت میں رہے یا اس کے گھر جائے اور یا اس سے الفت رکھے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ہماری آن سے نہیں ہے۔ محمد ﷺ کی آن سے نہیں ہے اور خدا کی آن سے نہیں ہے۔

﴿50﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں ہے۔

﴿51﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ (دین مہدیؑ یعنی خدا طلبی کے) دشمنوں سے تکلیف اور رنج پہنچے تو جانو کہ خدائے تعالیٰ نے تم کو یاد کیا ہے اور تم بندہ سے ہو اور جب خلق سے فتوح زیادہ ہونے لگے تو جانو کہ تم خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے فراموش ہو گئے اور تم مجھ سے نہیں ہیں۔

﴿52﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص متوکل سے کہے کہ خدائے تعالیٰ نے سوا لاکھ سونے کے تنکے بھیجا ہے ایک گھنٹہ توقف کرو تو میں لاتا ہوں اگر وہ متوکل ٹھہر گیا اور تاخیر کیا تو وہ متوکل نہ ہوگا۔

﴿53﴾ **نقل** ہے ملک جیؒ کے دائرے میں نظام الملک نماز کے وقت آیا تھا دائرے کے برادر جو صف پر بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک برادر نے پیچھے آکر نماز کے لئے چادر بچھادی اس چادر پر نظام الملک نے نماز ادا کی میاں ملک جیؒ نے یہ واقعہ سنا اور اس برادر کو دائرہ کے باہر کر دیا۔ میاں ملک جیؒ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے دل اور ذات کو خدا کے حوالے کرے جیسا کہ موذن اپنے رخ کو خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اسی طرح خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ کرے تو اس کا کام تمام ہو جائے۔

﴿54﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؒ دائرہ سے باہر خدا کے ذکر میں مشغول بیٹھے تھے بھوک کا غلبہ ہوا تو آپ نے گھاس نوش فرمایا برادروں نے پوچھا کہ آپ نے کیا نوش فرمایا تو فرمایا بھوک کا علاج ہوا ہر حال دنیا گذر جاتی ہے۔

﴿55﴾ **نقل** ہے میاں یوسفؓ پر بہت فقر و فاقہ تھا ایک لنگی باندھے ہوے سر پر رسی لپٹے ہوئے تھے جھاڑوں کے پتے کھاتے تھے پاؤں زخمی تھے بیٹھے ہوئے تھے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ وقت کہاں ہے (کہ جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا) کہ مہدویوں پر بہت مشقت ہوگی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ وقت یہی ہے لیکن تمہاری قابلیت بڑی ہے اس لئے تم کو تکلیف معلوم نہ ہوئی۔

﴿56﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ تمام عالم میں دو مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم یہ بات کیا کہتے ہو، بندگی میاںؓ نے فرمایا میرانجیؑ ایسا ہی ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کہاں سے معلوم ہوتا ہے میاںؓ نے فرمایا کہ میرانجی سے معلوم ہوتا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دو شخص کون ہیں، میاںؓ نے فرمایا کہ ایک محمد رسول اللہ ﷺ دوسرے محمد مہدی علیہ السلام ہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے بعضے انبیاءؑ کا سر مسلمان ہوا تھا اور بعضے سینے تک اور بعضے ناف تک اور بعض کا سیدھا پہلو اور بعض کے ہر دو پہلو مسلمان تھے مگر یہی دو تن [1] (محمد و مہدی علیہم السلام) سر تا پا مسلمان ہوے۔

﴿57﴾ **نقل** ہے ملک پیر محمدؓ سے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں فرمایا کہ آدم صفی اللہؑ نے گیہوں بویا نوح نجی اللہؑ نے پانی دیا ابراہیم خلیل اللہؑ نے کھیتی کی کچرا صاف کیا موسیٰ کلیم اللہؑ نے کھیت کاٹا عیسیٰ روح اللہؑ نے ڈھیر لگایا۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ نے آٹا بنایا روٹی پکائی اور خود چکھا اور اپنے فرزند کے لئے رکھا وہ فرزند مہدیِ موعودؑ ہے اس کو مہدیؑ نے چکھا اور تمام مہاجروںؓ کو اور سید خوندمیرؓ کو چکھایا۔

﴿58﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک وقت سلطان اللیل ہے اور ایک وقت سلطان النہار ہے۔ اور مہدی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو شخص ان دونوں وقتوں کو ضائع کرے وہ دین کا فقیر نہیں ہے پس کلام خدا اور رسول و مہدی علیہما السلام کے فرمان سے معلوم ہوا کہ ذکر خدا کے بغیر آخرت میں فلاح نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس تم اللہ کا ذکر کثیر کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ پس جو شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد زمین پر پراگندہ نہ ہوا اور خدا کا فضل طلب نہ کرے یعنے خدا کی بینائی طلب نہ کرے اور ذکر کثیر نہ کرے تو تحقیق خدا کے عذاب سے نجات نہ پاوے اور ہر نماز کے بعد دو اشخاص کا ایک جگہ بیٹھنا لا یعنی باتیں کرنا خدائے تعالیٰ کے کلام کے خلاف اور رسول اللہ اور مہدیِ موعود علیہ السلام کے خلاف ہے۔

---

[1] گر بعد ترک پھر سگِ دنیا ہوا فقیر۔ کمبخت پاک ہوکے پلیدوں میں مل گیا۔ کی صفت سے متصف شخص نے حال میں طالبِ دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ ''سر تا پا مسلمان تھا'' اس ظالم کو دنیا ایسی لپٹی کہ دنیا کو دین سمجھ رہا ہے اور فرمان مہدیؑ کی علی الاعلان مخالفت کرنا اس ظالم کا دین ہے۔ ان اللّٰہ یہدی القوم الظالمین۔ (جزء ۶، رکوع ۱۲) بیشک اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا۔

﴿59﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت مومن گناہ کرتا ہے تو ایمان باہر ہو جاتا ہے جب اس گناہ سے توبہ کرتا ہے تو ایمان آجاتا ہے کیونکہ ایمان کی دو قسمیں ہیں ایک ایمان وہ ہے جو مصطفیٰ ﷺ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے وہ دور ہو جاتا ہے اور دوسری قسم کا ایمان قرآن اور مرشد کا ہے یہ نور دور نہیں ہوتا کیونکہ دو نور ہوتے ہیں تو راستہ چل سکتا ہے اگر ایک نور ہو تو راستہ چل نہیں سکتا مثلاً آنکھ ہے آفتاب نہیں ہے یا آفتاب ہے آنکھ نہیں ہے تو کیا دیکھے دو نور چاہیئے تا کہ مقصود حاصل ہو۔

﴿60﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں اگر کوئی شخص اہلیانِ دائرہ کو کوئی چیز گزرانتا تو حضرت کے حضور میں آکر فریاد کرتے کہ میرا نجی رہزنی ہوتی ہے، حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے کہ تم نے اپنی ذات کو خدا کے حوالے کر دیا ہے خدا تعالیٰ تمہاری پرورش کرتا ہے ان کو (فتوح کرنیوالوں کو) کہتے ہیں کہ تم اہلیانِ دائرہ کو کوئی چیز دیتے ہو تو بندہ کے ہاتھ میں دو بندہ ان کو کھلائے گا یہ لوگ مستان خدا ہیں، حضرت اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے کھلاتے۔

﴿61﴾ **نقل** ہے کسی شخص نے ملک الہدادؓ سے پوچھا کہ باڑ کیا چیز ہے ملکؓ نے فرمایا باڑ یہ ہے جو کانٹے لگائے گئے ہیں۔ پھر سوال کیا کہ اگر کوئی شخص باڑ میں مرجائے تو مومن ہوگا؟ ملکؓ نے فرمایا کہ وہ مومن حقیقی ہوگا۔

﴿62﴾ **نقل** ہے کہ بندگی ملک الٰہدادؓ کے دائرے میں ایک بوڑھی بھیک مانگنے آئی تھی باڑ میں مرگئی ملکؓ کو معلوم ہوا تو فرمایا بوڑھی کا جسم دائرے میں زیادہ ہے یا باہر زیادہ ہے تو بیان کئے کہ دائرے کے اندر بہت ہے ملکؓ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے اس کو بخشدیا اور ایمان عطا کیا اور نیز فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اس بوڑھی کو بی بی رابعہؒ کا مقام دینا چاہتا ہے تو وہ قبول نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ ہم نے مہدیؑ کی باڑ میں آکر انتقال کیا ہے ہمارے لئے یہ کیا مقام ہے اس سے بڑھکر مقام چاہیئے۔

﴿63﴾ **نقل** ہے بندگی میاں دلاورؓ نے اپنے حجرے میں ایک مشک رکھا تھا جب رات ہوتی تو معذوروں کے گھر میں پانی ڈالتے۔

﴿64﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص پیاز اور لہسن کھاتا ہے اس کو چاہیئے کہ صف کے پیچھے بیٹھے پھر فرمایا کیوں ایسی چیزیں کھاتے ہو جن کی وجہہ سے پیچھے بیٹھنے کی ضرورت ہو۔

﴿65﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک مقام پر چند روز قیام فرمایا تھا اہلیانِ دائرہ کے گھر کی دیواریں تیار نہیں ہوئی تھیں برادروں نے عرض کیا اگر اجازت ہو تو دیواریں بنادی جاتی ہیں، حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہر حالت میں

گذر جاتی ہے یہ تمام بھائی ہیں اور یہ تمام عورتیں ان کی بہنیں ہیں ان کی نظر بہنوں پر پڑ جائے گی تو یہ اپنی نظر نیچی کر لیں گے ان کے لئے اچھا ہے اگر نگاہ کر کے دیکھیں گے تو خدائے تعالیٰ ان کو پوچھے گا کیونکہ انہوں نے خیانت کی۔

﴿66﴾ **نقل** ہے کسی برادر نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ میاں یوسفؒ دائرے سے باہر جاتے ہیں، مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں یوسفؒ سے کہو کہ باہر نہ جائیں گوشہ نشینی اختیار کریں۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں یوسفؒ سے فرمایا کہ ہر حالت میں خدا کو حاصل کرو، ہاں مرشد بینا اور طبیب حاذق ہے ہر شخص کی قابلیت دیکھ کر دوا فرمایا مبتدی کو بھی منتہی کو بھی۔

﴿67﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؒ نے بندگی میاں سید خوندمیرؒ سے عرض کیا کہ آپ اپنے فرزندوں کو علم سکھاؤ تو میاںؒ نے فرمایا کہ نماز کا علم ٹھیک ہو جائے تو کافی ہے جو مبتدی علم بہت پڑھتا ہے تو عشق سے محروم ہوتا ہے بخیل اور مردود ہو جاتا ہے اگر منتہی علم پڑھتا ہے تو نقصان نہیں کرتا۔

﴿68﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو پہلی مرتبہ بارہ سال جذبہ رہا سات سال تک آپ کو اس عالم کی کچھ خبر نہ تھی مگر فرض نماز ادا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا اے سید محمدؐ یہ الوہیت کی تجلی جو تجھ پر ہوتی ہے اگر اس میں سے ایک ذرہ نبی مرسل اور ولی اکمل پر ہو جائے تو سر نہ اٹھا سکے ہم تجھ سے ہمارا فرض ادا کراتے ہیں آگے ہمارا مقصود ہے۔ حضرت علیہ السلام کو بقیہ پانچ سال جو جذبہ رہا کبھی آپؑ مست رہتے اور کبھی ہشیار، پانچ سال میں آپؑ نے سترہ سیر غلہ نوش فرمایا تھا۔

﴿69﴾ **نقل** ہے جس جگہ حضرت مہدی علیہ السلام حجرہ بناتے تو بندگی میاں شاہ دلاورؒ بھی حضرت علیہ السلام کے حجرہ کے پیچھے اپنے بیٹھنے کی جگہ بناتے اور ایک گھنٹہ بیٹھ کر اٹھکر چلے جاتے کیونکہ نور کا شعلہ ایسا غلبہ کرتا کہ بیٹھنے کی تاب نہ لاکر چلے جاتے اسی طرح تین سال گذرے تین سال کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا جذبہ شاہ دلاورؒ کے لئے ہضم ہوا اس کے بعد حضرت علیہ السلام کے حجرے کے پیچھے بیٹھنے کی طاقت ہوئی۔

﴿70﴾ **نقل** ہے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ بندہ کو بیس سال کے عرصہ میں سات خطرے آئے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور کا شعلہ خطروں کو ایسا اڑایا جیسا کہ باز جانوروں کو اڑالیجاتا ہے۔

﴿71﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؒ سے اہلیانِ دائرہ نے کہا کہ نئے آدمی آتے ہیں ان کے لئے بیان آہستہ کیجئے۔ میاں نعمتؒ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کی صحبت میں بندہ کی داڑھی سفید ہوئی تم بندے کو سکھاتے ہو دنیا کا طالب بندہ کے پاس آئے تو ایک وار دو ٹکرے اگر رہا تو خوش نصیب اور اگر بھاگ گیا تو بلا گئی بندہ طالبِ دنیا کے نفس کا تابع نہ ہوگا حق اکثر

لوگوں کو پسند نہیں آتا بندے کا کام حق ادا کرنا ہے۔

﴿72﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ملامت کے جھاڑ (سفید پانی کے جھاڑ) کے نیچے مت بیٹھو اگر کوئی ملامت کرے تو اس کا نقصان ہوگا وہ تمہارا نقصان ہے اس نقصان میں تم بھی شریک ہوگے۔ لہذا ایسے کام کو ترک کرو۔

﴿73﴾ **نقل** ہے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ بندے اور خدا کے درمیان کیا چیز پردہ ہے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے روٹی پکڑ کر دکھائی اور فرمایا کہ بندے اور خدا کے درمیان یہ روٹی پردہ ہے۔

﴿74﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ ہزار طالبانِ خدا کو رکھ سکتا ہے لیکن ایک دنیا کے طالب کو نہیں رکھ سکتا۔

﴿75﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی شخص چلّے ریاضتیں بھوک اور برہنگی برداشت کرتا ہے اور اس کا مقصود دنیا ہے تو اس کی جگہ دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ کے لئے اور مذکورہ مشقتوں کے باوجود اس آیت کے حکم سے دوزخ میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو شخص ارادہ رکھتا ہے دنیا کی زندگانی کا الخ۔ اگر خدائے تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کر سکتا تو خدائے تعالیٰ نے رخصت بھی دی ہے۔ پھر جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہوا اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا، یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کی زندگی طلب کرو۔ اور اس کی رغبت کرو یا طالبانِ دنیا کے گھر جاؤ۔

﴿76﴾ **نقل** ہے حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ اگر کافر جلد مر جائے تو اچھا ہے کیونکہ عذاب ہلکا ہوگا۔ اور اگر حیات بڑی ہوگی تو کفر زیادہ کرے گا، عذاب زیادہ ہوگا۔

﴿77﴾ **نقل** ہے کہ مہاجروں نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ خوندکار کے بعد ہم سب آپؑ کے مقبرہ کے پاس رہیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہماری قبر کھول کر دیکھو اگر بندہ قبر میں رہے تو بندہ مہدی نہیں ہمارا مدعا (خدا کا ذکر) تمہارے درمیان رہے اور تم جہاں کہیں رہو بندہ تمہارے درمیان ہے۔

﴿78﴾ **نقل** ہے ایک عالم شہر میں تھا بہت پرہیزگاری کرتا تھا مخلوق کو اچھے کام کا حکم نہ کرتا تھا اور برے کام سے روکتا نہ تھا بلکہ مخلوق کو ضعیف کام کی اجازت دیتا تھا مرنے کے وقت زاری اور مناجات شروع کیا ہاتف نے آواز دی کہ تو نے جو کچھ گنا کیا ہم نے معاف کیا مگر تیرے کہنے سے مخلوق جو گمراہ ہوئی وہ معاف نہیں کرتے قیامت کے روز تجھ کو دوزخ میں کھچوائیں گے۔

﴿79﴾ **نقل** ہے حضرت میراںؑ نے فرمایا خدائے تعالیٰ ہر دو جہت سے مومن کا بھلا کرتا ہے اگر اپنی موت سے مرے یا دشمن کے ہاتھ سے مارا جائے یا اگر راہ خدا اختیار کرنے کے بعد حیات دراز ہو یا جلد مر جائے ہر دو جہت میں اس کی بھلائی ہے۔

﴿80﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ اس شخص کے پاس بہت مال ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا دیکھو کہ تدبیر کرتا ہے یا نہیں اگر تدبیر نہیں کرتا ہے باولی سونے سے بھری ہوئی ہے تو خالی ہو جائے گی اگر تدبیر کرتا ہے تو بھری رہے گی۔

﴿81﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بہشت اور دوزخ کی صفت لوگوں کے درمیان ہے جس کو حرص زیادہ ہوگی وہ دوزخی ہوگا اور جس کیلئے قناعت ہے وہ بہشتی ہے۔

﴿82﴾ **نقل** ہے ایک ولیؒ کا وصال ہوا دوسرے ولیؒ نے خواب میں پوچھا کہ تجھ کو خدا کے ساتھ کیسی گذری اس نے کہا کہ مجھ کو خدا کے حضور لے گئے فرمان ہوا کہ ہم نے تجھ کو ایک عمل کی وجہ سے بخشد یا یعنے تو نے حق کو باطل میں نہیں ملایا۔

﴿83﴾ **نقل** ہے کہ ایک ولیؒ نے سولہ روز تک کچھ نہیں کھایا پانی کے کنارے جا کر بیٹھے ہوئے تھے دوسرے ولیؒ نے آ کر پوچھا کہ تو کیا دیکھتا ہے کہا کہ یقین اور علم کے درمیان فرق کرتا ہوں اگر یقین کی قوت زیادہ ہوگی تو نہیں پیوں گا اور اگر علم کی قوت زیادہ ہوگی تو پانی پیوں گا اُس ولیؒ نے کہا کہ تیرا کام بڑا ہے اس کے بعد غیب سے آواز آئی کہ تجھ کو قوت چاہیئے یا غذا دوں۔ یکا یک ہماری ذات میں قوت پیدا ہوگئی۔

﴿84﴾ **نقل** ہے کہ اصحابِ صفہؓ بھوک سے بے طاقت ہو گئے لیکن مخلوق سے نہیں چاہا اور فرمایا جیسا کہ مخلوق سے نہیں چاہتے خالق سے بھی نہیں چاہتے اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر مخلوق سے چاہتے ہیں تو بھوک ظاہر ہوتی ہے دوست کی شکایت دوست کے غیر سے ہوتی ہے اور یہ جائز نہیں اور خالق سے بھی نہیں چاہتے اس لئے کہ نفس دشمن ہے وہ مدد طلب کرتا ہے اور دشمن کی مدد دوست سے طلب کرنا ٹھیک نہیں۔

﴿85﴾ **نقل** ہے ایک ولیؒ کا وصال ہوا دوسرے ولیؒ نے خواب میں اس سے پوچھا کہ تجھ کو خدا کے ساتھ کیسی گذری کہا کہ مجھ کو حضور میں لے گئے فرمانِ خدا ہوا کہ اس روز کسی نے تجھے کہا کہ یہ پانی خدا کے لئے پی تو روزہ دار تھا میرے نام کی عظمت سے پانی پی لیا وہ عمل ہماری درگاہ میں مقبول ہوا ہم نے تجھ کو نجات دی۔

﴿86﴾ **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کی ایک ذات متوکل تھی اور ہم مہدیؑ کا صدقہ

کھاتے ہیں اور پھر فرمایا کہ ہم مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں کافر تھے اب مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے مسلمان ہوئے یعنی آفتاب کے مقابلہ میں ستارے پوشیدہ ہوجاتے ہیں اور آفتاب غروب ہونے کے بعد روشن ہوتے ہیں۔

﴿87﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے سامنے کوئی مہاجرؓ آتے تو میاںؓ کھڑے ہوجاتے بی بیؓ فرماتے کس لئے کھڑے ہوتے ہو کوئی چیز ان کو دیدو تا کہ وہ خوش ہوجائیں میاںؓ نے فرمایا کہ انہوں نے دریا یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کی ذاتِ مبارک کو دیکھا ہے اور ہم باولی ہیں۔

﴿88﴾ **بندگی میاں** سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اور ہمارے زمانہ میں بڑا فرق ہو گیا ہے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں جنازہ لاتے اور حضرت علیہ السلام کی نظرِ مبارک اس جنازہ پر پڑتی تو خدائے تعالیٰ اس کو بخش دیتا اور ایمان عطا کرتا اور ہمارے حضور میں جو شخص اپنی زندگی میں آتا ہے اور توبہ کر کے انتقال کرتا تو اس کو خدائے تعالیٰ بخش دیتا۔

﴿89﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نظامؓ نے فرمایا جو شخص ہمت سے خدا کی طلب اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے بہت آسانی ہوتی ہے اور جس کو ہمت نہ ہو بڑی مشکل ہوتی ہے۔

﴿90﴾ **نقل** ہے امام اعظمؒ نے فرمایا کہ اگر دو سال (باطنی سیر میں) نہ گذرتے تو نعمان ہلاک ہوجاتا۔

﴿91﴾ **امام اعظمؒ** نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تیری درگاہ میں ہمارا کوئی عمل قبول ہوا ہے یا نہیں فرمانِ خدا ہوا کہ بادشاہ تیری ملاقات کے لئے آیا تو کتاب لکھ رہا تھا ہماری مخلوق کی مکھی قلم پر بیٹھ کر سیاہی پی رہی تھی اس وقت تو نے مکھی کو سیاہی پینے دیا جلدی نہیں کی بادشاہ کی ملاقات میں دیری کی وہ عمل ہماری درگاہ میں مقبول ہوا ہم نے تجھ کو نجات دی۔

﴿92﴾ **نقل** ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر ﷺ کو خواب میں دیکھا مجھ سے فرماتے تھے کہ اے علی تیرے لئے اللہ کی مدد سے ہر دم محبت کے کپڑے سئے جارہے ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے کونسے کپڑے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے تجھے پانچ خلعتیں پہنائی ہیں (۱) محبت کی خلعت (۲) معرفت کی خلعت (۳) اللہ کو ایک جاننے کی خلعت (۴) ایمان کی خلعت (۵) اسلام کی خلعت۔

﴿93﴾ **نیز** حضرت رسالت پناہ ﷺ نے بلالؓ کو وصیت کی اور فرمایا کہ فقیر جیسا کہ خدا کو پہنچتا ہے مالدار نہیں پہنچتا۔

﴿94﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب میں شرم رکھنا خدائے

تعالیٰ اور بندے کے درمیان معتبر حجاب ہے۔

﴿95﴾ **نقل** ہے کہ ایک روز سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ نے اپنی نیستی پر نظر کی اور اپنی ذات سے کہا کہ اگر تو مرد ہے تو دار پر چڑھکر منصور حلاجؒ بن اور اگر تو عورت ہے تو بی بی رابعہؒ بن پس نہیں ہے تو مگر مخنث ایک روز آپ نے سر پر دامنی اوڑھ لی اور ہاتھ میں کنگن باندھا اور آنکھوں میں کاجل لگائے اور ہاتھ میں دف لیا اور سر بازار مخنثوں کے درمیان کھڑے ہوگئے مریداں ہر طرف سے دوڑتے ہوئے آئے اور آپؒ کو اس رنگ میں دیکھ کر پوچھا کہ خوندکار یہ کیا حالت ہے تو فرمایا کہ ہم نے خدا کو پہچاننے کے لئے اپنی ذات پر انصاف کیا نہ ہم مرد ہیں نہ عورت مگر مخنث ہیں۔ پس اسی لئے ہم ان کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں ایسے خطاب سے مخاطب سلطان العارفین نے اپنی ذات میں ایسی نیستی دیکھی۔

﴿96﴾ **نقل** ہے کسی نے ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ بلخ کو چھوڑ کر تو نے کیا پایا۔ فرمایا کہ ہم نے خدا کو پایا کم درجہ یہ ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ملنے لگتے ہیں آپ نے اشارہ کیا تو پہاڑ ملنے لگے۔

﴿97﴾ **نقل** ہے کسی نے ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم خدا کو پکارتے ہیں وہ قبول نہیں کرتا۔ فرمایا کہ اس لئے کہ تم خدا کو جانتے ہو اور اس کی اطاعت نہیں کرتے، خدا کے رسول ﷺ کو جانتے ہو اور سنت رسول ﷺ کی پیروی نہیں کرتے، قرآن پڑھتے ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے خدا کی نعمت کھاتے ہو اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے خدا نے فرمانبرداروں کے لئے بہشت آراستہ کیا ہے اس کو طلب نہیں کرتے اور گنہگاروں کے لئے دوزخ کو آگ کے طوق کے ساتھ سلگایا ہے اس سے پرہیز نہیں کرتے۔ جانتے ہو کہ شیطان دشمن ہے اس کے ساتھ عداوت نہیں کرتے جانتے ہو کہ موت ہے موت کی درستی کا سامان مہیا نہیں کرتے، ماں باپ اور اولاد کو خاک میں دفن کرتے ہو اور عبرت نہیں لیتے، اپنے عیبوں سے باز نہیں آتے اور دوسروں کے عیب میں مشغول ہوتے ہو جو شخص ایسا ہو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

﴿98﴾ **نقل** ہے ایک شخص ابراہیم ادہمؒ کے پاس آیا اور کہا اے شیخ میں نے اپنی ذات پر بہت ظلم کیا ہے مجھ کو نصیحت کر، تاکہ میں اس کو اپنا امام بناؤں، ابراہیمؒ نے کہا اگر تو قبول کرتا ہے تو مجھ سے چھ خصلت اختیار کر اس کے بعد تو جو کچھ کرے گا نقصان نہ ہوگا۔ (۱) پہلی یہ کہ اگر گناہ کرتا ہے تو خدا کا رزق مت کھا، اس نے کہا کہ رزق دینے والا وہی ہے کہاں سے کھاؤں، ابراہیمؒ نے کہا کہ ٹھیک نہیں کہ تو اس کا رزق کھائے اور رزق کھا کر گناہ کرے (۲) دوسری یہ کہ جب تو گناہ کرنا چاہے تو خدا کے ملک سے باہر چلے جا، اُس نے کہا تمام عالم اسی کی ملک ہے کہاں جاؤں، ابراہیمؒ نے کہا ٹھیک نہیں تو اس کے ملک میں رہے اور اسی کے ملک میں گناہ کرے۔ (۳) تیسری یہ کہ اگر تو گناہ کرنا چاہتا ہے تو اول ایسی جگہ تلاش کر لے کہ تجھ کو خدا نہ دیکھے، اس نے کہا خدا بھیدوں کا جاننے والا ہے، ابراہیمؒ نے کہا ٹھیک نہیں کہ تو خدا کے سامنے گناہ کرے۔

(۴) چوتھی یہ کہ جب ملک الموت آئے تو تو اس کو کہہ کہ مہلت دے تا کہ میں توبہ کروں اس نے کہا کہ مجھ سے کیونکر ہوسکتا ہے، ابراہیمؒ نے کہا کہ جب تو ملک الموت کو روکنے پر قادر نہیں تو تو اسی وقت توبہ کرلے۔(۵) پانچویں یہ کہ جب تیرے پاس منکر نکیر آئیں تو ان کو ہٹادے اس نے کہا مجھ سے نہیں ہوسکتا، ابراہیمؒ نے کہا کہ ان کا جواب تیار رکھ۔(٦) چھٹی یہ کہ کل قیامت میں جب فرمانِ خدا آئے کہ گنہگاروں کو دوزخ میں لیجائیں تو کہہ میں نہیں جاتا، سچ ہے نہ کہ جھوٹ اس مرد نے کہا کہ تو نے جو کچھ کہا سب حق ہے میں نے توبہ کی یہاں تک کہ انتقال کیا۔

﴿99﴾ **نقل** ہے کسی نے شیخ عبداللہ انصاریؒ سے پوچھا کہ فقیر کیسے ہونا چاہیئے شیخ نے فرمایا مٹی چھانی ہوئی اور اس پر پانی چھڑکا ہو نہ پاؤں کی پیٹھ پر گرد آتی ہے اور نہ تلوے میں درد ہوتا ہے فقیر ایسا ہونا چاہیئے۔

﴿100﴾ **نقل** ہے شیخ سری سقطیؒ نے فرمایا جس میں یہ آٹھ مقام ہوں وہ تلقین اور مرید کرسکتا ہے(١) پہلا توبہ کا مقام (٢) دوسرا زہد کا مقام (٣) تیسرا راضیوں کا مقام۔(۴) چوتھا عابدوں کا مقام۔(۵) پانچواں صابروں کا مقام۔ (٦) شاکروں کا مقام۔(٧) ساتواں محبوں کا مقام۔(٨) آٹھواں عارفوں کا مقام۔ کیونکہ آدمؑ تائب تھے، ادریسؑ عابد تھے، نوحؑ شاکر تھے، ابراہیمؑ محبت تھے، اسمٰعیلؑ راضی تھے، ایوبؑ صابر تھے، عیسیٰؑ زاہد تھے اور محمد ﷺ عارف تھے۔

﴿101﴾ **نقل** ہے یحییٰ معاذ رازیؒ نے فرمایا میں نے چار ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا ان میں سے چار باتوں کو اختیار کیا اوّل یہ کہ اے میرے نفس اگر خدا کی عبادت کرتا ہے تو کر ورنہ اس کا رزق مت کھا۔ دوم یہ کہ اے میرے نفس خدائے تعالیٰ نے جو کچھ منع کیا ہے اس سے پرہیز کر ورنہ اس کے ملک سے باہر چالے جا۔ سوم یہ کہ اے میرے نفس جو کچھ قسمت کا پہنچتا ہے اس پر قناعت کر ورنہ دوسرے خدا کو طلب کرلے۔ چہارم یہ کہ اے میرے نفس اگر تو گناہ کا قصد کرتا ہے تو اول دوسری جگہ پیدا کرلے تا کہ خدا تجھ کو نہ دیکھے۔

﴿102﴾ **نقل** ہے مہتر موسیٰؑ نے کہا یا اللہ اگر چار چیزیں ہوتیں اور چار چیزیں نہ ہوتیں تو کیا اچھا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ چار چیزیں کونسی ہیں جو ہوتیں اور چار چیزیں نہ ہوتیں موسیٰؑ نے کہا۔ پہلی یہ کہ بہشت ہوتی دوزخ نہ ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ دوسری یہ کہ حیات ہوتی موت نہ ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ تیسری یہ کہ تندرستی ہوتی بیماری نہ ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ چوتھی یہ کہ تمام اشخاص پیٹ بھرے ہوتے بھوکے نہ ہوتے تو کیا اچھا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اگر بہشت ہوتی دوزخ نہ ہوتی تو کوئی شخص مجھ سے نہ ڈرتا۔ حیات ہوتی موت نہ ہوتی تو ہم کو کوئی شخص نہ پہچانتا، صحت ہوتی بیماری نہ ہوتی تو کوئی شخص ہم کو یاد نہ کرتا۔ پیٹ بھرے ہوتے بھوکے نہ ہوتے تو کوئی شخص میرا شکر نہ کرتا۔

﴿103﴾ **نقل** ہے سلطان ابراہیمؒ سے کسی نے کہا میں ایک چیز لایا ہوں لے لو سلطان نے فرمایا میں نے محتاج

کے ہاتھ سے نہ لینے کا عہد کیا ہے۔اس نے کہا میرے لئے بہت کچھ ہے سلطان ابراہیمؒ نے کہا کیا تیرے لئے دوسری طلب ہے؟اس نے کہا طلب رکھتا ہوں ابراہیمؒ نے کہا جو شخص طلب رکھتا ہے وہ محتاج ہے میں ہرگز نہ لوں گا نہیں لئے۔

﴿104﴾ **نقل** ہے بی بی رابعہؒ سے کسی نے کہا تم پر تکلیف گزر رہی ہے اپنے معتقدین سے کہو کہ کچھ دیں۔ بی بیؒ نے فرمایا حاجت نہیں انہوں کہا خدا سے کہو بی بیؒ نے کہا خدا سے دنیا کی چیز طلب نہ کرنے کا عہد میں کر چکی ہوں اسی لئے کوئی چیز نہیں چاہتی اور نہ لیتی ہوں۔

﴿105﴾ **نقل** ہے ایک رات میں فرشتے بیت المقدس میں آئے اور آپس میں کہتے تھے کہ اِس زمانہ میں کوئی عابد ہے کہ جس کی عبادت خدا کو پہونچتی ہے تو کوئی چیز اس کو پہنچائی جائے۔ایک فرشتہ نے کہا ابراہیمؒ کی عبادت تھی چالیس روز ہوے ان کی عبادت بھی خدا کو نہیں پہنچتی۔ابراہیمؒ وہاں بیٹھے تھے یہ سنکر اٹھے کیونکہ ایک کھجور شبہ کا کھا لئے تھے اسی لئے آپ کی عبادت خدا کو نہیں پہنچی،جس جگہ آپ نے کھجور خریدا تھا وہاں جا کر معاف کرا کر واپس آئے تو آپ کی عبادت قبول ہوئی۔

﴿106﴾ **نقل** ہے ملاّؤں نے پھر کہا کہ آپ سے بحث کیسے کر سکتے ہیں آپ کسی مذہب کے مقید نہیں آپ جو کچھ جواب دیتے ہیں مطلق قرآن سے جواب دیتے ہیں اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظمؒ کے مذہب پر مقید ہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر چہ میں کسی مذہب پر مقید نہیں ہوں میرا مذہب کتاب اللہ اور اتباع رسول اللہ ﷺ ہے پھر فرمایا کہ اسی پر قائم ہو جاؤ (اور کہو کہ) جو کوئی امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہو جائے اور مذہب کے خلاف عمل کرے تو اس پر کیا حکم ہوگا اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ناداناں مذہب کا معنی کیا جانتے مذہب کا معنی امام اعظمؒ کی رفتار ہے نہ کہ گفتار اور پیغمبر علیہ السلام کی سنت پیغمبرؐ کے عمل کو کہتے ہیں نہ کہ گفتارِ پیغمبر علیہ السلام۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم خدائے تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے مذہب پر ہیں۔مذہب دو ہیں ایک مذہب خدائے تعالیٰ کا دوسرا مذہب شیطان کا۔خدا کا مذہب رکھنے والے خدا کی طلب رکھتے ہیں،اور شیطان کا مذہب رکھنے والے دنیا کی طلب رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ناداناں مذہب کے معنی کیا جانتے ہیں۔

﴿107﴾ **نقل** ہے کہ کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص فاقہ پر صبر نہیں کر سکتا ہے تو کیا کرے۔فرمایا کہ جاوے ٹکے دو ٹکے کا کسب کرے اگر ایک ٹکے کا کسب کرے گا تو دوسرے روز دو ٹکے کے کسب کی خواہش ہوگی۔پھر فرمایا کہ شریعت میں کسب اور تجارت کرنے کی رخصت ہے وہ یہ کہ کسب اور تجارت کرنے والے کی نیت یہ ہونی چاہیئے کہ عبادت کر سکے اور احکام کی پیروی اور ممنوعات سے پرہیز کرنے کی قوت ہو ایسا نہ ہو کہ حرص اور خیانت میں پڑ جائے پھر فرمایا کہ اگر کاسب کے پیش نظر یہ بات نہ ہو تو اس کے دل میں تفاخر و تکاثر گزرے گا اور صرف کھانے اور نفع

حاصل کرنے میں لگ جائے گا بلکہ اگر کسب نہ کرے رات دن عبادت شریعت کے علم کی تعلیم، عزلت اور خلوت میں مشغول ہو اور ان تمام کاموں کی مراد دنیا ہو تو اس کی جگہ ہمیشہ کے لئے دوزخ ہوگی۔

﴿108﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کسب کرنا کیسا ہے، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا پہلے تو کسب کرنے والا مومن ہونا چاہیئے، پھر پوچھا کہ کوئی مومن ہو کر کسب کرے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مومن کا مقام پیغمبروں کا ہے شاید کہ وہ کسب کرے حدودِ کسب کی حفاظت کر سکے۔ پھر پوچھا کہ کسب کے حدود کیا ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا

پہلی حد یہ ہے کہ خدا پر بھروسہ کرے کسب پر نظر نہ کرے،

دوسری حد یہ ہے کہ پانچ وقت نماز جماعت سے ادا کرے،

تیسری حد یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے،

چوتھی حد یہ ہے کہ حرص نہ کرے تھوڑی غذا اور ستر عورت پر اکتفا کرے،

پانچویں حد یہ ہے کہ پورا عشر خدا کی راہ میں دے،

چھٹی حد یہ ہے کہ طالبانِ خدا کی صحبت میں رہے،

ساتویں حد یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے

آٹھویں حد یہ ہے ہر دو وقت کی حفاظت کرے یعنے فجر کی نماز سے طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز سے عشاء تک اللہ کا ذکر کرے،

نویں حد یہ ہے اذاں کے بعد کام کرنا جائز نہیں اگر کام کرے تو وہ کسب حرام ہے،

دسویں حد یہ ہے زبان سے جھوٹ نہ کہے جو کچھ قرآن میں آیا ہے سب پر عمل کرے ممنوعات سے پرہیز کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں کہ بعضے رسولوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور وہ چاہتے ہیں کہ نکال لیں کفر اور ایمان کے بیچ میں ایک راستہ ایسے ہی لوگ یقیناً کافر ہیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب۔ اگر کسب کرنے والا کسب کے حدود مذکورہ کی حفاظت کرے تو خدائے تعالیٰ اس کو ترک دنیا کرائے اور اپنا دیدار عطا کرے اگر ان حدود کو توڑے تو اس کا مومن ہونا محال ہے۔

﴿109﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے دین کے اصول کو اس عبارت میں فرمایا کہ

اوؔل ترک دنیا،

دوؔم گوشہ نشینی،

سوؔم ذکر دوام،

چہارؔم طلب خدائے تعالیٰ،

پنجؔم توکل تمام،

ششؔم منکر مہدیؑ کو کافر جانے

فرمایا کہ یہ دین کے اصول ہیں باقی سب فروع ہیں۔

﴿110﴾ **نقل** ہے کہ خواجہ جنیدؒ کے پاس ایک شخص آ کر کہا کہ ہم خدا کی راہ کس طرح اختیار کریں؟ جنیدؒ نے فرمایا جو کچھ تیرا مال ہے پانی میں ڈالدے پس وہ شخص پانی کے کنارے گیا اور ایک ایک روپیہ پانی میں ڈالا، جنیدؒ نے فرمایا کہ تو نے سب روپے ایک بار کیوں نہیں ڈال دیئے حساب کرنا بازار میں مناسب ہے خدائے تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ یہ ناپاک حرکت مناسب نہیں جنیدؒ نے فرمایا کہ ابتدا میں جس کا حال قرآن اور رسول ﷺ کے ساتھ موافق نہ ہو اس کی انتہا میں کچھ فائدہ نہ ہوگا جس کی ابتدائی حالت قرآن اور رسول ﷺ کے موافق ہو تو اس کی انتہا بھی بامراد ہوگی۔

﴿111﴾ **نقل** ہے ایک صحابیؓ نے رسول ﷺ کی مہمانی کی رسول ﷺ نے فرمایا تیرے حق میں کیا دعا کروں بیان کر۔ اس نے کہا جو چیز کہ (میری موجودہ حالت سے) کئی گناہ (آخرت میں) ہوجائے اسکی دعا میرے حق میں کیجئے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ اس کو فقیری دے تاکہ دوسرے وقت مہمانی نہ کرے۔

﴿112﴾ **نقل** ہے حضرت بندگی میاں لاڑ شاہؒ نے فرمایا اے میاں عورت کرنے میں ایک گھنٹہ کی راحت ہے اس کے واسطہ سے تو نے اس قدر مشقت اختیار کی ہر حال گذر جاتی ہے۔

﴿113﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا جو کوئی اس زمانے میں ہجرت کرتے ہیں اور دائرے میں آکر مستقیم رہتے ہیں اور جو اس زمانہ کے بعد آئیں گے وہی اشخاص ہوں گے جن کی ارواح مہدی علیہ السلام کے حضور میں مقبول ہوچکی تھی نہ یہ کہ ہمارے بیان سے ترکِ دُنیا کرتے ہیں اور مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہیں۔

﴿114﴾ **نقل** ہے بندگی میاں دلاورؓ کے حضور میں کسی نے عرض کیا کہ نظام الملک بہت عزت کرتا ہے چالیس یا پچاس ہون گذرانتا ہے جس جگہ خود مجلس کرتا ہے تو سات سو ہون یا ہزار ہون خرچ کرتا ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کو معلوم ہے جو چیز حلال طیب ہے وہ بندگان خدا کو پہنچاتا ہے اور جو چیز حرام ہے وہ بندگان خدا کو نہیں پہنچاتا اور وہ حرام

چیز حرام جگہ پر جاتی ہے۔

﴿115﴾ **نقل** ہے ایک مرد حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آیا نیت کیا تھا کہ اگر مہدیِ موعودؑ حق ہے تو ہم کو خربوزہ کھلائے گا جب حضرت علیہ السلام نے اس مرد کو دیکھا تو فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ہم کو خربوزہ کھلانے کیلئے نہیں بھیجا ہے ہم اللہ کے حکم کے تابع ہیں جو کچھ حکم ہوتا ہے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیونکہ میں اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیجاتی ہے۔

﴿116﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام ہر وقت فرماتے کہ اختیار شوم ہے بے اختیار ہو جاؤ صحابہؓ نے پوچھا کس طرح بے اختیار ہو جائیں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اختیار کر کے عمل صالح کرو توفیق خدا کی طرف سے دیکھو بے اختیار ہو جاؤ۔

﴿117﴾ **نقل** ہے ایک ولیؒ نے اپنے ایک برادر سے کہا حقیقی روزہ کبھی اللہ کی معرفت ہے اور کبھی مضطر ہوتا ہے صوم حقیقی کے معنی پوشیدہ بھی ہیں اور ظاہر بھی ہیں، اور جو یہ صوم مجازی ہے اس کو فنا کہتے ہیں، برادر نے پوچھا فنا کے کیا معنی ہیں تو انہوں نے کہا یعنی کوئی چیز بھی (روزہ دار کے پاس) نہیں ہے یہ عوام الناس اندھے ہو گئے ہیں جو خدا کی طلب کو بھول کر روزے نماز میں پڑ گئے ہیں اس فراموشی کے کنویں سے ہرگز نکلتے نہیں یعنی غفلت اور غیر خدا کے پیچھے پڑ کر نفسانی تفرقہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس روزے میں دو حالتوں میں مشغول ہیں ان کا قول اور فعل رحمانی نہیں ہوتا اور ان کی بھوک پیاس میں کسی قسم کی بقا نہیں۔

﴿118﴾ **نقل** ہے حضرت رسول ﷺ کا وصال ہوا غسل کے وقت شیطان نے آواز دی کہ محمدؐ پاک ہے غسل مت دو صحابہؓ خاموش ہو گئے ابا بکرؓ نے سنکر فرمایا کہ یہ آواز شیطان کی ہے۔ پھر غسل دیئے کفن پہنانے کے وقت شیطان نے آواز دی کہ ہم نے نبوت کا لباس پہنایا ہے تم محمدؐ کو لباس مت پہناؤ۔ پھر ابا بکرؓ نے سنکر فرمایا کہ یہ آواز شیطان کی ہے حق تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔ پھر کفن پہنائے۔ آنحضرت ﷺ کے حضور میں شیطان کوئی حرکت نہیں دے سکا جب آپؐ کا وصال ہوا تو ہلچل شروع کیا۔ خدائے تعالیٰ نے نگہبانی کی عارفوں نے پہچان لیا اور وہ ملعون غمگین ہوا۔

﴿119﴾ **نقل** ہے بی بی فاطمہؓ کے فرزندوں پر بہت فقر و فاقہ پڑا رسول ﷺ نے خدائے تعالیٰ سے دعا فرمائی خدائے تعالیٰ نے اس وقت بہشت سے طعام بھیجا شیطان نے اس وقت فقیری لباس میں آ کر سوال کیا۔ رسول علیہ السلام نے سنکر فرمایا یہ آواز شیطان کی ہے اس کو کچھ مت دو کہ یہ طعام بہشت سے آیا ہے۔

﴿120﴾ **نقل** ہے شیطان نے مہتر عیسیٰؑ کے پاس آ کر کہا کہہ لآاِلٰــہ الّا اللّٰــہ عیسیٰؑ نے فرمایا ایسا ہی ہے ولیکن تیرے کہنے سے نہیں کہتا کسی وقت دنیا کیا طاعت نہیں کی۔ شیطان نے کہا کہ یہ خدا کا نام ہے یہاں میں تجھ سے اطاعت کروں گا لیکن خدا کے پیغمبرؑ عارف تھے کیوں کہتے وہ ملعون غمگین ہو کر چلے گیا۔

﴿121﴾ **نقل** ہے حضرت علیؓ راستہ سے جا رہے تھے شیطان نے شیخ کے لباس میں حضرت علیؓ سے ملاقات کی اور کہا اے علیؓ جماعت کی نماز ہوگئی ہے۔ حضرت علیؓ پلٹ گئے تنہا نماز ادا فرمائی۔ دشمن انسان کی گھات میں ہے اسی لئے فرمانِ خدا ہے۔ اور کہہ اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اے پروردگار اس سے کہ وہ میرے پاس آویں۔

﴿122﴾ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم معراج کی رات میں گئے تھے ہم نے ایک قوم کو عرش کے نیچے مراقبے کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا ہم نے ان کو تین بار سلام کیا مجھ کو جواب نہیں دی مجھ کو رشک آ کر میں نے کہا یہ قوم کس کی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے محمدؐ یہ تیرا فرزند ہے کہ اس کا نام مہدیِ موعودؑ ہے تیرے زمانہ کے آخر میں آئے گا اس کا گروہ بیٹھا ہے یہ سب تیری امت ہے ہمارے پاس تیرے فرزند اور تیری اُمت کا قرب اور مقام ایسا ہے۔ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے سنا بہت خوش ہوئے کہ ہمارے فرزند اور ہماری امت کا درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا ہے پس آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ۔ یا اللہ ان کی نگہبانی کر اور ان کے مخالف کی مخالفت پر ان کی مدد کر اور ان کا درجہ بلند کر۔

﴿123﴾ **نقل** ہے کہ سلطان بایزید بسطامیؒ کعبۃ اللہ گئے مقامِ محمود میں بیٹھے اور مناجات کی کہ اے رب العالمین تیرا دیدار عطا کر آواز آئی کہ ہم نے تجھ کو ہمارا دیدار عطا کیا۔ آپ نے فکر کی کہ یہ آواز رحمانی ہوگی یا شیطانی دوسرے بار فکر کی کہ کعبۃ اللہ میں شیطان کہاں ہوگا پھر آواز آئی آپ نے پہچان لیا۔ اسی طرح مناجات کی کہ اے رب العالمین ہم بہت بوڑھے ہیں اور ضعیف ہوگئے ہیں کپڑا پاک نہیں رہتا عبادت کرنے کی کچھ بھی طاقت نہیں ہمارے لئے عبادت معاف کر کعبۃ اللہ کے درمیان شیطان نے آواز دی کہ ہم نے تیرے لئے عبادت معاف کر دی بایزید بسطامیؒ نے دوسرے بار وہی کہا پھر یہی آواز آئی تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر بایزید پہچان لئے اور فرمایا کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کو فرمان ہوا ہے کہ واعبد ربک الخ اور عبادات کئے جا اپنے رب کی یہاں تک کہ تجھ کو آ جائے یقین (موت) اے بار خدا ہمارے پیغمبر ﷺ کے لئے تو عبادت معاف نہ ہوئی ہم کو کیونکر معاف ہوگی مگر یہ آواز شیطان کی ہے لاحول بھیجا ہاتھ سے عصا دیوار پر مارا پھر شیطان کی آواز نہ آئی اس کے بعد رب العالمین کی درگاہ سے آواز آئی کہ اے بایزید ہم نے تجھ کو سلطان العارفین کا خطاب دیا اور ہمارا دیدار عطا کیا۔

﴿124﴾ **نقل** ہے بی بی عائشہؓ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیں کہ ہر وقت جبرائیل آتے ہیں اور خدیجہؓ کو خدا کا سلام کہتے ہیں ہم کو سلام نہیں کہتے رسول ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہؓ نے اس وقت مجھ کو قبول کیا ہے کہ کسی نے مجھ کو قبول نہیں کیا تھا۔تم نے اس وقت مجھ کو قبول کیا ہے اس وقت تو ہر شخص ہم کو قبول کرتا ہے اسی سبب سے جبرائیل ہر بار خدیجہؓ کو خدا کا سلام کہتے ہیں۔اور تم کو بھی کبھی خدا کا سلام کہتے ہیں۔

﴿125﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان بیڈھنگوں کو ایسا نہیں چاہیئے کہ جس شاخ پر بیٹھیں اس کو کاٹ ڈالیں۔

﴿126﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو آسمان زمین عرش اور کرسی کے عالم میں سفر ہے انسان عالمِ اکبر ہے یعنی انسان کا وجود اور انسان کا معنی۔

﴿127﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کو خدائے تعالیٰ اس وقت بھیجا کہ جہاں میں دین دنیا کے نصیب کے لئے (پیسوں کے لئے) رہ گیا تھا نماز دنیا کے نصیب کے لئے تھی روزہ دنیا کے نصیب کے لئے تھا حج دنیا کے نصیب کے لئے تھا قرآن پڑھنا دنیا کے نصیب کے لئے تھا موذنی اور قضات دنیا کے نصیب کے لئے تھی اچھے کام کرنا دنیا کے نصیب کے لئے تھا اللہ کے واسطے کوئی شخص عمل نہیں کیا اس کے بعد خدائے تعالیٰ نے بندہ کو بھیجا تو بندہ اللہ کے واسطے عمل کرنے کا حکم دیا مخلوق نے بندہ کو جھٹلایا مگر مومنوں نے بندہ کی تصدیق کی۔

﴿128﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا قرآن عشق نامہ ہے حج اکبر کی ایک نشانی ہے۔صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ نشانی کیا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سرتن پر رہے اور دل فدا و قربان کریں تو یہ قربانی جان کے ساتھ ہوئی۔جو واصل ہو گیا وہ پلٹتا نہیں اور جو پلٹا تو وہ راستہ ہی میں سے پلٹا سمجھو خدا کے مہمان بنو اُزل سے ابد تک کیونکہ دِلوں کا تقویٰ اللہ جلیل کی طرف سے ہے اور جو شخص کہ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے اللہ سے ڈرنے کا موجب ہے۔یہ بات راز کا اظہار نہیں لیکن ایمان کے بڑے حصہ کا اظہار ہے وہ ازل و ابد کا کعبہ ہے اور فنا نہیں ہے۔

﴿129﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بعضے اولیاؒ کی طبیعت سانپ اور بچھو کی جیسی تھی کیونکہ جو شخص سانپ اور بچھو کو مارتا ہے یا ایذا دیتا ہے تو وہ اسی وقت اس کو کاٹتے ہیں۔بعضے اولیاؒء ایسے تھے کہ کوئی شخص ان کو تکلیف دیا تو اس پر بدعا کا تیر چلاے۔پیغمبروں اور کامل اولیاؒ کا طریق مچھلیوں کی طرح تھا مچھلیوں کو کوئی شخص تکلیف دیتا ہے تو خود اُس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو پریشان نہیں کرتی اسی طرح پیغمبر اور اولیاؒ کامل تکلیف کو برداشت کرتے بلکہ تکلیف دینے

والے کی بخشش چاہتے ہیں۔

﴿130﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان کا شرف ایسا ہے بندہ کے دل میں روشن ہے بندہ سے گناہ صادر ہوتا ہے تو اس کا ایمان پوشیدہ ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہی راہ پر ہیں۔

﴿131﴾ **نقل** ہے اللہ تعالیٰ نے مہتر داوٗدؑ پر وحی کی کہ اے داوٗدؑ میں نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں پر موقوف رکھا ہے لوگ ان کے غیر میں طلب کرتے ہیں کیسے پائیں گے میں نے حکمت بھوک میں رکھی ہے لوگ پیٹ بھر کھانے میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے راحت بہشت میں رکھی ہے لوگ دنیا میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے عزت شب بیداری میں رکھی ہے لوگ بادشاہوں کے دروازوں پر طلب کرتے ہیں۔ میں نے رفعت انکسار میں رکھی ہے لوگ غرور میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے توانگری قناعت میں رکھی ہے لوگ مال کی کثرت میں طلب کرتے ہیں۔ میں نے دعا کی قبولیت لقمہ حلال میں رکھی ہے لوگ لقمہ حرام میں طلب کرتے ہیں پس کیسے پائیں گے ان چیزوں کو۔

﴿132﴾ **نقل** ہے کہ مہتر داوٗد علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ جب میں بھجواتا ہوں میرے بندوں میں سے کسی بندہ کی طرف مصیبت کو اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں یا اس کے بدن میں اور وہ اس مصیبت کو صبر جمیل کے ساتھ سہہ لیتا ہے تو اس کا یہ عمل قیامت کے دن قبول کرلیا جائے گا اللہ قائم کرے گا اس کے لئے میزان کو یا پھیلائے گا اس کے لئے دفتر کو اللہ تعالیٰ نے داوٗد علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ اے داوٗدؑ تو جانتا ہے کہ میری معرفت کیا ہے تو کہا نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داوٗد دِل کی زندگی میرے مشاہدہ میں ہے (میرے دیدار میں ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ تم کو آزمائے گا ایک نہر[1] سے تو جو پئے گا اس کا پانی وہ میرا نہیں ہے اور جس نے اس کو نہ چکھا تو وہ میرا ہے مگر جو بھر لے ایک چلو اپنے ہاتھ سے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے نہر سے مراد دُنیا رکھی ہے اور فرمایا کہ دنیا کے واسطے سے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے تھوڑی چیز[2] اختیار کئے حرص زیادہ کئے بہت مال کی طلب میں پڑ گئے خدا کے ذکر سے غافل ہوئے ہلاک ہوگئے۔

﴿133﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے ایک فقیر نے پوچھا کہ اگر طالبِ خدا کے لئے تمام اضطرار ہوتو

---

[1] سلمی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عارف لوگ اس قصہ میں دنیا اور دین کے واسطے ایک مثال سمجھے ہیں اس طرح پر کہ قوم طالوت سالک لوگ ہیں کہ نفس اور خواہش جو لشکر جالوت کے مثل ہے اس سے مقابلہ اور مقاتلہ کرنے کی طرف متوجہ ہیں اور وہ پانی کی نہر دنیا کا مال ومتاع ہے الخ (ملاحظہ ہو تفسیر قادری جلد اول ص:۳۰۷ مطبوعہ نولکشور)

[2] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل متاع الدنیا قلیل۔ کہہ دے محمدؐ دنیا کی متاع تھوڑی ہے۔

کیا کرے۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مرجائے پھر پوچھا کہ زیادہ اضطرار ہوجائے تو کیا کرے فرمایا مرجائے پھر تکرار کیا تو فرمایا کہ مرجائے حضرت مہدی علیہ السلام نے کسب کرنے یا کسی کے سامنے حاجت لے جانے کی اجازت نہیں دی پھر فرمایا کہ جو شخص (جو فقیر) اہل دنیا کے گھر پر جائے تو وہ ہماری آن سے نہیں ہے اور آن محمد ﷺ سے نہیں ہے اور آن خدا سے نہیں ہے۔

﴿134﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص ایک سیر باجرہ کا طالب ہے تو وہ مومن نہ ہوگا۔

﴿135﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ تشریف لے گئے وہاں بہت اضطرار ہوا صحابہؓ بے طاقت ہوگئے۔میاں سید سلام اللہؓ باہر گئے دیکھا کہ بازار میں شریفِ مکہ کھڑا ہوا ہے میاں مذکورؓ نے شریف مکہ کے پاس جا کر کہا کہ خدا کے طالب بہت مضطر ہیں کیا کچھ حق اللہ ہے؟ اس شریف نے اپنی تھیلی سے کچھ سکے نکال کر خدا کی راہ میں پہنچائے ان سکوں کو میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں پیش کر کے عرض کیا میرانجیو کچھ سونا خدا بھیجا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ شریف مکہ سے جزیہ لیئے ہو جو مضطر ہو وہ کھاے،میاں سید سلام اللہؓ نے ارادہ کیا کہ خوندکار بھی کھائیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ مضطر نہیں ہے پھر میاں سید سلام اللہؓ نے بہت کوشش کی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ متوکل ہے خدا کا بھیجا ہوا کھاتا ہے میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ یہ بھی خدائے تعالیٰ بھیجا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کو خدا بھیجا ہوا نہیں کہتے یہ تو تم جا کر لائے ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے نہیں کھایا حالانکہ حضرت پر اٹھائیس دن کا فاقہ تھا آپ کچھ نہیں کھائے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بھیجی تو آپؑ نے حلال طیب سے تھوڑی مقدار نوش فرمایا۔

﴿136﴾ **نقل** ہے سلطان ابراہیم ادہمؒ نے بیس روز گھاس کھانے کی قسم سے کوئی چیز نہیں کھائی۔

﴿137﴾ **نقل** ہے ایک مرشد نے اپنے مرید سے کہا کہ تندور سلگا مرید تندور سلگا کر مرشد کے پاس گیا۔مرشد پر جذبہ کی حالت تھی خادم نے کہا تندور سلگایا ہوں مرشد نے کہا جا اور تندور میں بیٹھ۔خادم تندور میں بیٹھا اور سلامت رہا مرشد کا جذبہ کم ہوا تو خادم کو یاد کیا تندور میں سلامت بیٹھا ہوا ہے۔خادم نے مرشد کی بات کی ایسی رعایت کی۔

﴿138﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ کو تشریف لے گئے تھے شہر جدّہ میں بہت مشقت پہنچی جیونپور کا قاضی وہاں موجود تھا حضرت مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور کہا کہ خوندکار کے لئے بہت مشقت ہے لہذا شریف مکہ کے پاس جا کر کچھ دینے کے لئے فرمائے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ضرورت نہیں قاضی نے کہا ضروری ہے۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہمارے لئے خدا ضروری ہے قاضی تم جانتے ہو کہ ضروری کیا چیز ہے خدا کے سوائے کوئی چیز ضروری نہیں اس

لئے کہ تمام چیزیں فانی ہیں خدا تعالیٰ باقی ہے پس باقی کو تلاش کرو۔

﴿139﴾ **نقل** ہے ایک شخص نے خواجہ جنیدؒ سے پوچھا کہ خدائے تعالیٰ کو کس طرح پہونچ سکتا ہوں جنیدؒ نے فرمایا کہ دنیا کو ترک کرنا اور خواہش و نفس کا خلاف کرنا یہ دو کام کر تو خدا کو جلد پہنچے گا۔

﴿140﴾ **نقل** ہے ایک شخص حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں آیا حضرت علیہ السلام کی صحبت میں رہا، یہاں تک کہ حضرت علیہ السلام کا وصال ہوگیا اس نے کہا کہ میں مہدی علیہ السلام کی صحبت میں رہا میں ایسا سمجھا ہوا تھا کہ مہدی علیہ السلام کے لئے تمام عالم کی بادشاہی ہوگی ہم کو بھی دُنیا ملے گی۔لیکن اس نے حضرت علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں توبہ کی اور مقصود کو پہنچا۔

﴿141﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا فتوح فقیروں کا حق ہے جو لوگ رزق کیلئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور تعین رکھتے ہیں ہرگز فقیروں کا حق نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ فتوح انہیں کا حق ہے فقیروں کے سوائے کسی کو نہیں چاہیئے کہ طلب کریں اور اگر مرشد پڑوس کا حق دیتا ہے تو لیں اس لئے دائرہ میں رہتے ہیں۔

﴿142﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ایک مردار خور مسلمان ہوگیا تھا ایک روز مردار خواروں کے گھر گیا ایک گھنٹہ ان کے ساتھ بیٹھا اس کے بعد کھڑا ہوا انہون نے کہا کہ ہمارے گھر سے کچھ کھا کر جا اس نے کہا میں مسلمان ہوں تمہارے گھر میں کیسے کھاؤں انہوں نے کہا آٹا لے اور نیا برتن کمہار سے خرید اور خود پکا اسی طرح اس نے اپنے ہاتھ سے روٹی پکائی اور کھانے لئے بیٹھا روٹی روکھی تھی کہا کہ تمہارے گھر میں کچھ سالن ہے انہوں نے کہا جو کچھ تو جانتا ہے وہی سالن (مردار کا سالن) رکھتے ہیں کہا تھوڑا شوربا لاؤ انہوں نے لایا روٹی شوربے سے کھائی اور مردار خوراروں میں مل گیا۔

﴿143﴾ **نقل** ہے امام غزالیؒ نے فرمایا خدائے تعالیٰ کے دیدار کے لئے سات حجاب ہیں

پہلا حجاب روٹی۔

دوسرا حجاب غرور یعنی خود بینی ہے۔

تیسرا حجاب عقل ہے۔

چوتھا حجاب علم ہے۔

پانچوا حجاب شرم ہے۔

چھٹا حجاب عبادت ہے۔

ساتواں حجاب جہل ہے

جب تک کہ اپنے مرشد کی صحبت میں خدائے تعالیٰ کا ذکر نہ کرے یہ حجاب دور نہ ہوں۔

﴿144﴾ **نقل** ہے امام غزالیؒ نے فرمایا کہ جس کی ہمت اچھے کھانے کی ہو اور اچھا پہننے کی ہو اور بیکار چیزوں میں مشغول ہو یہ تین صفتیں جس میں موجود ہوا گر وہ سلام کرے تو علیک السلام نہ کہیں اور اگر مر جائے تو اس کی مغفرت نہ چاہیں۔

﴿145﴾ **نقل** ہے خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ شیطان کو قدرت دیئے ہیں کہ نور ہو کر دکھائی دیتا ہے جس بیچارہ کو نیک توفیق نہ ہو تو وہ حق کی تجلی اور شیطان کی تجلی میں فرق نہیں کرسکتا شیطان فریب دیتا ہے پس یہاں تک کیا کرے جلد لاحول بھیجے اگر حق کی تجلی ہے تو پراگندہ نہ ہوگی اور اگر شیطان کا نور ہے تو برقرار نہیں رہے گا۔

﴿146﴾ **نقل** ہے کہ ایک روز یہی ملعون (شیطان) ہاتھ میں لگام لیا ہوا راستہ سے جارہا تھا اس پر سلطان بایزید بسطامیؒ کی نظر پڑی تو پوچھا کہ کہاں جاتا ہے۔ جواب دیا کہ یہ لگام مغروروں (خود بینوں) کے منھ میں لگاؤں گا شیخؒ نے فرمایا کہ کبھی میری طرف بھی آیا ہوگا کہا تجھ جیسے ہزاروں میرے مندے میں چر رہے ہیں اس مقام پر تو فقط اللہ کی عنایت درکار ہے اکثر (دین کا) کام مشکل ہے راستہ باریک رات اندھیری اور گھوڑا لنگڑا ہے افسوس پیر ہدایت راہ نما افسوس مصلح عنایت دستگیر (عنایت الٰہی کے بغیر چارہ نہیں) اے عزیز خلق ابلیس کا نام سنی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کس قدر فخر سر میں رکھتا ہے کہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا نہ نبی کی اور نہ ولی کی نماز میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم جو کہتے ہیں اسی وجہہ سے کہ وہ سر میں ناز رکھتا ہے اور وہ خود مغروروں اور خود بینوں کا سردار ہے (چنانچہ اس کی خبر خدا نے دی ہے کہ) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدمؑ کو مٹی سے یہی اس کا ناز ہے اے عزیز ملک شیطان بندگان خدا کو نماز کے لئے ہشیار کرتا ہے۔

﴿147﴾ **نقل** ہے خواجہ حسن بصریؒ صبح صادق کے وقت سو گئے تھے شیطان آیا اور خواجہؒ کو ہشیار کیا اور کہا کہ اوٹھ تا کہ امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو خواجہؒ نے پوچھا لوگوں کی عبادت کو فوت کرنا تیرا مقصود ہے۔ یہ کیا ہے کہ تو ہم کو ہشیار کرتا ہے جواب دیا ایک وقت جب کہ تجھ سے تکبیر اولیٰ امام کے ساتھ فوت ہوئی تھی اور تو نے اس کی پاداش میں اس قدر زاری کی اور غمگین ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے تجھ کو دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب دیا۔ آج میں ڈرا کہ اگر تجھ سے تکبیر اولیٰ فوت ہوجائے تو پھر اتنی زاری کریگا کہ دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب پائے گا اسی سبب سے میں نے تجھ کو ہشیار کیا تا کہ تو اسی ایک تکبیر اولیٰ کا ثواب پائے۔

﴿148﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام شہر جالور سے خراسان کی طرف روانہ ہوئے جہاں تک مسلمانوں کا ملک تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے تاکید کر کے فرمایا ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص ان کی کھیتیوں میں سے کھانے کے لئے لے اور جب کفرستان کے ملک میں پہنچے تو فرمایا اگر کوئی شخص مضطر ہو تو ان کی کھیتیوں سے لا کر کھائے کیوں کہ یہ لوگ حربی ہیں پس

حضرت مہدی علیہ السلام نے کلمہ گویوں کے ساتھ ایسی رعایت کی۔

﴿149﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ اہلِ نفس سے فرمایش نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ وہ غیر اللہ کی طرف کھینچتا ہے اسی وقت علاقہ توڑنے کے لئے دیر نہ ہوگی۔

﴿150﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے خدا کے سوائے دوسری چیز طلب مت کر (خدا سے خدا کو طلب کر) اگر طلب کرتا ہے تو خدا سے طلب کر اگر نمک چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اگر پانی چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اگر لکڑی چاہتا ہے تو خدا سے چاہ اور جو کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ لوگوں سے سوال مت کر اگر سوال کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ سے کر۔

﴿151﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی تارک دنیا اپنے حجرے میں رہے اور کسی آنے والے کی جوتیوں کی آواز سنے اور اپنے دل میں خیال کرے کہ آنے والا کوئی چیز دینے لاتا ہے ایسا خیال کرنے والا متوکل کہلانے کا مستحق نہ ہوگا۔

﴿152﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک حلال ہے اور ایک حلال طیب ہے جو کچھ شرع میں حلال رکھے ہیں وہ حلال ہے اور حلال طیب وہ ہے کہ یکا یک بے گمان اور بے اختیار پہنچے اسی وقت نظر خدائے تعالیٰ پر پڑتی ہے اور حلال طیب کیلئے حساب نہیں۔

﴿153﴾ **نقل** ہے رسول ﷺ کی صحبت میں ایک برادر تھا اُس کو ایسی اُمید تھی کہ رسول ﷺ کو مشرق سے مغرب تک بادشاہی ہوگی اس روز یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج میں کامل کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اس مرد نے بہت زاری کی رسول علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو مشرق سے مغرب تک بادشاہی دی یعنی خدائے تعالیٰ نے تمام عالم میں دین کو روشن کیا بادشاہی سے مراد تمام عالم میں دین کو روشن کیا بادشاہی سے مراد یہ ہے دنیا طلبی اور فسق و فجور مراد نہیں۔

﴿154﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں سید محمودؓ ہفتہ دو ہفتہ کے بعد اجماع کر کے محضر کرتے اور فرماتے کہ اگر مہدی علیہ السلام کے خلاف ہماری ذات میں دیکھو تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر دائرے کے باہر کر دو۔

﴿155﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہماری ذات میں مہدی علیہ السلام کے خلاف کوئی چیز دیکھے اور ہمارا دامن نہ پکڑے تو ہم کل قیامت کے دن اس کا دامن پکڑیں گے۔

﴾156﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت ایک ہانڈی یا ایک پیالہ پیسہ دیکر خرید لیتا ہے تو بار بار اس پر مارتا ہے اگر آواز اچھی آئی اور ٹھیک دکھائی دیتا ہے تو خرید لیتا ہے ورنہ واپس کر دیتا ہے پس تو خدا کی طلب کا دعویٰ کرتا ہے تو تجھ کو امتحان کے بغیر کیسے چھوڑ دیں گے۔

﴾157﴿ **نقل** ہے کہ رسول علیہ السلام کے صحابہؓ پر فاقہ پڑا تو ہر ایک صحابیؓ نے اپنے پیٹ پر ایک پتھر باندھ لیا تھا جب کسی نے اس صفت کی حالت معلوم کی تو رسول علیہ السلام نے اپنا کرتا اٹھا کر اپنا شکم مبارک دکھایا (اور فرمایا کہ) میں نے دو پتھر باندھے ہیں ایسا نہ ہو تم یہ سمجھ جائیں کہ تمہارے دوست نے کوئی چیز کھائی ہے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ چلے جاؤ گے جنت میں الخ اب مرشدوں کو بھی چاہیئے کہ یہ ایسا ہی کریں۔

﴾158﴿ **نقل** ہے میاں بھائی مہاجرؓ سے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر مہدیؑ کی صحبت میں اتنی دیر رہا جتنی کہ جوتیوں کی گرد جھاڑنے میں لگتی ہے تو اس نے پہلے جو کچھ گناہ کیا تھا سب معاف ہو جائیں گے۔

﴾159﴿ **نقل** ہے جس وقت کہ جانور توں ہیں توہیں کہتا ہوا اُڑ رہا تھا میاں بھائی مہاجرؓ نے فرمایا وہ مہدیؑ وہ مہدیؑ۔

﴾160﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کی ایک نظر ہزار سالہ مقبولہ عبادت سے بہتر ہے جو لوگ مٹی کو ایک نظر میں کیمیا بنا دیتے ہیں۔ کیا ایسا بھی ہوگا کہ ایک نظر ہم پر بھی ڈالیں۔

﴾161﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ میں آیا وہ مرشد ہے اس کا جو آخر روز یعنی عصر کے وقت ہجرت کر کے آیا کیونکہ آخر میں آنے والا اول آنے والے کو دیکھ کر آیا لہٰذا اوّل مرشد ہے آخر کا۔

﴾162﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بندہ کے سامنے تصحیح ہوتی ہے اور فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد جو شخص تیرے سامنے صحیح ہوا وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے اور جو شخص تیرے سامنے صحیح نہ ہوا وہ اللہ کے پاس مردود ہے۔

﴾163﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کا بھروسہ روٹی پر ہے وہ متوکل نہیں ہے کیونکہ روٹی کے متعلق خود خدائے تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اگر تو خدا کے وعدہ پر ایمان رکھتا ہے تو مومن ہے ورنہ کافر ہے اگر کوئی شخص تجھ سے وعدہ کرے کہ آج میں تجھ کو مہمان رکھوں گا، تو

اس کے وعدہ پر بھوکا رہتا ہے اور کچھ نہیں کھاتا پس خدائے تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صادق الوعد ہے۔

﴿164﴾ **نیز** مہدی علیہ السلام نے فرمایا توکل وہ ہے کہ تو خدائے تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرے اور رات دن اس طلب میں رہے کہ کس وقت خدا کو پاؤنگا۔ پس رزق کے لئے دولت مندوں سے طمع اور ان کی تواضع نہیں کرنی چاہیئے۔

﴿165﴾ **نقل** ہے ابا بکرؓ کی خلافت کے وقت رسول علیہ السلام کے ایک صحابیؓ اپنے سر پر خاک ڈال کر گریہ و زاری کرتے ہوے ابا بکرؓ کے حضور میں آئے اور کہا اے ہمارے خلیفہ حضرت رسول علیہ السلام کے زمانہ میں میں نے ایک مست جوان عورت کو زیور میں لدی ہوئی تنہائی میں پایا اور تمام رات میں نے اس کی نگہبانی کی جب صبح ہوئی تو اس کو اس کے گھر پہنچایا اب اس زمانہ میں خطرہ ایسا آتا ہے کہ اس عورت کا زیور کیوں نہیں لیا۔ اس حکایت کو سنکر ابا بکر صدیقؓ نے زاری کی اور فرمایا کہ اے بھائی وہ وقت رسول علیہ السلام کا تھا کہ تجھ کو خطرہ نہیں آیا یہ وقت ہمارا ہے کہ تجھ کو یہ خطرہ آیا۔

﴿166﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام اور میراں سید محمود، بندگی میاں سید خوندمیر، میاں شاہ نعمت بندگی میاں شاہ نظام اور بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہم دائرہ کے باہر کسی کے یہاں نہ دعوت میں گئے نہ مرض میں اور نہ معذرت کے لئے گئے، مگر دائرہ کے اندر گئے۔

﴿167﴾ **نقل** ہے رسول علیہ السلام کے وقت میں ایک صحابیؓ کا انتقال ہوا ان کے لباس میں سے ایک یا دو درہم نکلے حضرت رسول علیہ السلام کے حضور میں عرض کئے آپ نے فرمایا کہ داغ دو اس صحابیؓ کو داغ دیئے۔

﴿168﴾ **نقل** ہے جس وقت بی بی الہداتیؓ کا انتقال ہوا تو آپ کے کپڑوں کی گٹھری سے ایک ٹکڑا سونے کا نکلا اس کی اطلاع حضرت مہدی علیہ السلام کو ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا آگ میں (اس ٹکڑے کو) گرم کرو اور بی بیؓ کو داغ دو میاں سید سلام اللہؓ قبر تیار کروانے گئے تھے جوں ہی یہ خبر سنی فوراً وہاں سے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آئے اور کہا کہ بندہ کو تحقیق سے معلوم ہے کہ یہ سونے کا ٹکڑا بی بی فاطمہؓ کا ہے بی بی الہداتیؓ کا نہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کسی کی ملک سے ہو اس کو دو پس بی بی فاطمہؓ کو دیئے۔

﴿169﴾ **نقل** ہے موضع بھیلوٹ میں بندگی میاں سید محمودؓ کا پاجامہ پھٹا ہوا تھا میاں بابنؓ سویت کرتے تھے اور عشر بھی میاں بابنؓ کے حوالے تھا ایک روز پاجامہ (تیار کروا کر) میراں سید محمودؓ کے حضور میں لائے حضرتؓ نے پوچھا کہاں سے لائے میاں مذکور نے کہا عشر کے پیسوں سے کپڑا خرید کر پاجامہ بنوایا ہوں۔ بندگی میراں سید محمودؓ نے بہت خفا ہو کر فرمایا۔ یہ پہننا روا نہیں اور میں نہیں پہنوں گا کیوں کہ یہ مضطروں کا حق ہے۔

﴿170﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ انگور بھیجا تھا۔ میاں سید سلام اللہؓ نے ایک خوشہ میاں سید حمیدؓ (فرزند مہدیؑ) کے ہاتھ میں دیا۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا تو نے فقیروں کا حق کس لئے دیا صحابہؓ نے کہا میرانجیوں ہم نے معاف کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام فقیروں سے معاف کراوٴ۔

﴿171﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام شہر مانڈو میں چندروز رہے وہاں حجرہ بنا کر اس پر سایہ کے لئے کپڑا یا بوریا ڈالے تھے حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے ایک شخص آیا اوراس سایہ کے نیچے ملاقات کر کے بیٹھا اور کچھ چیز گذرانا اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اٹھکر فرمایا اس حجرہ کو یہاں سے اٹھاوٴ جگہ اچھی نہیں ہے یہاں پہلے دنیا کی چیز آئی وہاں سے حجرہ اٹھائے اور دوسری جگہ قائم کئے۔

﴿172﴾ **نقل** ہے کسی شخص نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کچھ پڑھتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم کچھ علم پڑ ھے ہوتے تو اس بندہ کو مہدیؑ جان کر قبول نہ کرتے۔

﴿173﴾ **نقل** ہے مہتر عیسیٰؑ نے فرمایا کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں آیا ولیکن احمق کے علاج سے (احمق کی فہمایش سے) عاجز آیا اور احمق ایسا شخص ہوتا ہے جو تھوڑی مدت تک علم کی طلب میں مشغول رہے۔

﴿174﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ضروری علم چاہیئے تا کہ نماز ، روزہ اور مانند ان کے دوسرے افعال رسول علیہ السلام کے دین میں درست ہوں۔

﴿175﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کے معانی سمجھنے کیلئے جس وقت کہ بیان کیا جائے ایمان کا نور کافی ہے۔

﴿176﴾ **نقل** ہے خدائے تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو دعویٰ مہدیت سے پہلے ایسا علم ظاہری دیا تھا کہ علماء ظاہر آپؑ کو اسد العلماء کہتے تھے۔

﴿177﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے دعویٰ مہدیت کے بعد خدائے تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے بارخدایا تو نے دعویٰ مہدیت کے بعد اس قدر علم باطن جو عطا کیا پس اس علم ظاہر کا کیا مقصود تھا۔ فرمانِ خدا ہوا کہ ہم نے خلق کی حجت کے لئے اس سے پہلے علم ظاہر عطا کیا تا کہ علماء ظاہر بھی ملزم ہوں۔

﴿178﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو امی ہوتا ہے اس کو حق تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا ہوتا ہے یا اس کو جعلی امی کرتا ہے اس وقت حق تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا ہوتا ہے۔

﴿179﴾ **نیز** فرمایا کہ امی کے دِل کا تختہ صاف ہے اس دِل پر کوئی چیز نہیں بیٹھی ہے وہ جو کچھ سنتا ہے اس کے دل پر بیٹھ جاتا ہے۔

﴿180﴾ **نیز** مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بہت سیاہی دیکھتا ہے تو اس کا دِل سیاہ ہو جاتا ہے۔

﴿181﴾ **نیز** جو شخص کہ بہت پڑھتا ہے بہت ذلیل ہوتا ہے اور دنیا کو طلب کرتا ہے اور جو شخص دنیا کو طلب نہیں کرتا اس میں غرور (خود بینی) بہت ہوتی ہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدائے تعالیٰ کی بینائی حاصل ہو۔

﴿182﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے اس طرح فرمایا کہ ذکر کثیر کرو میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ذکر کثیر کس ترتیب سے فرمایا تمام صحابہؓ نے عرض کیا کہا ترتیب سے کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک حجرہ میں رہو اور دو شخص ایک جگہ مت بیٹھو ظہر کے بعد سے عصر تک ذکر میں مشغول رہو عصر کی نماز کے بعد سے مغرب تک قرآن شریف کا بیان سنو مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک ذکر کرو اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ڈیڑھ پہر کے درمیان حجرہ سے باہر آئے تو اس کے حجرہ کو توڑ دو اور ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کر دو اگر چہ یہ بندہ ہو تو ایسا ہی کرو۔ تمام صحابہؓ نے قبول فرمایا۔

﴿183﴾ **نقل** ہے کہ حضرت رسول علیہ السلام چاہ زمزم پر بیٹھے ہوئے تھے ایک بار یا دو بار انگوٹھی پھرائی فرمانِ خدا ہوا کہ۔ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں کھیلنے کے لئے۔

﴿184﴾ **نقل** ہے ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک برادر (صحابیؓ) نے گھاس کی کاڑی کے دو ٹکرے کئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک لمحہ فرشتوں کو فرصت دو۔

﴿185﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے **لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاری** (نماز کے پاس نہ جاؤ ایسی حالت میں کہ تم نشہ میں ہو) کی آیت میں سکاریٰ سے دنیا کی مستی مراد لی ہے۔

﴿186﴾ اور جن اشخاص نے خدا کی یاد فراموش کر دی۔ شیطان اُن کے منھ میں لگام دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ البتہ لبشیہ (لگام) ڈالدوں گا میں اس کی اولاد کو سوائے تھوڑوں کے۔

﴿187﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے عشق کا بیان اس عبارت میں فرمایا کہ عشق کا شہباز لامکاں سے اُڑا آسمان پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ گیا اور پہاڑوں پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ گیا خاک پر پہنچا اپنی جگہ پائی اور

بیٹھا اور کہا میں محبت ہوں۔ محبت اور محنت میں فرق نہیں ہے مگر ایک نقطہ کا جب نیچے کا نقطہ اوپر ہو جائے تو وہی محبت محنت ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا پس ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا انسان نے۔

﴿188﴾ **نقل** ہے صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ طالب کے لئے کیا چیز فرض ہے کہ جس کی وجہ خدا کو پہنچے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہ چیز عشق ہے۔

﴿189﴾ **نیز** پوچھا کہ عشق کیونکر حاصل ہوتا ہے فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی طرف رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز مائل نہ ہو اور اس مقصد کے لئے ہمیشہ گوشہ نشینی اختیار کرے اور کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ دوست کے ساتھ نہ اغیار کے ساتھ ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے کھڑے ہوے لیٹے ہوے اور کھانے پینے کے وقت ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے۔

﴿190﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے صحابہؓ سے پوچھا کہ کتنی سویتیں ہوتی ہیں صحابہؓ نے عرض کیا چار سو سویتیں ہوتی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بہت خواری ہوئی۔

﴿191﴾ **نقل** ہے موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں ڈھائی سو سویتیں ہوئیں جس وقت ایک سو سویتیں زیادہ ہوئیں تو ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ بہت خواری ہوئی۔

﴿192﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام اذاں کے بعد کھانے کا ایک لقمہ نہ کھاتے بلکہ صحنک میں ڈالدیتے۔

﴿193﴾ **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ کھانا کھانے کیلئے بیٹھتے تو کھانے سے پہلے موذن کو اطلاع کروادیتے کہ تھوڑی دیر توقف کرو۔

﴿194﴾ **نقل** ہے میراں سید محمودؓ کی روش ایسی تھی کہ جس وقت دائرہ میں اضطرار ہوتا اور میراں سید محمودؓ کو خبر ہوتی اگر اس وقت کھاتے رہتے تو کھانا چھوڑ دیتے اور فرماتے کہ کھانا اٹھالو برادراں بھوکے ہیں بندہ کیوں کر کھائے اس کے بعد بی بی کدبانوؓ کوئی چیز گذرانتے اس وقت سویت کردیتے اس کے بعد کچھ کھاتے۔

﴿195﴾ **نقل** ہے ایک وقت میاں سومار مہاجرؓ نے میاں سید محمودؓ کے دروازہ پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہا۔ میراںؓ نے دائی رتنی کو بھیجا دائی رتنی پوچھی کیا کہتے ہو میاں مذکور نے کہا دائرہ کے فقراء بھوکے ہیں اور بعضے فقراء پر فاقہ ہے۔ دائی نے کہا میراںؓ کھانا کھارہے ہیں مت کہو یہ آواز میراں سید محمودؓ نے سنی اور میاں سومارؓ سے پوچھا کہ کیا کہتے ہو میاں

سومارؒ نے کہا کچھ نہیں میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میرانؓ کیا کررہے ہیں۔اس کے بعد تاکید کرکے پوچھا کہ سچ کہو کہ کس کام کے لئے آئے تھے اس کے بعد میاں مذکور نے کہا کہ برادراں بھوکے ہیں، اس کے بعد میرانؓ نے آنکھوں میں پانی لاکر فرمایا کہ کھانا اٹھاؤ بندہ خاک کھائے برادراں بھوکے ہیں اس کے بعد بی بی کدبانوؓ نے کوئی چیز گذرانی پس میراں سید محمودؓ نے کھانا کھایا اوراس چیز سے غلہ لائے اورآواز دیئے کہ جوشخص مضطر ہے لے بعضے مضطروں نے لیا اوربعضے برادروں نے نہیں لیا ان سے سویت کرنے والے نے آواز سے کہا کہ تم کس لئے نہیں لیتے انہوں نے جواب دیا کہ ہم مضطر نہیں ہیں سویت کرنے والے نے پوچھا کہ تم کہاں سے کھائے۔ کہا آج ہم نے قرض کرکے کھایا۔بعضے طالبانِ خدا ایسے دیانت دار تھے کہ مضطروں کا حق نہیں کھائے۔

﴿196﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے ایک ملّا نے اللہ کے دیدار کے متعلق بحث کی اور کہا کہ اللہ کا دیدار دنیا میں جائز نہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے جائز رکھا ہے یا نہیں اس کے بعد ملا نے کہا ہاں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے بیناوں کا مذہب اختیار کیا اور تم نے اندھوں کا مذہب اختیار کیا ہے۔

﴿197﴾ **نقل** ہے شیخ فریدالدینؒ نے فرمایا کہ ایک مہتر عطاروں کے محلّہ سے گذرا عطر کی خوشبو اس کے دماغ میں پہنچی بے ہوش ہوکر قریب المرگ ہوگیا عطاروں نے اس کے منھ پر گلاب اورعطریات مارا اور زیادہ بے ہوش اور بے ضبط ہوگیا ایک حکیم اس موقع پر پہنچا اور تھوڑا گوہ اس کی ناک کے پاس رکھا اسی وقت ہشیار ہوگیا۔

﴿198﴾ **نقل** ہے شیخ جنیدؒ نے فرمایا کہ میں نے تیس سال شیخ عبداللہ سری سقطیؒ کی دہلیز پر دل کی پاسبانی کی اور غیر خدا کے خیال کو دل میں آنے نہ دیا اور تیس سال عشاء اور فجر کی نما ایک وضو سے ادا کی تو میرے دل میں یہ خطرہ آیا کہ میں ایک مقام کو پہنچ گیا ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید وقت یہ ہے کہ ہم تجھ کو زنار کا گوشہ دکھاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میری کیا خطا ہے جواب آیا کہ، تیری ہستی خود ایک ایسا گناہ ہے جس کے مقابلہ میں کوئی گناہ نہیں۔یعنی تو ابھی اپنی ہستی دیکھتا ہے اور ہم میں فنا نہیں ہوا۔

﴿199﴾ **نقل** ہے کسی شخص نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں اجازت چاہی کہ تعین کو ترک کردیتا ہوں، حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کو چاہو ولیکن آپ بیان کے موقع پر ہمیشہ تعین کو لعین فرماتے اور تعین کھانے والے ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرتے تھے۔

﴿200﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جوشخص دو کپڑے رکھتا ہے اور برادراں ایک جگہ آپس میں ملکر رہتے ہیں تو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی مدد کریں تا کہ خدا کا ذکر اور خدا کی راہ آسان ہو۔

﴿201﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دو کپڑے رکھتا ہے اور ایک برادر برہنہ ہے تو ایک کپڑا اس کو دے ورنہ منافق ہے کیوں کہ رسول علیہ السلام کے لئے ایک کرتا تھا بی بی فاطمہؓ کا نکاح ہوا تو اس وقت آپ کے لئے دو کرتے تھے ایک کرتے پر سات پیوند تھے اور دوسرے پر نو پیوند تھے اسی رات میں ایک ہمشیرہ کو راہِ خدا میں نماز کی تکلیف تھی اس ہمشیرہ کو بی بیؓ نے ایک کرتا دیدیا اور ایک دوسرے سے مخالفت کرنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہے اس فتنہ سے پرہیز کرنا چاہیئے تا کہ شکست نہ ہو۔

﴿202﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہمارے لئے بھی ایک کرتا ہو تو دیدیں گے کیوں کہ نماز کے وقت چاہیئے عورتوں اور لڑکیوں سے لے لیں گے کیوں کہ یہ لوگ لباس اضافہ رکھتے ہیں۔

﴿203﴾ **میاں سید خوندمیر**ؓ نے کمبل پہن کر جو کچھ گھر میں تھا سب دیدیا چنانچہ ابوبکرؓ صدیقؓ نے کمبل پہن کر جو کچھ گھر میں تھا سب دیدیا تھا اسی طرح صدیقِ مہدیؑ نے کیا۔

﴿204﴾ **نقل** ہے شہر خراساں قصبہ فرہ میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے صحابہؓ سے فریا کہ مہدیؑ اور قوم مہدیؑ کے لئے کسی جگہ مقام نہیں اور مسکن و ماوا نہیں ہے۔

﴿205﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو سفر معلوم ہوتا ہے اس کے بعد صحابہؓ سواری کے جانور خریدنے کیلئے گئے چندروز کے بعد باطنی سفر ہوا۔

﴿206﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ملاوں نے عرض کیا کہ مہدیؑ عالم کا بادشاہ ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ولیکن گھوڑوں کی لید نہیں کھینچے گا اس کے بعد مہدیؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ مہدیؑ کے گروہ سے کوئی بادشاہ ہوگا جو فلاں شہر فتح کرے ولیکن عیسیٰؑ بادشاہ عالم ہوں گے۔

﴿207﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مہدیؑ کو ایسے وقت بھیجا کہ دین کا مقصد تین چیزوں یعنی رسم و عادت و بدعت کی وجہ سے فوت ہوگیا تھا جب مہدیؑ کا ظہور ہوگا رسم و عادت و بدعت کو دور کرے گا۔

﴿208﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے بندہ کو اس وقت بھیجا کہ مصطفیٰ ﷺ کا دین کسی میں نہ رہا تھا مگر مجذوبوں میں۔

﴿209﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے طالبانِ حق کے لئے یہ مثال بیان کی ہے کہ کوئی شخص چاہتا ہے کہ نکاح کرے یا میرا نکاح ہو تو مشاطہ کو طلب کرتا ہے اور مشاطہ کو دوست رکھتا ہے اس کے بعد نکاح شروع ہوتا ہے دلہن

آنے کے بعد جلوہ ہوتا ہے یہاں تک مشاطہ کی ضرورت ہے اور اس کی حکایت ہر دو جانتے ہیں۔

﴿210﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام طالبانِ خدا کے حجروں میں جاتے تھے اگر حجروں میں ذکر خدا میں مشغول پاتے تو بہت مہربانی فرماتے اور اگر لیٹے ہوئے پاتے تو گجری زبان میں فرماتے اچھے جی اچھے اور اگر نہ پاتے تو فرماتے بیڈھنگے ہیں حجروں میں نہیں رہتے۔

﴿211﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دو تین اشخاص ایک جگہ مت بیٹھو اگر دو تین اشخاص کو ایک جگہ بیٹھے ہوے دیکھتے تو جھڑکی دیتے اور کہتے کہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کو مارو۔

﴿212﴾ **نقل** ہے شیخ صدرالدین سندھی آدھی رات میں ہاتھ حجرے میں کر کے اشارہ سے روٹیاں دیتے کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ کون دیتا ہے دو تین دن کے بعد طالبانِ خدا نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں فریاد کی کہ میرانجیو رہزنی ہوتی ہے۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کیا رہزنی ہوتی ہے کہو، کہا میرانجی دو تین راتیں ہوئیں کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ حجرے میں لانبا کرتا ہے اور روٹیاں دیتا ہے معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالبانِ خدا کو تکلیف مت دو۔ مہدیؑ اور صحابہؓ نے اس لئے منع کیا اور اس کو فرمایا کہ وقت بدل کر دو تا کہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ آج رات کو بھی وہ آئے گا۔ اور طالبانِ خدا کو اور متوکلوں کو ایسا چاہیئے کہ وہ نہ جانیں کہ آج کے دن اور آج کی رات رزق کہاں سے آئے گا۔

﴿213﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کو قبول کرنا عمل صالح کرنا ہے وگرنہ بےعمل قبولیت مردود ہے۔

﴿214﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں کوئی شخص جوتا یا لباس برکت کے لئے طلب کرتا تو حضرت علیہ السلام فرماتے لو اور برکت کے لئے گھر میں مت رکھو اگر اس بندہ کا پوست پہنو گے ہرگز دوزخ سے نجات نہ پاؤ گے جو کچھ کہ بندہ کہتا ہے جب تک عمل نہ کرو۔

﴿215﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے روز خدائے تعالیٰ ایسا نہیں پوچھے گا کہ احمدؐ کا فرزند ہے یا محمد مہدیؑ کا فرزند حق تعالیٰ محبت کا عمل پوچھے گا۔

﴿216﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہزار خدا کے طالبوں نے دنیا کو ترک کر کے خدائے تعالیٰ کا راستہ اختیار کیا فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوا کہ دنیا جیسی کچھ ہے آراستہ کر کے انکو دکھاؤ چونکہ اسی طرح دکھلائے یعنی ان کو

فتوح رجوع ہونے لگی تو ہزار میں سے نو سو طالبِ خدا دنیا کی طرف متوجہ ہوے اور خدا کی راہ پر سو طالب رہے پھر فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوا کہ آخرت جیسی ہے ان کو دکھاؤ جوں ہی دکھائے نو د طالبوں نے آخرت کو اختیار کیا دس طالب خدا کی راہ پر رہے اور کہا کہ ہم کو دنیا اور آخرت کی ضرورت نہیں ہم خدا کے طالب ہیں فرمانِ خدا ہوا کہ ان پر بلا مقرر کرو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ آزماتا ہے مومنوں کو بلا نازل کر کے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سونے کو آگ پر رکھ کر کھوٹے یا کھرے کو پرکھتا ہے۔

(عاشقوں نے اولاً) دونوں عالم کی بلاؤں کو قرض کرلیا اس کے بعد اس کا نام عشق بازی رکھا

جو شخص خدا کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اس پر صد ہزار بلائیں ڈالی جاتی ہیں۔ اگر صادق ہے تو جفا کا بار اٹھاتا ہے اور اگر کاذب ہے تو بلا سے بھاگ جاتا ہے۔

اور دو طالب درگاہ خدا میں پہنچے ہاتف کی آواز آئی کہ کس کے واسطہ سے اس درگاہ میں پہنچا ایک نے کہا کہ کاملوں کے لئے واسطہ کیا ہے یکا یک قدرت کے ہاتھ کا مار پڑا اور اس شخص کو اسفل السافلین کے طبقہ میں ڈال دیا۔ اور دوسرے طالب کو بھی اسی ہاتف نے آواز دی۔ اس نے کہا کہ میں اس درگاہ میں محض تیری عنایت اور محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے پہنچا وہ خدا کو پہنچا ہزار طالبانِ خدا سے ایک طالب خدائے تعالیٰ کی راہ پر رہا۔

﴾217﴿ **نقل** ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کامل درویشی دو باتوں میں ہے ایک توکل دوسری تسلیم توکل کے لئے مقام تسلیم حاصل ہو تو توکل یہی ہے تسلیم کے جیسا مقام بلند ہو کوئی مقام نہیں مگر یہ کہ تسلیم ہو۔

﴾218﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہر روش جو زیادہ بلند تھی ہمارے زمانہ میں زیادہ پست ہو گئی۔

﴾219﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک برادر نے نوبت کے موقع پر کہا کہ ہماری کیا پونجی ہے کہ چور لے جاتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے سنکر فرمایا جو پونجی کہ چلی جائے پھر تیرے ہاتھ نہ آئے۔

﴾220﴿ **نقل** ہے مسلمانوں اور کافروں کی جنگ ہوئی مومنوں کو شکست ہوئی مومنوں کو قید کئے ایک مومن کی گردن مارے سر علحدہ ہوا یہ آیت پڑھا۔ اے نفس مطمئنہ دوسرے مومن کی گردن مارے اس نے یہ آیت پڑھی وہ آخرت کا گھر، چند اشخاص مرتد ہو گئے اس کے بعد ایک مرتد کی گردن مارے اس نے یہ آیت پڑھی بھلا جس شخص پر ثابت ہو چکا عذاب کا حکم۔

﴾221﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا جس نے خدائے تعالیٰ کی راہ اختیار کرنے کے بعد دنیا کو طلب

کیا تو وہ مرتد ہے یہاں تک کہ اس کام کو ترک کرے اور خود پر حرام جانے اور توبہ کرے تو خدائے تعالیٰ اس کو بخشے۔

﴿222﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مرد بن خدا کے ساتھ رہ یا مرد کی پیروی کر شیطان کے ساتھ مت رہ۔

﴿223﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے پوچھا کہ قاضی محمود حقیقت کا کلام بہت کہتا ہے اس کا حال کیسا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا کلام مقبول ہے اس کی ذات مردود ہے۔

﴿224﴾ **نقل** ہے بندگمیاں سید خوندمیرؓ نے صحابہ مہدیؑ کے فضل کے متعلق فرمایا کہ جس نے ان کی طرف بری نظر کی تو اس کا ایمان صلب سے نکل جائے کیونکہ عام مہاجر مہدیؑ کا دھکہ کھائے ہوئے کا ٹھکانہ سوائے دوزخ کے کوئی جگہ نہیں ہے۔

﴿225﴾ **نقل** ہے بندگمیاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اصول میں پورا ہوگا وہ فروع میں بھی پورا ہوگا جس کے اصول میں نقصان ہوگا اس کے فروع میں بھی نقصان ہوگا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ قریب میں میری اُمت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ بدعت کو اسلام پر ترجیح دیں گے میں ان سے بیزار ہوں ان پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے کہا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے تو فرمایا ان کے امرا ظالم اور علماء لالچی اور تاجر سود خوار اور ان کا غلام ان کی ریاست پر زینت دنیا کے ساتھ ہوگا۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا جس کی باتیں زیادہ ہوں اس کے گناہ زیادہ ہوں گے جس کے گناہ زیادہ ہوں اس کا دل مر جائے گا۔ جس کا دل مر جائے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

﴿226﴾ **نقل** ہے چند بندگان خدا رہتے تھے ایک شخص نے آ کر کہا کہ ہم تمہاری صحبت میں رہتے ہیں۔ مرشد نے کہا ہماری ایک شرط ہے کہ تو جھوٹ نہ کہے جب تو جھوٹ کہے گا تجھ کو نکالدوں گا! اس کا عقد ایک عورت سے کر دیئے چند روز رہا کسی نے اس کی تلاش کی وہ ظاہر نہ ہوا عورت سے کہا کہدے کہ گھر میں نہیں ہے۔ عورت اسی وقت کہی کہ میں تجھ کو قبول نہیں کرتی اور مرشد کو اطلاع کر دی۔ مرشد نے کہا اس کو نکالدو اس نے بہت کچھ معذرت کی ہرگز قبول نہیں کئے اس کو اپنے مرے ہوؤں کی جان قبر میں سلامت نظر آئی (اس کی موت آنکھوں پھر گئی)۔

﴿227﴾ **نیز** ایک عورت پے در پے جھوٹ کہی اس کو (دائرہ کے) باہر کر دیئے بندگان خدا ایسے تھے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا انہوں نے ہجوم کیا اللہ پر تم ہجوم کرو جھوٹوں پر کیوں کہ سچائی کاٹنے والی چیز ہے۔

﴿228﴾ **نقل** ہے ایک روز کسی نے کہا کہ مہدیؑ کے فرزند نوکری کرتے تھے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا وہ فرزندِ مہدیؑ نہ ہوگا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نعمتؓ تم جو کچھ کہتے ہوا ایسا ہی ہے خدائے تعالیٰ ان کو (فرزندانِ مہدیؑ) کو نوکری کے عمل پر نہیں رکھتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نعمتؓ کو یہ نہیں فرمایا کہ تم ہمارے فرزند کو ایسا مت کہو۔

﴿229﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے تنہا شخص اور عورت بچے والے کی مثال یہ فرمائی کہ تنہا شخص کو شیطان اڑا لیتا ہے اور ساتھ لے جاتا ہے۔ ایک سوار ہو تو ہر شخص اس پر حملہ کرتا ہے کہ گھوڑا لے لوں عورت بچے والے کو شیطان جنبش نہیں دے سکتا جس طرح سے کہ کوئی شخص فوج پر حملہ نہیں کرسکتا تنہا شخص کیلئے تباہی ہے اور عورت بچے والے کے لئے امن ہے۔

﴿230﴾ **نقل** ہے جس وقت نظام الملک بادشاہ بی بی ملکانؓ سے کہلایا کہ میں اپنی لڑکی کا عقد سید میرانجیؓ سے کردیتا ہوں تو بی بیؓ نے فرمایا ضرورت نہیں اس کے بعد تمام صحابہؓ نے بی بیؓ کے حضور میں عرض کیا کہ ایک ملک کا بادشاہ موافق ہو جاتا ہے بہت سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ بی بیؓ نے فرمایا کہ میں اپنے فرزند کی دوستی دنیا کے طالبوں سے کیسے کروں حضرت مہدی علیہ السلام کو کیا جواب دوں صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کو جواب دیں گے کہ ہم نے یہ کام بہت سے لوگوں کے فائدہ کے واسطہ سے کیا ہے اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ تم جانو اور خود خاموش رہے۔

﴿231﴾ **نقل** ہے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ مہتر عیسیٰؑ نے اٹھ خدا کے حکم سے فرمایا اور عین القضاۃ نے اٹھ میرے حکم سے فرمایا۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مہتر عیسیٰؑ ہوتے تو اٹھ میرے حکم سے کہتے یعنی عیسیٰؑ تمام فنا ہو گئے تھے (قم باذن اللّٰہ کہا)۔

﴿232﴾ **نقل** ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بندوں پر مصیبت بھیجتا ہے، فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ ہمارے بندوں کے میوہ دار درختوں کو کاٹ دو۔ فرشتے آتے ہیں اور ان کی عورت یا بچوں کو مردہ کرتے ہیں یہ بندگان خدا خدا کی حمد کرتے ہیں اس وقت فرشتوں کو فرمان ہوتا ہے کہ دیکھو میرے بندے کیا کرتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ تیری حمد کرتے ہیں فرمان ہوتا ہے کہ بہشت ان کے لئے آراستہ کرو۔

﴿233﴾ **نقل** ہے ایک صحابیؓ نے نقل مہدیؑ فراموشی سے کہی دوسرے صحابیؓ نے کہا کہ نقل کی یہ عبارت نہیں ہے۔ میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ انہوں نے مہدیؑ کا نام لیا ہے ہم کو چاہیئے کہ رد نہ کریں تین روز کے بعد ناقل نے آکر کہا کہ ہم

کو یاد آیا نقل شریف یہ تھی۔

﴿234﴾ **نقل** ہے صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ میرانجیؓ کس طرح خوندکار کو کچھ خطرہ آتا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک بار خطرہ آیا تھا بندہ جماعت خانہ کو جارہا تھا راستہ میں گڑھا تھا بندہ کو خطرہ آیا کہ اس گڑھے کو بھر دیا جائے تو اچھا ہے وگرنہ بھائیوں کو تکلیف ہوگی۔

﴿235﴾ **نقل** ہے خواجہ جنیدؒ نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی راہ میں جاتا ہے یہ دو ہلال ہاتھ میں لے یعنی سیدھے ہاتھ میں خدائے تعالیٰ کا کلام اور بائیں ہاتھ میں مصطفیٰ ﷺ کی حدیث لے تو بدعت کی تاریکیوں اور شک کے گڑھے میں نہ گرے سیدھے راستے پر چلے خدائے تعالیٰ حاصل ہو اور اگر ان دونوں کو ترک کرے تو بدعت کی تاریکیوں اور شبہ کے گڑھے میں گرے گرنے والے کو ہرگز معلوم نہ ہوگا۔

﴿236﴾ **نقل** ہے ایک برادر نے جذبہ کی حالت میں نماز میں قاعدہ کے موقع پر ہاتھ پاوں پر رکھا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اس کا ہاتھ رکھنے کے مقام پر لا کر دکھلایا۔

﴿237﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو بہت حرارت ہوگئی تھی باہر آگئے تھے اس کے بعد فرمایا کہ مجھ کو گھر میں لے جاو اس کے بعد صحابہؓ مہدی علیہ السلام کو لے گئے اس گھر میں نوبت نہ تھی مہدی علیہ السلام نے پوچھا یہ گھر کس کا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ گھر فلاں کا ہے۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو اس گھر میں لے جاؤ جس کے گھر میں میری نوبت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ خوندکار کو بخار کی حرارت بہت ہے اسی گھر میں ٹھیرو مہدی علیہ السلام نے فرمایا رسول علیہ السلام کی شریعت کے خلاف ہوتا ہے جس گھر میں نوبت (رہنے کی باری) تھی وہاں تشریف لے گئے آپؑ نے حدود شریعت کی ایسی احتیاط فرمائی۔

﴿238﴾ **نقل** ہے ایک برادر نماز کے ایک یا دو رکعت کے بعد آکر نماز میں شریک ہوا، امام سیدھے طرف سلام پھیرا تو خود کھڑا ہوگیا بائیں طرف سلام پھیرنے کی راہ نہ دیکھی صحابہؓ نے مہدی علیہ السلام سے عرض کیا مہدی علیہ السلام نے اس برادر کو طلب کر کے پوچھا کہ تو کس لئے ایسا عمل کیا، اس نے کہا ہم کو کشف سے معلوم ہوگیا کہ امام کیلئے سجدۂ سہو نہیں ہے اسی سبب سے میں کھڑا ہوگیا، مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر یہ کشف نہ ہوتا بہتر ہوتا۔ تو شریعت رسولؐ کا خلاف نہ کرتا۔

﴿239﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام پانی لانے کے لئے جاتے ایک بھائی نے آکر مہدی علیہ السلام سے

کہا کہ ہانڈی ہمارے ہاتھ میں دیجئے ہم پانی لاتے ہیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ لاتا ہے برادر نے بہت کوشش کی مہدی علیہ السلام نے ہانڈی دی برادر نے پانی لایا حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کو کوئی چیز عنایت فرمائی۔اس برادر نے کہا میں نے اللہ کے واسطے لایا ہے، مہدی علیہ السلام نے فرمایا جا حجرہ میں بیٹھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر یہ کام تیری خودی کا ہے۔

﴿240﴾ **نقل** ہے سلطان ابراہیم ادہمؒ نے ایک فقیر سے پوچھا کہ فقیری کیسی کرتا ہے۔اس نے کہا اگر خدائے تعالیٰ دیتا ہے تو کھاتا ہوں ورنہ خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ابراہیمؒ نے کہا ایسی فقیری ہمارے زمانہ کے کتے کرتے ہیں۔فقیر نے پوچھا خوندکار کیسی فقیری کرتے ہیں۔ابراہیمؒ نے کہا ہم ایسی فقیری کرتے ہیں کہ خدا ہم کو دیتا ہے تو پھر ہم خدا کو واپس دیتے ہیں۔

﴿241﴾ ایک اولیاء اللہ سے **منقول** ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کے وجود میں چار گوہر پیدا کئے ہیں اور یہ چار گوہر کے چار دشمن بھی پیدا کئے ہیں،اوّل گوہر ایمان ہے اس کا دشمن جھوٹ ہے،دوسرا گوہر عقل ہے اس کا دشمن غصہ ہے، تیسرا گوہر علم ہے اس کا دشمن غرور ہے، چوتھا گوہر شرم ہے اس کی دشمن حرص ہے،فقیری وہ ہے کہ حرص نہ کرے اگر آوے تو منع نہ کرے

﴿242﴾ ایک اولیاء اللہؒ سے **منقول** ہے مومن کیلئے چار مقام ہیں،ایک مرتا ہے تو اس کو بہشت میں لے جاتے ہیں۔دوسرے کیلئے بہشت کا سوراخ کھول دیتے ہیں تو یہ بہشت کی نعمتیں وہاں کھاتا ہے، تیسرے کو قبر میں سوتا ہوا رکھتے ہیں قیامت تک نہ راحت اور نہ رنج، چوتھا یہ کہ ناقصوں کو زمین کھاتی ہیں،ٹکرے ٹکرے ہوکر بوسیدہ ہوجاتے ہیں اپنے گناہوں کے سبب سے قید میں رہتے ہیں ان کو قبر میں پاک کرتے ہیں اس کے بعد بہشت میں جاتے ہیں۔

﴿243﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ فقیروں کا صدقہ کھاتا ہے۔

﴿244﴾ **نیز** حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کی باطنی پرورش فقیروں کے واسطہ سے ہوتی ہے۔

﴿245﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی **یـد الـلّٰـہ فوق ایدیھم**۔اس کا معنی اس طرح فرمایا کہ،خدائے تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر مفسروں نے اس آیت کا معنی ’’قدرت کے ہاتھ کا قبضہ‘‘ بیان کیا ہے،حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مفسروں نے کیا سمجھ لیا ہے خدائے تعالیٰ نے تو فرمایا ہے اللہ کی جیسی کوئی چیز نہیں اور اللہ سننے والا بینا ہے۔خدا کے لئے ہاتھ ہے لیکن کسی شخص کے ہاتھ کے جیسا نہیں۔

﴿246﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تو خدائے تعالیٰ کی یاد میں رہ کوئی چیز طلب مت کر اگر تجھ

کوضرورت ہوتو کچھ شرع کا مسئلہ پوچھ کام کریں کیوں کہ مجتہدوں نے شرعی مسائل میں موشگافی کی ہے تا کہ کسی کو مشکل نہ ہو۔

﴿247﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بادشاہ کا بادشاہی کروفر اختیار کرنا اور بیوہ عورتوں کا چرخہ اور ٹوٹا ہوا گھر اختیار کرنا برابر ہے اور بادشاہ کے لئے بادشاہی اور بیوہ عورتوں کے لئے ٹوٹے ہوئے گھر کی پونجی ترک کرنے میں بھی برابر ہے یعنی بادشاہ اور بیوہ عورت دنیا کی طلب اور ترک دنیا میں برابر ہیں۔

﴿248﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ افیون مت کھاؤ کیونکہ افیون اپنے قید میں لاتی ہے بندۂ خدا کے لئے کسی کا قید نہیں نہ بشر اور نفس کا قید ہے اور نہ خواہش اور شیطان کا قید ہے۔

﴿249﴾ **نقل** ہے کسی نے میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کیا کہ فلاں شخص موافق مہدیؑ اچھا ہے جو فقیر اس کے دروازہ پر جاتا ہے تو بہت تعظیم کرتا ہے اور فتوح کرتا ہے۔ میاںؓ نے فرمایا جو فقرا خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ اس کے دروازہ پر کیوں جانے لگے اور جن فقیروں کی خدمت کرتا ہے وہ سخت منافق ہے کیونکہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تم کو (متوکل فقیروں کو) تمہارے دین سے علحدہ کرے اور بظاہر ذلیل کرے اگر اس کا مقصود خدا ہوتا تو جو فقرا خدا پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں ان کی خدمت کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عورتیں فوج ہیں شیطانوں کی۔ میرے بعد میری اُمت میں بڑا فتنہ یہ ہے کہ عورتوں کے واسطے سے یہ لوگ بہت ہلاک ہوں گے غرور اور خود بینی میں پڑ جائیں گے دین کی حد توڑ کر بے ادبی کریں گے دوزخ میں جائیں گے نہ دین کے رہیں گے، اور نہ دنیا کے۔

﴿250﴾ **نقل** ہے بی بی رابعہؒ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیں کہ میں چودہ سال راستہ میں لوٹتی ہوئی آئی۔ فرمانِ خدا ہوا کہ اس قدر گھاس ہماری زمین پر لوٹ رہی ہے تو بھی ایک گھاس کی ایک کاڑی کے برابر ہے۔ پھر عرض کیں کہ کچھ عمل قبول بھی ہوا ہے تو فرمان ہوا کہ اس روز ہمارا کتا پیاسا تھا تو نے اس کو پانی پلایا تیرا وہ عمل ہماری درگاہ میں قبول ہوا ہم نے تجھ کو نجات دی۔

﴿251﴾ **بی بی رابعہؒ** کا وصال ہوا ایک بندۂ خدا نے بی بیؒ کو خواب میں دیکھا کہ جلدی سے جا رہی ہیں۔ پوچھا اے رابعہ کیوں جلدی جاتی ہیں۔ کہا کہ چھوڑ ہم قید خانہ سے یعنے دنیا سے چھوٹ گئے۔

﴿252﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؒ جنگل میں جا رہے تھے اور دس سپاہیاں بھی نوکری کی تلاش میں جا رہے تھے، شاہ نعمتؒ نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا نوکری کے لئے جاتے ہیں میاں نعمتؒ نے فرمایا کہ تم کو نوکر رکھ لیتے ہیں انہوں نے قبول کیا تو دائرہ میں لائے نوکروں نے اپنے گھوڑوں کو علٰحدہ رکھا۔ میاں نعمتؒ نے ان کو ثقلین کی حجروں میں

بٹھایا اور فرمایا کہ ہمارا کام یہ ہے تم بھی کرو (اللہ کا ذکر کرو) میں نے ہر روز جو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے شام ہوتے ہی دیتا ہوں جو کچھ خدائے تعالیٰ بھیجتا ہے ان کو دیتے جس وقت کچھ نہ ہوتا تو قرض کر کے دیتے۔ دائرے کے بھائیوں نے حضرتؑ سے عرض کیا کہ آپ کتنے دن اس طرح قرض کر کے دو گے، حضرتؑ نے فرمایا کل معلوم ہو جائے گا اگر یہ لوگ خدا کے طالب ہیں تو ہرگز تنخواہ قبول نہیں کریں گے، اور اگر دنیا کے طالب ہیں تو دائرہ میں نہیں رہ سکتیں گے۔ اس کے بعد سات اشخاص خدا پر بھروسہ کر کے رہے اور تین اشخاص بھاگ گئے۔

﴿253﴾ **نقل** ہے ایک انبیاءؑ نے خدائے تعالیٰ سے عرض کیا کہ تیری رضا کی راہ دکھا، درگاہ باری سے فرمان پہنچا کہ ہماری رضا اور تیری برابر ہے، جس وقت ہمارا حکم تجھ پر پہنچتا ہے تو اس حکم پر راضی ہوا ہم بھی تجھ سے راضی ہو گئے۔

﴿254﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا جو شخص مرتد ہوا شریعت سے تو مرتد مدعی واجب القتل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی اس کے لئے یہی حکم کیا ہے لیکن علم ظاہری کی رعایت پسند نہیں اللہ کے پاس (امی اور عالم) دونوں برابر ہیں، دوزخ کے عذاب میں سچ تو یہ ہے اس کو چاہیئے جس چیز سے وہ پلٹ گیا تھا اس چیز کو اپنے پر حرام کرے اور اس کی طرف تا حد گور رغبت نہ کرے خدائے تعالیٰ اس پر رحم و کرم کرے۔

﴿255﴾ **نقل** ہے ہارون رشید کی عورت زبیدہ کو کسی شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تجھ کو خدا کے ساتھ کیسی رہی اس نے کہا کہ مجھ کو حضور میں لے گئے فرمانِ خدا ہوا کہ تو اس روز ہاتھی پر سوار ہوئی قرآن پڑھی سجدہ کا مقام آیا تو ہاتھی پر سجدہ کی ہمارے پاس وہ سجدہ قبول ہوا ہم نے تجھ کو نجات دی۔

﴿256﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا حم عسق حروف تجنیس ہیں۔ زندہ ہیں محمدؐ عشق سے۔

﴿257﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نماز کے وقت ایک مصلے پر نہیں بیٹھتے تھے جہاں بیٹھنے کے لئے فرمانِ خدا ہوتا وہاں بیٹھتے تھے۔

﴿258﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ بندہ کے روبرو انتقال کئے کامیاب گئے، جو لوگ بندہ کے بعد رہیں گے ان بیچاروں کے سر پر مصیبت ہے، پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ان لوگوں کو خدا کے حوالے کر کے جاتے ہیں۔

﴿259﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید محمودؓ نے فرمایا کہ جو شخص ترک دنیا کیا ہے اور ہجرت وصحبت سے باز رہا تو اس کی ترکِ دُنیا، طلبِ دُنیا کے برابر ہے پس اس پر فرض ہے کہ ہجرت اور صحبت کرے وگرنہ اس کیلئے دین کا بہرہ کچھ نہیں

پہنچتا۔

﴿260﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؒ نے فرمایا مومن کو چار وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے۔اوّل یہ کہ جس وقت مومن کو تکلیف پہنچتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے، دوّم یہ کہ جس وقت مومن کا اخراج ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے، سوّم یہ کہ جس وقت مومن پر فاقہ پڑتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے، چہارّم یہ کہ جب مومن کے لئے نزع کا وقت آتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا ہوتی ہے۔لیکن طالبِ خدا کو چاہیئے کہ اس وقت مرشد کی صحبت میں رہے۔

﴿261﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ اس جہاں میں مومنوں کے لئے تین آگ ہیں ایک عشق کی آگ ہے، دوسری فاقہ کی آگ ہے، تیسری تلوار کی آگ ہے، چوتھی آخرت میں دوزخ کی آگ ہے، مومن کو چاہیئے کہ ان تین آگ میں سے کسی ایک آگ میں جلے جو شخص ان تین آگ میں سے ایک آگ میں نہیں جلے گا تو آخرت کی آگ میں ضرور جلے گا۔

﴿262﴾ **نقل** ہے کسی شخص نے بندگی میاں شاہ دلاورؒ سے عرض کیا کہ فلاں فلاں بھائیاں دائرہ کے باہر تماشا دیکھنے جاتے ہیں، میاں دلاورؒ نے جھڑکی دی اور اپنا منھ پکڑ کر دکھایا اور فرمایا کہ دیکھو خدائے تعالیٰ کی صفت کو یعنی آنکھ، ناک، زبان اور کان علیحدہ علیحدہ صفت رکھتے ہیں، دیکھ اور خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو بہت یاد کر اگر باطنی عالم کو دیکھے گا تو عارف ہوجائے گا اور خدا کو دیکھے گا۔

﴿263﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک طالبِ خدا کو خدائے تعالیٰ نے گوشت بھیجا تھا اس طالب نے گوشت کے لئے ہلدی اور نمک کی تلاش کی حضرت مہدی علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپؑ نے اس طالب کو طلب کرکے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ گوشت بھیجا ہے پکایا آگ میں بھون جیسا بھی ہے کھا ہلدی جو ڈھونڈ رہا ہے کیا تجھ کو زخم لگا ہے اس زخم کے لئے ڈھونڈتا ہے نفس کو چھوڑ خدا کی یاد میں رہ۔

﴿264﴾ **نقل** ہے بی بی کد بانوؓ نے اپنی لڑکی کا عقد میاں محمود شاہ سے کردیا اس وقت بندگیمیاں شاہ نعمتؒ نے بی بیؓ کو منع کیا کہ ان کو مت دو اور فرمایا کہ ہم کو دو اس لئے کہ وہ اہل فراغ ہیں بی بیؓ نے نہیں سنا اور کہا کہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے میاں نعمتؒ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ آنکھیں نہیں رکھے گا چندروز کے بعد بی بیؓ کی دونوں آنکھیں چلی گئیں۔

﴿265﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؒ کے دائرہ کی بی بیاں جمع کے روز میاںؒ کے گھر آئیں بی بی تعظیم کے لئے

نہیں اٹھیں میاںؒ کو خبر ہوئی تو میاںؒ نے بی بیؓ سے فرمایا کیوں نہیں اٹھیں بی بیؓ عرض کیا کہ اُس وقت بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اس لئے نہیں اٹھی۔ میاںؒ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اس بچہ کو اٹھا لے گا دوسرے ہفتہ میں اس بچہ نے وفات پائی۔

﴿266﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے ایک جگہ دائرہ باندھا حضرتؓ کے بیٹھنے کی جگہ خزانہ ظاہر ہوا میراںؓ نے دیکھا اور اسی وقت اس گنج کو دفن کردیا اور وہاں سے روانہ ہوئے دوسری جگہ دائرہ باندھا۔

﴿267﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا (کہاوت فرمایا) کہ مردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں ہم لوگوں کو حلوے مانڈے سے کام ہے، میراں کیا جانے کہ کسی نے کسی کا مال زور اور ظلم سے لیا ہے جہاں معلوم ہو وہاں نہیں کھانا چاہیئے اور جہاں معلوم نہ ہو معاف ہے۔

﴿268﴾ **نقل** ہے بندگی میاں ملک جیؓ نے فرمایا خدا پر بھروسہ کرنے والے کیلئے روزی کی تلاش کرنا جائز نہیں جہاں سے فتوح آنے کا حال معلوم ہو وہ فتوح نہیں لینی چاہیئے۔

﴿269﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ دائرہ چھوڑ کر روانہ ہوئے ایک دیوار دائرہ کی کم تھی اس دیوار کو پوری کر کے آگے بڑھے۔

﴿270﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو فرمانِ خدا ہوا کہ وہاں سے روانہ ہو تو حضرت روانہ ہوئے، اور صحابہؓ کو فرمایا کہ جلد آؤ بعضے صحابہؓ کے آنے میں تھوڑی دیر ہوئی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لکڑی کے گھر سے باہر ہوئے لیکن ہڈی کے گھر سے باہر نہ ہوے۔

﴿271﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا گروہ سوائے مہاجروں کے دوسرا نہ ہوگا ہجرت کے بغیر گروہ نہ ہوگا۔

﴿272﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس جہاں میں دو جوان مرد آئے ایک تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہدایت کی طرف ہیں اور دوسرا ابلیس علیہ اللعنۃ ضلالت کی طرف ہے۔

﴿273﴾ **نقل** ہے میراں سید محمودؓ کے دائرہ کے دو برادر (دو صحابہؓ) دائرہ کے باہر موافقوں کے گھر جا کر دہی لائے دائرہ میں میراں سید محمودؓ نے دیکھا اور ان کے دہی کے کٹوروں کو تڑوا دیا بہت دھمکی دیکر فرمایا کہ دنیا داروں کے گھر جا کر کوئی چیز مت لاؤ۔

﴿274﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوند میرؓ کے دائرہ میں ایک موافق میاںؓ کی ملاقات کے لئے آیا اسی روز دائرہ

کے ایک برادر نے موافق کی چاپلوسی کی میاںؒ نے دیکھا اور بہت دھمکی دیکر فرمایا کہ تم نے حرص کے لئے دنیا کے طالب کی چاپلوسی کس لئے کی ایسا کام دوسرے بارمت کرو اگر کروگے تو دائرہ سے باہر کردوں گا۔

﴿275﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؒ کے دائرہ میں ایک عورت جوار کی کڑبی کے مغز کا زیور بنا کر اپنی لڑکی کو پہنائی، میاںؒ نے اس کو دیکھ کر پوچھا کہ تجھ کو کس نے پہنایا اس نے کہا کہ میری ماں۔ پس اس عورت کو دائرہ کے باہر کر کے فرمایا کہ اس سے دنیا کی حرص دور نہ ہوئی۔

﴿276﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؒ کے دائرہ سے ایک برادر دائرہ کے باہر موافق کے گھر گیا، میاںؒ نے اس برادر کو راستہ کا خرچ دیکر دائرہ کے باہر کر دیا اور فرمایا کہ اس کھجلی بھرے اونٹ کو علیحدہ کر دینا چاہیئے تا کہ دوسرے اونٹوں کو کھجلی نہ لپٹے۔

﴿277﴾ **نقل** ہے میاں عبدالرحمٰنؒ جنگل کی طرف گئے تھے کچھ کھانے کی چیز کھیت میں پا کر لائے میاں نظامؒ نے فرمایا کہ چھوڑ دومت کھاؤ تم نے اختیار کیا تھا کہ میں خدا کی بھیجی ہوئی چیز کے سوائے دوسری چیز نہیں کھاوں گا۔ اگلے زمانہ میں اولیاءاللہ کے لئے یہ قوت حلال تھا اب مہدیؑ کے گروہ میں جائز نہیں۔

﴿278﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں نظام الملک آیا نماز کے وقت برادرانِ دائرہ صف پر بیٹھے تھے جگہ نہ تھی ایک برادر نے اٹھکر نظام الملک کو جگہ دی میاںؒ کو خبر ہوئی اس برادر کو دائرہ کے باہر کر دیئے اور فرمایا کہ تو نے طالبِ دُنیا کی رعایت کیوں کی۔

﴿279﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے گھر میں ایک باندی تھی حضرت علیہ السلام نے بی بیؓ سے فرمایا کہ بندہ کے سامنے بندہ ہے اگر اس کو آزاد کرو تو بندہ گھر میں آتا ہے اگر آزاد نہ کروگے تو بندہ گھر میں نہیں آئے گا، اسی وقت بی بیؓ نے باندی کو آزاد کیا۔

﴿280﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بے ادب، بے دیانت، اور بے شرم ہے ہرگز خدائے تعالیٰ کو نہ پہنچے۔

﴿281﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے بندہ کا دامن نہیں پکڑا کہ ہم کو خدائے تعالیٰ تک پہنچاؤ۔

﴿282﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ صحابہؓ آکر حال واقعہ عرض کرتے تو حضرت

علیہ السلام فرماتے کہ تم جو کچھ کام کرتے ہو اس پر نظر کرو کہ اللہ کے واسطے ہے تو بہتر ہے اور اگر اللہ کے واسطے نہیں ہے تو سب بیکار ہے۔

﴿283﴾ **نقل** ہے ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام تبلیغ کے لئے ملّا معین الدین کے گھر تشریف لے گئے ملّا کو خبر ہوئی کہ مہدیؑ آئے ہیں۔ ملّا حیلہ کر کے مہدیؑ کو کہلایا کہ ملا سوار ہو گیا ہے یعنے ملّا دیوار پر بیٹھ کر رام پور کی طرف روانہ ہوا ہے رام پور کا قصبہ اس کو بطور وظیفہ کے ملا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ملّا اس مرکب پر سوار ہوا ہے کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچے گا مرتے وقت رام رام کہتا مریگا کیا یہ دیواریں مہدیؑ کیلئے پردہ ہوتی ہیں؟ خدائے تعالیٰ نے مشرق سے مغرب تک تمام روشن کر دیا ہے ملّا مرتے وقت رام رام کہتا مرا خبیث ہوا ہر شخص کے تن میں داخل ہوتا ہے اور کہتا کہ مجھ کو یہ سزا مہدیِ موعودؑ کے انکار کے واسطہ سے ملی کہ میں خبیث ہوا۔

﴿284﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نظام مرید ہونے کیلئے بہت جگہ گئے کوئی مرید نہ کرتے اور کہتے کہ تمہاری قابلیت بڑی ہے تم کو مرید کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی مہدی علیہ السلام کی نعمت عطا ہوئی و خدا کے دیدار سے مشرف ہوے۔

﴿285﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے نفس کے حق میں فرمایا کہ نفس ہر شخص کو کہتا ہے کہ اس جہان میں مجھ کو جلا اور میرا خلاف کرو گرنہ میں کل تجھ کو دوزخ میں لے جاوں گا، لوگ کہاں سنتے۔

﴿286﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے ایک طالبِ خدا نے عرض کیا کہ ہمارے لئے ذکر قائم نہیں ہوتا، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ارادہ کرو پھر عرض کیا ہمارے لئے ذکر قائم نہیں ہوتا، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جاؤ حجرہ میں سو خدائے تعالیٰ چاہے تو ذکر کی تعلیم کرے۔

﴿287﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بہت کھانے والا بہت ذلیل تھوڑا کھانے والا تھوڑا ذلیل۔

﴿288﴾ **نیز** گجری زبان میں فرمایا پیٹو نا دین کا نا دُنیا کا۔

﴿289﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سفر میں تھے حضرت علیہ السلام ایک روز راستہ کے درمیان بیٹھ کر پیچھے دیکھے فقراں (طالبانِ خدا) فقر و فاقہ کی حالت میں مصیبت برداشت کرتے ہوئے آرہے ہیں۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو کیا ضرورت ہے کہ یہ مصیبت اختیار کر کے بندہ کے پیچھے آتے ہیں اور پھر فرمایا کہ ان کا مقصود خدا ہے، خدا کے واسطے یہ محبت اختیار کر کے بندہ کے پیچھے آتے ہیں خدائے تعالیٰ ان کو اپنا دیدار روزی کرے کہ یہ طالبان صادق ہیں۔

﴿290﴾ **نقل** ہے کسی نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی مہمانی کی بہت سی چیزیں اور کھانا پکایا تھا میاںؓ کو کھلا کر پوچھا کہ میاںؓ کیا کھانا لذیز تھا؟ میاںؓ نے فرمایا ہم کو معلوم نہ ہوا۔ اس نے کہا کیوں معلوم نہ ہوا میاںؓ نے فرمایا بندہ کو خدائے تعالیٰ کا ذکر پہنچا ہے ذکر کی لذت ہم کو پکڑی ہوئی ہے یہ کھانے کی لذت کہاں اس لذت کو پہنچ سکتی ہے۔

﴿291﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے دائرہ میں اطلاع کروادی تھی کہ کوئی شخص بازار میں دور نہ جائے نزدیک کا سودا خریدے اگر دور جائے گا تو دُنیا کا طالب ہوگا اتنی مقدار کو بھی دنیا کی طلب فرمایا کیونکہ (نزدیک سے سودا لینے میں) پیسے روپیے کا صرفہ ہوتا ہے اسی لئے دور جانے سے منع کیا۔

﴿292﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس زمانہ میں ہجرت کر کے آتا ہے اور ہمارے دائرہ میں مستقیم رہتا ہے اور جو شخص اس زمانہ کے بعد آئے گا وہ وہی ہے جن کی ارواح حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں صحیح ہو چکی تھیں ہمارے وعظ سے اثر لیکر نہ تو کوئی شخص ترک کرتا ہے اور نہ مہدیِ موعودؑ کی تصدیق کرتا ہے۔

﴿293﴾ **نقل** ہے میاں ملک جیؓ کے دائرہ میں ایک شخص ترکِ دُنیا کر چکا تھا اس پر سات روز فاقہ پڑا تو برادرانِ دائرہ سے جھگڑا کرنے کے لئے مسجد کے سامنے آیا میاں ملک جیؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو باہر آئے اور فرمایا کہ تو نے کس لئے جلدی کی تیرا کام پورا ہو چکا تھا مگر بینائی باقی رہ گئی تھی تو نے سب کھو دیا۔

﴿294﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ میں بندہ کو باطنی تقویٰ کامل عطا کیا اس کے بعد آپ کعبۃ اللہ کو تشریف لے گئے۔

﴿295﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے وصال کے قریب آپ کو بہت تشویش ہوئی، یاروں نے پوچھا بہت درد ہوتا ہے کیا بات ہے میاںؓ نے فرمایا کہ کچھ فقیروں کا حق بندہ کی دانش کے بغیر عورتوں کے ذریعہ بندہ کے پیٹ میں چلے گیا تھا خدائے تعالیٰ نے دو فرشتوں کو مقرر کیا ہے اس گوشت کو باہر کرتے ہیں اس لئے بندہ کو تشویش ہوتی ہے اور میرے پیٹ میں وہ گوشت کاٹ کر ڈال رہے ہیں۔

﴿296﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالب کی ابتدائی حالت میں خدائے تعالیٰ خوشنود نہیں ہوتا مگر جب اپنی طلب کو انجام کو پہنچاتا ہے تو خدائے تعالیٰ خوشنود ہوتا ہے۔

﴿297﴾ **نقل** ہے ایک اولیاء اللہؒ نے فرمایا کہ ہم حلال کھانے والوں اور حرام کھانے والوں کے درمیان فرق کرتے ہیں دوسرے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کس علامت سے فرق کرتے ہیں، فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ جو شخص دن رات

خدا کی یاد میں رہتا ہے تو پہچانتا ہوں کہ حلال کھانے والا ہے اور جو شخص دن رات خدا کی یاد سے غافل ہے تو جانتا ہوں کہ حرام کھانے والا ہے جس کے پیٹ میں رزق حلال جاتا ہے تو اس کا دل ذکر میں لگ جاتا ہے اور خدا کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اور وہی ترک دنیا کرتا ہے اور خدا کو دیکھنے والا ہوتا ہے اور جس کے پیٹ میں رزق حرام جاتا ہے تو وہ دُنیا میں مشغول ہوتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اگر اسی حالت میں مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے نعوذباللّٰہ عنھا۔

﴾298﴿ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں کسی پر حد آیا تھا۔ میاںؓ نے فرمایا کہ حد مارو، ایک برادر نے حد مارا اس نے کہا ہم پر ظلم ہوا، میاںؓ نے فرمایا کہ اور ایک بار مارو اس کے بعد اس نے کہا کہ ہم پر ظلم ہوا، میاںؓ نے فرمایا ہاتھ کھولکر مارو اسی طرح تین بار مارے اور دائرہ سے باہر کر دیئے اس لئے کہ اس نے خدائے تعالیٰ کے حکم کو ظلم کہا اس لئے دائرہ سے باہر کر دیئے۔

﴾299﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی چار بی بیاں تھیں حضرتؓ نے ہر گھر کے دروازہ کے پاس ایک میخ نصب کر دیا تھا سایہ کے لحاظ سے دوسرے گھر میں جاتے اپنی ذات سے بھی رات دن قیام فرماتے اور سب کام برابر ادا کرتے نان ونفقہ بھی برابر دیتے۔

﴾300﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ باندی نہیں رکھتے تھے کیوں کہ حضرت مہدی علیہ السلام بھی باندی نہیں رکھتے تھے، میاں نعمتؓ مہدی علیہ السلام کے تابع تام تھے۔

﴾301﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس زمانہ میں ایمان رکھنا ایسا ہو گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ہاتھ میں انگار رکھتا ہے تو ہاتھ جل جاتا ہے اور اگر زمین پر رکھتا ہے تو انگار ٹھنڈی ہو جاتی ہے کیونکہ زمین پانی سے بھری ہوئی ہے انگار ٹھنڈی ہو جاتی ہے جب ایک گھنٹہ ہاتھ پر انگار رکھے تو رفتار تیز رہے اگر ایسا نہ ہو تو ہاتھ پر انگار رکھنا مشکل ہے یعنی خدائے تعالیٰ کے حدود کی حفاظت کرے اور حدود کی ذہن میں رہے اور قرآن کا تابع رہے۔

﴾302﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام ایک جگہ گنبد میں ٹھیرے ہوئے تھے سترہ صحابہؓ بھی ایک گنبد میں تھے ایک کا نام ایک نہیں جانتا تھا اس طرح خدا کی یاد میں مشغول تھے دوسرا کچھ خیال نہ تھا مگر خدائے تعالیٰ کی یاد تھی۔

﴾303﴿ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کوئی تارکِ دنیا دائرہ میں سو سال اللہ کی طلب میں رہا اور دنیا کی طلب کے لئے دائرہ کے باہر جا کر مر گیا تو وہ کافر ہے اور اگر کوئی مہدوی سو سال دنیا طلبی کیا اور آخر اس نے اپنا رخ خدا کی طرف کر کے دائرہ کی طرف روانہ ہوا اور گھر سے باہر آ کر مر گیا تو وہ مومن ہے۔

﴿304﴾ **نقل** ہے ایک صحابیؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ عورت بچوں کی وجہ سے ہم کو بہت تکلیف ہوتی ہے یہ لوگ ہمارے ذکر میں تفرقہ ڈالتے ہیں اگر خوندگار کی اجازت ہوتو ان کو علیحدہ کر دیتا ہوں، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ان کا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لیجاؤ علیحدہ مت کرو ان کے واسطہ سے خدائے تعالیٰ تم کو بڑا اجر دیتا ہے، اس کام میں صبر کرو۔

﴿305﴾ **نقل** ہے چند برادر میاں سید حمیدؒ کے ہمراہ تھے ایک برادر تھا اس کا مدعی آیا اس برادر کو خبر ہوئی تو رات میں بھاگ گیا میاںؓ برادروں کے ساتھ صف پر بیٹھے ہوئے تھے پچھلی رات میں تمام لشکر چلے گیا یہ لوگ صف پر بیٹھے ہوئے تھے مدعی کا لشکر آیا صف پر ان سب کو قتل کیا بی بی ملکانؓ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے پوچھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے آپ کو اہل دل فرمایا ہے میاں سید حمیدؒ کا حال کیسا ہے؟ میاںؓ نے توجہ کر کے فرمایا کہ میاں سید حمید حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں ہیں پھر بی بیؓ نے فرمایا کہ برادروں کا حال بیان کرو۔ میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا برادراں کہاں گئے معلوم نہیں ہوتا برادروں کے حق میں کچھ نہیں کہا میاں سید حمیدؒ قصبہ راویری میں اعمال پرگنہ ارندول میں مدفون ہیں۔ جو ملک برہان پور میں واقع ہے۔

﴿306﴾ **نقل** ہے میاں سعد اللہؒ ابن بندگی میاں شاہ دلاورؒ کا وصال احمد آباد میں ہوا چار دن ہوئے تو چوتھے کا کھانا تیار کئے شاہ دلاورؓ نے منع فرمایا چالیس روز ہونے پر میاںؓ نے فرمایا اب کھانا تیار کرو کیونکہ اب بندہ نے دیکھا کہ میاں سعد اللہؒ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں ہیں خدائے تعالیٰ نے ان کو چالیس دن قید کر دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ بچہ نظام الملک کی مجلس میں بیٹھا تھا تعظیم کئے اس مجلس کے واسطہ سے چالیس دن قید ہوا حالانکہ یہ حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں تھے اور بندگیمیاں دلاورؓ کے فرزند تھے اور دائرہ میں انتقال کئے اور میاں دلاورؓ نے ان پر نماز جنازہ ادا کی ایسے اشخاص کا حال ایسا ہوا تو تمہارا اور ہمارا حال کیا ہوگا۔

﴿307﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص فتوح کا منتظر رہے وہ متوکل نہیں ان کے لئے سویت لینی جائز نہیں بعضے دیانت داروں نے سویت نہیں لی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ فریاد کرتا ہے کہ جس وقت تمہارے لئے یہ صدقہ آئے اس وقت سویت لو۔

﴿308﴾ **نقل** ہے ایک شخص آ کر بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے ملاقات کیا اور کوئی چیز خدا کی راہ میں گزرانی پھر دائرہ میں جا کر اسی طرح فقیروں کو دیا، اسی وقت میاںؓ نے باہر آ کر اس کو دیکھ کر پوچھا کہ کہاں گیا تھا، اس نے کہا فقیروں کو کچھ دینے کے لئے گیا تھا۔ میاںؓ نے فرمایا میاں عبدالکریم، میاں وزیرالدین، میاں یوسف اور میاں عبدالملک رحمتہ اللہ علیہم کو بھی

کچھ دیا۔ اس نے کہا نہیں میاںؓ نے فرمایا اِن کو نہ دیکر اُن کو دیتا تو بہت اچھا ہوتا کیونکہ یہ لوگ باخدا ہیں، تم کو اجر زیادہ ہے اس کے بعد اس نے ایسا ہی کیا۔

﴿309﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا عقل تین ہیں ایک عقل نوری ہے، دوسری عقل عقل آخرت کی طلب کی ہے، تیسری عقل زندگانی کرنے کی ہے۔

﴿310﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مقامِ محمود اللہ کی ولایت ہے۔

﴿311﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام خراسان میں تھے میاں سید سلام اللہؓ نے میراں سید محمودؓ کو خط لکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے نزدیک پیغمبروں کا مقام عطا ہوتا ہے تم فرزند ہو کر حاضر نہیں ہیں۔ اس خط کو دیکھ کر حضرت مہدی علیہ السلام نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ کو ایسا نہیں لکھنا چاہیئے سید محمودؓ ہمارے نزدیک ہے اور ہم سید محمودؓ کے نزدیک ہیں۔

﴿312﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام جیسے آئے ویسے ہی چلے گئے نہ ہم پہچان سکے اور نہ اخذ کر سکے۔

﴿313﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ کچھ ضعیف کام کرتے ہیں تو ان پر حجت نہیں ہے قرآن اور رسولؐ اور بندہ پر حجت ہے ان پر نہیں یہ دونوں بھی ہرگز ضعیف کام نہیں کرتے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہم بھی (ضعیف کام) کرتے ہیں تو روا نہیں۔

﴿314﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بیان کو کوئی شخص اخذ نہیں کر سکا کیسے اخذ کر سکتا تھا کیونکہ آپؑ کا بیان اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے تھا ہر آیت کو چند وجہ اور چند عبارتوں میں فرمایا سننے والے حیران رہتے تھے۔

﴿315﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ پانی کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے طاوس کے بچے پانی پینے آئے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے میاں عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ان بچوں کے درمیان نر کون ہے اور مادہ کون؟ میاں عبدالرحمٰنؓ نے کہا معلوم نہیں، میاں نظامؓ نے فرمایا جو بچہ پچھلے پیر سے باہر آتا ہے نر ہے اور جو رخ کر کے آتا ہے مادہ ہے نر وہ ہیں جو اپنی دم کو پانی میں تر ہونے نہیں دیتے اور جو مادہ ہیں اپنی دم کو تر ہونے دیتے ہیں اسی طرح بندگانِ خدا دنیا میں ائے اور کسی گناہ میں اپنی ذات کو آلودہ نہیں کئے باایمان گئے اور بعضے دنیا میں آئے اپنی ذات کو گناہ میں آلودہ کئے بے ایمان ہو کر

گئے نبی ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے۔فقیری روسیاہی ہے دونوں جہان میں فقیر محتاج نہیں ہوتا ہے اپنی ذات کا اور نہ اپنے رب کا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب فقر و فاقہ کامل ہوا تو وہ اللہ ہوا۔

﴿316﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جب فقر کامل ہوا تو وہ اللہ کا بندہ ہوا۔

﴿317﴾ **نقل** ہے ایک نبیؑ نے خدائے تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ مجھ کو ایک مسواک اور ایک بدنا دے۔فرمانِ خدا پہنچا کہ تیری انگلی تیری مسواک ہے اور تیرا بدنا تیرے دونوں ہاتھ ہیں ہم نے تمام چیزیں تجھ کو دی ہیں پھر تو کس لئے طلب کرتا ہے وہ نبیؑ خاموش ہو گئے اور توبہ کی۔

﴿318﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ اپنے کان سے جو کچھ خدا کی آواز سنتا ہے زبان سے ادا کرتا ہے تم عمل کرو یا نہ کرو تم جانو اور خدا جانے۔

﴿319﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مخلوق چاند کو دیکھتی ہے اور خوشی کرتی ہے ان کو خوشی نہیں کرنی چاہیئے زاری کرنی چاہیئے اور افسوس کرے کہ عمر ضائع گئی موت نزدیک ہوئی کیوں اپنی ذات پر ملامت نہیں کرتے اور توبہ نہیں کرتے ہشیار رہنا چاہیئے کہ ہمارا حال کیسا ہوگا۔

﴿320﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں برادروں کے حجرے نزدیک تھے ایک برادر نے دانتوں سے مونگ کے دانہ کو ٹکرے کیا دوسرے برادر نے اس کو کہا کہ خدائے تعالیٰ کے ذکر کے درمیان تو کیا شور کرتا ہے ایسے خدا کے طالب تھے۔

﴿321﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ مبتدی طالبِ خدا کے لئے حجرہ سے باہر جانے میں بہت نقصان ہے کیونکہ ہر چیز کو دیکھتا ہے تو اس کی آواز کرتا ہے پریشان ہوتا ہے لیکن اگر منتہی جاتا ہے تو ہر قدم پر قدرت کی شہادت دیتا ہے کیونکہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اگر نفس خطرہ لاتا ہے تو اس کی نفی کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا بازار کو جانے سے اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

﴿322﴾ **نقل** ہے ایک خدا کا طالب تین روز سے کچھ نہیں کھایا حجرہ سے باہر ہوا اور ایک جگہ سوال کیا۔کتا جو دروازہ پر تھا اس طالب کے پیچھے روانہ ہوا اس طالب نے کتے سے کہا جو کچھ ملجائے نصف تجھ کو دیتا ہوں۔ایک روٹی آئی آدھی روٹی کتے کے سامنے رکھا،خدائے تعالیٰ نے کتے کو زبان دی کہا کہ ہم کم ہمت کے ہاتھ کی روٹی کیا کھاؤں،طالب نے کہا ہم کم ہمت کیسے ہوئے کتے نے کہا تو خدا کا طالب تھا تین روز کی بھوک میں مخلوق کے دروازہ پر آیا ہم پر سات روز گزرے ہم

نے مخلوق کے دروازہ کو نہیں چھوڑا۔ وہ طالب ہاتھ سے روٹی ڈال کر چلے گیا توبہ کیا اور ثابت قدم رہا۔

﴿323﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ آپ کا ایک ہاتھ رسولؐ نے پکڑا اور دوسرا ہاتھ مہدیؑ نے پکڑا اور فرمایا کہ اے سید محمود یہ جگہ تمہارے لایق نہیں ہاتھ پکڑ کر اس جگہ سے باہر لائے میراں سید محمودؓ خواب سے ہشیار ہوے اور اسی وقت تمام لوگوں کو رخصت کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ اختیار کی حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آئے نفس خطرہ لایا کہ مہدی علیہ السلام کے پاس بہت تکلیف ہے کیا کھاتا ہے اور کیا پہنتا ہے تو میں نے نفس کو فرمایا کہ اگر میں خدا پر بھروسہ نہ کرسکوں تو طالبانِ خدا کی کچھ خدمت کروں گا اور وہ جو کچھ دیں گے کھالوں گا زمین پر پڑا ہوا کپڑا لاکر دھوکر باندھوں گا اور اسی کو پہنوں گا اس طرح آپؓ نے نفس کے خطرہ کی نفی کی اس کو خدائے تعالیٰ نے پسند فرمایا اور اپنی راہ بھی آپ پر آسان کر دی۔

﴿324﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نعمتؓ کی گفتگو ہوئی بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا تمہارے برابر نماز نہیں پڑھوں گا میاں سید خوندمیرؓ نے اپنی صفوں کو میاں نعمتؓ کی صفوں کے پیچھے بچھوایا اور فرمایا کہ میں تمہارے برابر نماز پڑھوں گا۔

﴿325﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور مہاجروں میں کچھ گفتگو ہوئی تھی برادرانِ دائرہ میاں سید خوندمیرؓ نے کچھ کہا تو میاں سید خوندمیرؓ نے بہت جھڑکی دی اور سترہ برادروں کا از سر نو نکاح کروایا۔

﴿326﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ مہاجروں کا ہاتھ دہلائے اور وہی پانی پیے میاں سید خوندمیرؓ کی نیستی ایسی تھی۔

﴿327﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ چند روز ویرانہ میں ٹھیرے ہوے تھے جب رات ہوتی قصبہ میں آتے ایک رات کو قصبہ کی مسجد میں آئے وہاں کے لوگ پوچھے تم کون ہیں میاں نظامؓ نے کچھ نہ کہا ایک شخص نے میاںؓ کو ایک لکڑی ماری میاںؓ نے گجری زبان میں فرمایا شہ کی چوٹ شکر کی موٹ اور وہاں سے باہر آکر ویرانہ میں ٹھیر گئے۔ ایک شخص غیب سے آیا کھانا لایا تمام میٹھا تھا برادروں نے میاںؓ سے پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا میاںؓ نے فرمایا جہاں سے لکڑی آئی وہاں سے کھانا آیا ہے یعنی اللہ کی طرف اشارہ کیا کہ لکڑی اور کھانا دونوں اللہ کی طرف سے ہیں۔

﴿328﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک شخص نے عرض کیا کہ فلاں درویش جب راگ سنتا ہے تو غیب کا حال آتا ہے، مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا حال ہے جب راگ سنتا ہے تو آتا ہے نہیں سنتا ہے تو نہیں آتا

اس کو حال نہیں کہتے۔

﴿329﴾ **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جو اشخاص حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت سے باز رہے ان کے متعلق آپ کیا کہتے ہو میاںؓ نے فرمایا کہ یہاں زبان ہلانے کی بندہ کی کیا طاقت جو کچھ مہدیؑ نے فرمایا ہے حق ہے حاکم نے حکم کیا ہے۔

﴿330﴾ **نقل** ہے جس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ راگ سنتے تو میاںؓ پر بہت جذبہ کی حالت طاری ہوتی میاں عبدالرحمٰنؓ راگ کو اشارہ سے روکتے بندگیمیاں شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ میاں عبدالرحمٰنؓ بندگانِ خدا حال سے غالب ہیں۔

﴿331﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ دولت آباد آئے خواجہ محمود کا جانور چلے گیا اس پر سو محمودی تھے خواجہ محمود کو بہت فکر ہوئی اس وقت بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے خواجہ محمود کو پانچ سوہون دیئے اور کہا کہ یہ کھانے میں خرچ کرو اور ثابت قدم رہو اور خدائے تعالیٰ دیتا ہے۔

﴿332﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے صحابہؓ پر بہت اضطرار تھا شاہ دلاورؓ کے لئے ایک تہ بند تھا باقی تمام جسم برہنہ تھا میاں سید خوندمیرؓ کے لئے ایک ڈغلہ تھا سر پر ایک ٹکڑا تھا۔

﴿333﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے گجری زبان میں فرمایا جو اشخاص ہمارے ہیں چندیاں پہنے ہوے مریں گے ایسی غربت ہوگی۔

﴿334﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک شخص نے کہا بی بی رابعہ بصریؒ نے مردوں کے سر پر دامنی اڑادی (شرمندہ کردیں) مہدی علیہ السلام نے فرمایا خاموش رہ نامردوں کے سر پر دامنی اڑائی ہوگی، ہمارے دائرہ میں کئی رابعہ ہیں اِن کے پاس اُن کا کوئی شمار نہیں۔

﴿335﴾ **نقل** ہے صحابہؓ کا طریق یہ تھا کہ اگر خود کسی چیز کے اوپر بیٹھے رہتے اور ایک دو بھائی دائرہ کے ملاقات کے لئے آتے تو اپنے برابر بٹھاتے زمین پر بیٹھنے نہ دیتے اگر بہت لوگ آتے تو خود زمین پر بیٹھتے اگر لیٹے رہتے تو اٹھکر آتے اس کے ساتھ بیٹھتے اگر کوئی شخص جوتیاں لاکر رکھتا تو اس کو منع کرتے۔

﴿336﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر کہے تو کہ عمل کرسکتا ہوں تو قدم رکھ کہ تو عمل کرسکتا ہے اگر کہے تو کہ عمل نہیں کرسکتا تو چلے جا اور بیٹھ کہ عمل نہیں کرسکتا۔

﴿337﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا عورت بچے والے اشخاص اور مجرد اشخاص میں بہت فرق

ہے کیونکہ عورت بچے والا مجرد پر دس درجے کی فضیلت رکھتا ہے کیونکہ عیالدار بہت بار اٹھاتے ہیں اس لئے بہت جزا کے مستحق ہیں۔

﴿338﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم کو اطمینان ہے تو اس نے کہا اطمینان ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ ظاہری اطمینان نہیں پوچھتا ہے کیونکہ تم خدائے تعالیٰ کے ساتھ ہیں تو اس کو اطمینان کہتے ہیں۔

﴿339﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے نوبت کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ نوبت کا عمل ارکان دین سے ہے اور پھر فرمایا اگر تین برادر ہوں تو ہر برادر تین گھنٹے اپنی نوبت کی ادائی کرے حضرت مہدی علیہ السلام اور صحابہؓ نے نوبت کی بہت تاکید کی اور خود بھی نوبت میں شریک ہوتے تھے۔

﴿340﴾ **نقل** ہے میاں خوند ملکؒ کو شاہ دلاورؓ نے کہا آج رات میں تمہاری اور ہماری نوبت ہے اور میاں دلاورؓ اور میاں خوند ملکؒ کھڑے ہوے ذکر خدا میں مشغول رہے یہاں تک کہ فجر کی نماز کی اذاں ہوئی رات بھر اسی جگہ خدا کے ذکر میں تھے حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے میں تیرے گمان کے نزدیک ہوں اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو مجھے پکارتا ہے ذکر کثیر کے ساتھ نیز حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کا ہمنشیں ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔

﴿341﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام گجرات سے خراسان تشریف لے گئے تھے ملک بخنؒ بھی ہمراہ تھے نوبت کیلئے بیٹھے ہوے تھے آپ کو آپ کا وطن یاد آیا اور نوبت کے وقت کہا کہ وہ قدر ومنزلت اور شان وشوکت نے یاد کیا ہے۔مہدی علیہ السلام نے منع کیا پھر دو تین بار اسی طرح کہا پھر مہدی علیہ السلام نے منع کیا پھر اسی طرح کہا پھر مہدی علیہ السلام نے منع کیا۔پھر اسی طرح کہا۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ تم کو یاد آئے جاؤ ملک بخنؒ یکا یک گجرات گئے چندروز کے بعد وفات پائی لیکن مہدی علیہ السلام کے مبشر تھے اس سبب سے نیک توفیق کے ساتھ وفات پائی۔مہدی علیہ السلام کی بشارت ملک بخنؒ کے حق میں یہ تھی کہ یہاں کھایا اور وہاں لے گیا۔

﴿342﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص گجرات سے ہجرت کر کے خراسان آیا اور اس کی توجہ گجرات کی طرف ہے تو اس کو دین کا حصہ کچھ نہیں پہنچتا مگر اپنے خطرہ سے توبہ کرے تو خدائے تعالیٰ بخشے۔

﴿343﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؓ کو نظام الملک نے کوئی چیز بھیجی ملک الہدادؓ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ اس

کتابت میں رفض کی بو آتی ہے۔ ملک الہدادؓ نے دکن کی سیر کی کوئی جگہ رہنے کے قابل نہیں دیکھی مگر دولتاباد۔

﴿344﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچھا کہ حاتم اور نوشیرواں نے سخاوت اور عدل بہت کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حاتم بخیل تھا اپنی ذات کو خدا پر نثار نہیں کیا۔ اور نوشیراں ظالم تھا اپنی ذات پر عدل نہیں کیا خدا کے امر و نہی کے باب میں بے عدل تھا لہذا وہ بخیل ہے اور وہ ظالم ہے، جو کچھ خدائے تعالیٰ کا حکم ہے پہلے تو اپنی ذات سے اس پر عمل کرے اور پھر دوسروں کو حکم کرے۔

﴿345﴾ **نقل** ہے شیخ یحییٰ منیریؒ نے کہا کہ اگر منصورؒ ہمارے زمانہ مین ہوتا تو ہم اس کی دوا کرتے یعنے اس کا نکاح کرتے اس کا جذبہ دور ہوجاتا اپنے طالبوں کو ایسا ہی کرتے یعنے کسی کو جذبہ ہوتا تو اس کا نکاح کردیتے جذبہ دور ہوجاتا اور اس کو کہتے کہ اب عورت کو طلاق دے اور خدا کے ذکر میں مشغول رہ پس وہ طالب عورت کو طلاق دیتا اور ہر وقت خود خدا کی یاد میں مشغول رہتا۔

﴿346﴾ **نقل** ہے میاں عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی نماز لانبی تھی نہ کوتاہ درمیانی نماز تھی۔

﴿347﴾ **نقل** ہے حضرت رسولؐ کے حضور میں ایک عورت بی بی فاطمہؓ کا پیام لائی رسولؐ نے فرمایا میں نے خدا پر رکھا ہے، عورت باہر آئی تو علیؓ نے اس سے پوچھا کہ آنحضرت علیہ السلام نے کیا جواب فرمایا تو کہا کہ خدا پر رکھے ہیں حضرت علیؓ نے تمام رات خدا کی عبادت کی خدا نے آپ کی دعا قبول کی جبرائیلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ آج رات میں بی بی فاطمہؓ کا عقد علیؓ کے ساتھ آسمان پر ہوچکا رسولؐ نے علیؓ کو طلب کرکے فرمایا کہ آ تیری حاجت پوری ہوئی پھر عقد کردیا۔

﴿348﴾ **نقل** ہے نظام الملک رافضی نہ ہونے سے پہلے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ اب رافضی ہوگا۔

﴿349﴾ **نقل** ہے نظام الملک نے میاں پیر محمدؓ کو قصبہ کبیری میں قید رکھا تھا وہاں میاں پیر محمدؓ کی والدہ کا انتقال ہوا ان کی تعزیت کے لئے میاں بھائی مہاجرؓ کے دائرہ کے ایک برادر کو میاں بھائیؓ کی بی بیؓ نے میاںؓ کی اجازت کے بغیر روانہ کیا تھا اس کے بعد میاںؓ کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ بندہ کی اطلاع کے بغیر گیا ہے خدائے تعالیٰ اس برادر کو پھر دائرہ میں نہ لائے وہ برادر دائرہ کے نزدیک آیا چوروں نے راستہ میں اس کو قتل کردیا۔

﴿350﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے جنازہ لائے صحابہؓ نے مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس مردہ پر عذاب ہورہا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے اس مردہ کو دیکھا فرمانِ خدا ہوا کہ اے سید محمدؐ تیری نظر اس پر پڑی ہم نے اس کو نجات دی اس پر نمازِ جنازہ پڑھ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس پر نماز پڑھی صحابہؓ نے دیکھا اور کہا کہ

مہدیؑ کے سبب سے اس مردہ پر رحم ہوا۔

351 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ دو برادر آئے ہیں ایک کیلئے خلوت ہے اور ایک کیلئے خلوت نہیں ہے۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا دیکھو کہ دونوں کورزق کس طرح پہنچتا ہے،صحابہؓ نے تحقیق کی جس کے لئے خلوت ہے اس کوگمان ہے کہ میں کوئی چیز کھاوں گا،اور جس کے لئے خلوت نہیں ہے اس کوگمان نہیں مگر غیب پر نظر ہے۔ یہ واقعہ مہدی علیہ السلام سے عرض کیا،مہدی علیہ السلام نے فرمایا اچھا ہے وہ شخص جس کیلئے گمان نہیں جورزق غیب سے آتا ہے اس کونفس اختیار نہیں کرتا ہے۔خدا پر بھروسہ کرنا پیغمبروں کا کام ہے۔

352 **نقل** ہے موضع اندودرہ میں منجو جی نامی موافق تھا بندگیمیاں شاہ نظامؓ کے حضور میں عرض کیا کہ میں لشکر کے ساتھ جاتا ہوں مجھ کوخوف ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ موت آجائے میاں نظامؓ نے فرمایا خدائے تعالیٰ معلوم کردے گا۔وہ چلا گیا چندروز کے بعد میاں نظامؓ کومنجانب اللہ معلوم ہوا کہ منجو جی کواطلاع کرکہ اس کی موت نزدیک آگئی ہے۔میاں نظامؓ نے دو برادروں کوبھیج کر اطلاع کرادیا کہ توبہ کر منجو جی توبہ کرکے دائرہ کی طرف روانہ ہوااور راستہ میں انتقال کیا اس کی میت کومیاں شاہ نظامؓ کے حضور میں لائے میاں نظامؓ نے نماز جنازہ نہیں پڑھی برادرانِ دائرہ نے نماز پڑھی مقبرہ کے نزدیک دفن کئے بندگیمیاں شاہ نظامؓ کےصدقہ سے چندروز کے بعد اس کی نجات ہوئی۔

353 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے پانی گرم کرنے کا کام ملک گوہرؓ کے ذمہ کیا تھا ایک روز لکڑی نہ تھی حضرتؓ نے اپنی چارپائی جلا کر پانی گرم کیا۔مہدی علیہ السلام نے دیکھا اور فرمایا کس لئے تونے اپنی چارپائی جلائی ملکؓ نے کہا اگر ہاتھ اور پاؤں جل جائیں تو جلاؤں اور پانی گرم کروں حضرت مہدی علیہ السلام نے خوش ہوکر ایک سویت زیادہ کی ملکؓ نے تین روز تک کچھ نہ کھایا بہت زاری کی اور کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام طبیب حاذق ہیں ہم کوضعیف اور کم ہمت پاکر دنیا کے حصہ کی چیز زیادہ کئے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں کہا کہ ملکؓ کا یہ حال ہے ملکؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام نے بلا کر تسلی دی۔

354 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کوکوئی شخص بے واسطہ گانا سناتا تو حضرت سنتے تھے اور صحابہؓ بھی سنتے خواہش سے بلوا کر نہ سنتے مقید کرکے ہرروز نہ سنتے جوکچھ حاضر رہتا اس کودیدیتے۔

355 **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؓ کا دائرہ جالور میں تھا ایک موافق وہاں رہتا تھا اسکی جان کندنی کا وقت قریب پہنچا میاںؓ کوکہلا بھیجا کہ اگر میاںؓ آئیں تو ہماری رہائی ہوتی ہے اور ہم دائرہ میں آتے ہیں۔میاں نعمتؓ گئے تو اس کے عزیزوں نے آنے نہ دیا یہ خبر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے سنی جالور میں دائرہ میں نہ آئے میاں شاہ نعمتؓ اس مقام پر گئے

جہاں بندگی میاں سید خوندمیرؓ قیام فرمائے تھے، میاں سید خوندمیرؓ نے کہا کہ تم کس لئے گئے میاں شاہ نعمتؓ نے کہا کہ اس سبب سے میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ تمہارا تو کوئی نقصان نہ ہوگا تمہارے بعد آنے والے خراب ہوں گے۔

﴿356﴾ **نقل** ہے میاں نظامؓ کے دائرہ میں ایک برادر تھا غذا کم کر کے کچھ نہیں کھایا۔ میاں نظامؓ نے اس کو کوئی چیز بھیجی اس نے نہیں کھایا۔ میاںؓ کو معلوم ہوا اس کو طلب کر کے فرمایا اپنی ذات کو خدا کے حوالے کر دے جو کچھ خدا دیتا ہے کھا اور اگر نہ صبر کر اس عمل میں تیری خیریت ہے۔

﴿357﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جہاں جاتے اللہ کے حکم سے جاتے بعضے روٹی پکاتے یا نہ پکاتے اس طرح پکڑ کر لے جاتے بعضے جو بازار گئے تھے اسی طرح دوڑتے، ملک فخر الدین حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ تھے کچھ کسب کرتے تھے جس وقت مہدی علیہ السلام روانہ ہوتے ملک فخر الدین اپنا تمام سامان توڑ کر محنت کے ساتھ مہدی علیہ السلام کے ساتھ جاتے مہدی علیہ السلام نے اس وقت فرمایا کہ ملک فخر الدین کو جذبہ ہوتا ہے، کسی نے ملک کو برا بھلا کہا تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کو برا بھلا کہا۔

﴿358﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؓ کے گھر میں ایک برادر کو فرمائے کہ ناڑا لاؤ میاں نعمتؓ نے دیکھا اور پوچھا کہ کہاں جاتے ہو برادر نے عرض کیا کہ ایک پیشہ کا ناڑا منگوائے ہیں۔ اس پیسہ کو میاںؓ نے لے لیا اور بی بیؓ کو فرمایا کہ ایک پیسہ کا سن تمہارے لئے اور بہنوں کے لئے کافی ہے باقی سن خدا کی راہ میں دیدو بی بیؓ نے اس پر عمل کیا۔

﴿359﴾ **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں میاں شاہ نعمتؓ گئے اور کہا کہ آپ کے مکان میں بہت خرچہ ہوتا ہے بندہ تو اپنے مکان میں ایک کپڑا اور ایک پیشہ کا رنگ دیتا ہے میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی عیہ السلام نے آپ کو قلاش اور مقراض بدعت فرمایا ہے آپ برادر بزرگ ہیں اتنی مقدار بھی مکان میں دیتے ہیں بندہ کے ہاتھ سے تو اتنی مقدار کی ادائی بھی نہیں ہوتی۔

﴿360﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے شمشیر بھیجا تھا حضرت نماز کے لئے ایک جگہ ٹھیر گئے تھے وہاں شمشیر بھول گئے چندروز کا عرصہ ہو گیا صحابہؓ نے حضرتؑ سے پوچھا کہ شمشیر نہیں ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ بھول گیا صحابہؓ نے کہا کہ شمشیر بہت اچھی تھی حضرتؑ نے فرمایا کیسی اچھی تھی تمام دنیا کا خرچ ایک روز کا ہوتا ہے تمام دنیا کو متاع قلیل فرمایا شمشیر کی کیا حقیقت ہے خدائے تعالیٰ نے ساری دنیا کی پونجی کو تھوڑی فرمایا ہے۔

﴿361﴾ **نقل** ہے کھانبیل میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے پیٹ اور آنکھ میں درد ہوا تھا اس کے بعد کم ہوا اسی

رات میں آپ نے ایسا معاملہ دیکھا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید خوندمیر اتنی خلعتیں اور بزرگیاں تجھ کو اور جو لوگ آج رات میں تیرے دائرے میں ہیں ان کو ہم نے ہماری درگاہ سے دیں اور عطا فرمائیں ان بزرگیوں میں ایک وہ ہے کہ ہم نے تیرے گوشت پوست ہڈی اور بالوں کو فنا بخشا ہے چونکہ دن نکلا بی بی خونزا بواؓ میاںؓ کے سر میں کنگی کررہی تھیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ تمام بھائیوں اور بہنوں سے کہو کہ شکرانہ کے دو رکعت ادا کرو کیوں کہ حق تعالیٰ نے تم پر ایسی نعمتیں عطا کیں ملک الہدادؓ کو طلب کر کے جو کچھ منجانب اللہ معلوم ہوا تھا مفصل بیان فرمایا بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں میاں غازی خاں اور بی بی شکر خاتوں تھے بی بی شکر خاتون نے میاںؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیں کہ آج رات میں آپ کے دائرہ والوں کو خدائے تعالیٰ نے بخشا کیا ہم کو بھی بخشا؟ میاںؓ نے فرمایا کہ اس بشارت میں تم نہیں ہیں جو لوگ ہمارے پاس آئے ہیں یہ بشارات ان کے لئے ہے تمہارے لئے حاکم کا حکم ہو چکا ہے وہ حکم تم پر ہے۔ میاں غازی خاں اور بی بی شکر خاتوں حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت اختیار کر کے حضرت کے ہمراہ خراسان گئے تھے اور حضرت کی صحبت سے علیحدہ ہو کر گجرات چلے گئے صحبت سے علیحدہ رہنے والے ہوے ان پر حضرتؑ نے منافقی کا حکم کیا ہے غازی خاں چندروز گجرات میں رہے یہ خبر (منافقی کے حکم کی خبر) سنکر زاری کی حالت سے مہدی علیہ السلام کی طرف روانہ ہوے چھ مہینے تک راستہ چلتے رہے وہ تین منزل کا راستہ باقی تھا میاں سید خوندمیرؓ سے ملاقات ہوئی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت ہوگئی غازی خاں نے اسی وقت میاںؓ سے بیعت کر کے صحبت اختیار کی امامت کا کام غازی خاں کے حوالے کیا گیا چودہ سال زندہ رہے نزع کے وقت تک ایسا افسوس اور زاری کی کہ کلوں پر زاری سے ناسور پڑ گئے اس کے بعد غازی خاں نے وفات پائی بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے نماز جنازہ ادا کر کے مشت خاک دی برادروں نے عرض کیا میاں جیؓ غازی خاں کے حق میں کیسا حکم ہے میاںؓ نے فرمایا کہ حاکم کے (مہدیؑ کے) حکم پر حکم کرنے کی بندہ کی کیا طاقت ہے لیکن ایسے شخص کے حق میں اللہ کی رحمت کی اُمید رکھنی چاہیئے۔

﴿362﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کا ابتدائی حال بارہ سال جذبہ رہا اس عالم کی بالکل خبر نہ تھی مگر نماز کے وقت ہشیار ہوتے تھے جب نماز پڑھتے تو پھر بے ہوش ہو جاتے حضرت مہدی علیہ السلام کی بی بی، بی بی الہداتیؓ اس وقت خدمت کرتے کپڑے پہناتے کچھ کھانا کھلاتے نماز کے وقت مہدی علیہ السلام وضو کے لئے پانی طلب کرتے تو اس وقت پانی لاکر پیش کرتے اسی طرح بارہ سال گزرے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بی بیؓ خدائے تعالیٰ پسند کیا جس نے تمہارے گھر کا پانی پیا اس کو بخشا اور تمہارے گھر والوں کو بخشا اگلوں اور پچھلوں کو بھی۔

﴿363﴾ **نقل** ہے بی بی الہداتیؓ کے نزع کے وقت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بی بیؓ دائرہ کی بہنیں

انتظار میں ہیں تم کچھ کہو بی بیؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے بارہ سال ہوئے سر کی آنکھ سے خدا کو دیکھی اور سجدہ کی۔

﴿364﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بی بی ملکانؓ کو فرمایا کہ تم کو موت کے وقت تک حق کا جذبہ رہے گا۔

﴿365﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام عورتوں کو اس طرح مرید کرتے تھے پانی کا پیالہ لاتے حضرت مہدی اپنا ہاتھ اس پانی کے پیالہ میں رکھتے اس کے بعد عورتیں اپنا ہاتھ پیالہ پر رکھتیں مہدی علیہ السلام بیان تلقین کے ساتھ کرتے (بیان اور تربیت کرنے کے وقت) پردہ رہتا بے پردہ نہ کرتے۔

﴿366﴾ **نقل** ہے شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان میں بندگی میاں دلاورؓ نے نکاح کیا بی بی ہر وقت شاہ عالم کہتے میاںؓ نے فرمایا کہ اے بی بی ہمارے دائرہ میں کئی شاہ عالم پڑے ہوئے ہیں تم شاہ عالم شاہ عالم کیا کہتے ہیں۔

﴿367﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے وقت صحابہؓ نے آپ سے پوچھا کہ ہم خوندکار کے بعد کہاں رہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جہاں کہیں رہو اللہ کے ذکر میں رہو ہم تمہارے بہت نزدیک رہیں گے تم جس وقت توجہ کرو ہم تمہارے پاس ہیں۔

﴿368﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے وقت بوریا زمین پر بچھا ہوا تھا پلنگ نہ تھا۔

﴿369﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے ملک برہان الدین آئے حضرت مہدی علیہ السلام نے لن تنالو البر الخ (تم اپنی محبت کی چیز خدا پر خرچ نہ کروگے تو خدا کو ہرگز نہ پہنچوگے) بیان کیا ملک برہان الدینؓ نے شمشیر اور گھوڑا حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں پیش کیا مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے ملک برہان الدین خدائے تعالیٰ تمہاری ذات طلب کرتا ہے شمشیر اور گھوڑا نہیں طلب کرتا ہے اس وقت مک برہان الدین نے توبہ اور ترک دنیا کی۔

﴿370﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے نفس کے حق میں فرمایا کہ یہ عجیب سیاہ رو ہے جس طرف رخ کرتا ہے اپنا کام تمام کرتا ہے منزل کو پہنچا تا ہے خدائے تعالیٰ کی طرف رخ کرتا ہے تو اس طرف مقصود کو پہنچا تا ہے اور اگر دنیا کی طرف رخ کرتا ہے تو انتہا کو پہنچا دیتا ہے یہ سیاہ رو ایسا کچھ ہے۔

﴿371﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یزید پر لعنت بھیجنا کیسا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے نفس پر لعنت بھیجو کیوں کہ نفس تم کو ذلیل کرتا ہے اور ہر ایک کیلئے نفس مشکل ہے۔

﴿372﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے پوچھا کہ کیونکر فرعون خدا کا دعویٰ کرتا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اس کیلئے تمام شامان تھا اس لئے فرعون خدا کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور نیز فرمایا کہ ہر آدمی کے بدن میں فرعون (غرور) موجود ہے لیکن سامان موجود نہیں ہے، جس وقت تمام سامان موجود ہو جائے تو آدمی کی فرعونیت ظاہر ہوتی ہے۔

﴿373﴾ **نقل** ہے کہ ایک روز میاں سید سلام اللہؓ حضرت مہدی علیہ السلام کو وضو کراتے تھے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خادم محروم ہے یہ بات میاں سید سلام اللہؓ کو اچھی معلوم نہ ہوئی حضرت مہدی علیہ السلام کے نزدیک سے باہر چلے گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں سید سلام اللہؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم کو دوزخ سے نجات ہے۔

﴿374﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ آج ہم نے تل کا تیل اور کھانا بہت کھایا مہدی علیہ السلام نے فرمایا تل باہر آئے گی اس کے بعد ان صحابہؓ پر بہت فقر و فاقہ پڑا۔

﴿375﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے پوچھا کہ تیل اور شہد کھانے والوں کو خدائے تعالیٰ پوچھے گا یا نہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ پوچھے گا، مہدی علیہ السلام نے تیل اور شہد نہیں کھایا میاں دلاورؓ نے بھی نہیں کھایا۔

﴿376﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص (تارک دنیا) تین روز غیر کا کام کرتا ہے خدا کی طلب کے بغیر تو وہ شخص دنیا کا طالب (کافر) ہے۔

﴿377﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ابتدا کھانا بہت کم کھایا مگر بے گمان کیوں کہ بے گمان کے لئے حساب نہیں ہے۔

﴿378﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کے آنے سے دل روشن ہوے کثرت عمل اور گفتار سے نہیں۔

﴿379﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہاں (مہدیؑ کے پاس) ایک چیتل کا تعین ہوتا تو بہت سے لوگ آتے (تصدیق کرتے) کیونکہ نفس مقید پر آتا ہے مطلق پر نہیں آتا اگر ایک لاکھ تنکہ مطلق (بلا تعین) پہنچے تو نہیں آتا مگر مقید (تعین) ایک چیتل کا ہو تو آتا ہے۔

﴿380﴾ **نقل** ہے رمضان کا مہینہ تھا حضرت مہدی علیہ السلام سفر میں تھے، روزہ دار صحابہؓ کو بہت پریشانی

ہوئی، مہدی علیہ السلام آگے بڑھ گئے تھے صحابہؓ نے آپس میں کہا کہ ہم کو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں روزہ کھول لیتے ہیں۔ بعضے صحابہؓ نے کہا کہ مہدی علیہ السلام سے پوچھو، صحابہؓ نے کہا حضرتؑ کے حضور میں جانے کی طاقت نہیں۔ ایک صحابیؓ نے کہا ہم سامنے جاتے ہیں اور حضرت سے پوچھتے ہیں پس اس صحابیؓ نے حضرتؑ سے عرض کیا صحابہؓ بہت بے طاقت ہو گئے ہیں اگر اجازت ہو تو روزہ کھول دیتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا برادروں کو بندہ کے پاس لاؤ بندہ بیٹھا ہے اس کے بعد صحابہؓ آئے، حضرتؑ نے فرمایا کیا حالت ہے؟ برادروں نے عرض کیا کہ ہم بہت بے طاقت ہو گئے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا تم پانی کے واسطے بے طاقت ہو گئے کیا خدا کی طلب کیلئے ایک دن میں ایسے ہوے (یہ فرمان سنکر) صحابہؓ نے بہت زاری کی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اس کے بعد مہدی علیہ السلام روانہ ہوئے صحابہؓ نے روزہ نہیں کھولا بھوک اور پیاس سے روزہ رکھا۔

﴿381﴾ **نقل** ہے شروع میں میاں شاہ دلاورؓ کو ہاتف نے خبر دی آپ تخت پر سوئے ہوئے تھے۔ آواز آئی کہ اٹھ اے میاں دلاورؓ اور کہہ لآ اِلٰـہ الّا اللّٰـہ میاںؓ اٹھے زاری کی اور ذکر کیا اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی۔

﴿382﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے پردے کے بغیر بیان نہیں کیا ایک روز موافقوں نے ظلم سے پردہ دور کر دیا بندگی میاں دلاورؓ نے اپنی آنکھوں کو ڈھانپ لیا اور فرمایا کہ یہ خلاف شرع ہے نامحرم عورتوں کے سامنے بغیر پردہ کے بیان نہیں کروں گا اس کے بعد پردہ باندھے میاںؓ نے آنکھ کھول کر بیان کیا۔

﴿383﴾ **نقل** ہے ایک روز حضرت علیؓ جنگل گئے تھے کسی کا سامان راستہ میں پڑا ہوا تھا حضرت علیؓ اس کی نگرانی کے لئے تین روز ٹھہرے رہے سامان کا مالک نہیں ملا، اس کے بعد وہ سامان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے حضرت رسالت پناہ ﷺ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اس متاع کو ہمارے پاس بھیجا ہے اس وقت وہ سامان فقیروں کو دیتا ہوں اگر مالک متاع آجائے تو اس کی قیمت اس کو دیدوں گا اگر مالک متاع دنیا میں حاضر نہ ہو تو قیامت کے روز خدائے تعالیٰ سے عرض کروں گا کہ مالک متاع کو ثواب عطا کر کیوں کہ تیرے بندوں نے کھایا ہے۔

﴿384﴾ **نقل** ہے حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کھانا کھا رہے تھے امام حسینؓ ہڈی لے کر کھانے لگے حضرت علیؓ نے فرمایا اے بیٹے تو نے ہڈی کھائی ہماری جان کو راحت نہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے امام حسینؓ نے چالیس روز زاری کی اس قدر کی مٹی کیچڑ بن گئی تھی۔

﴿385﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ اہلیانِ دائرہ کو لانے کے لئے جالور گئے تمام اشخاص دائرہ سے باہر

ہوگئے تمام مرد عورتیں آ گئیں میاں نعمتؒ نے پوچھا کہ کیا کوئی شخص دائرہ میں رہ گیا ہے برادروں نے کہا کہ تمام لوگ آ گئے میاں خود بھی دائرہ میں گئے دیکھا تو ایک معذور بوڑھی رہ گئی تھی میاں نعمتؒ نے اس بوڑھی کو اپنے گھوڑے پر بٹھا کر تین منزل آئے اور خود گھوڑے کے ساتھ پیدل گئے اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ہم کو اس بوڑھی کے واسطہ سے لایا ہے۔

﴿386﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک عورت کو طلاق دی اس عورت سے کہا کہ شرع کے خلاف مت کرو وہ باز نہیں آئی تو علیحدہ کردیا۔

﴿387﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام شہر بیدر میں سترہ مہینے رہے دوسرے مقامات پر بہت نہیں رہے۔

﴿388﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے دائرہ کا جھانپہ میاں سومار کے حوالہ کیا ایک موافق نے آ کر پوچھا کہ میراں سید محمودؓ کہاں ہیں میاں سومارؒ نے کہا میراںؓ حجرہ میں ہیں اس نے کہا ہم کو حجرہ دکھاؤ میاں سومارؒ نے اس کے ساتھ جا کر حجرہ دکھلایا میراںؓ نے بہت جھڑکی دی اور فرمایا کہ تم دنیا کے طالب کے ساتھ کیوں آئے میاں سومارؒ نے توبہ کی۔

﴿389﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی بھوک کے تین حصے کرو ایک حصہ کے لئے روٹی کھاؤ ایک حصہ کیلئے پانی پیو ایک حصہ خالی رکھوتا کہ ذکر کیا جائے اگر پیٹ بھر کھاؤ گے تو ذکر نہ کرسکو گے اور سو جاؤ گے۔

﴿390﴾ **نیز** فرمایا کہ شکر کرنا شرک کو ترک کرنا ہے۔

﴿391﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے وقت کسی برادر نے آپؑ پر چادر اڑائی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید محمد مہدیؑ چھپانے کیلئے نہیں آیا واضح کرنے کے لئے آیا ہے۔

﴿392﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کا وقت قریب پہنچا تو صحابہؓ نے زاری کی مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کس لئے زاری کرتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا کہ خوندکار کی رحلت کے سبب سے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ محمد نبیؐ اور محمد مہدیؑ کیلئے موت نہیں مگر تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہوجاتے ہیں تم پر ایک وقت آئے گا اس وقت زاری کرو کہ تمہارے درمیان سے خدائے تعالیٰ کی یاد چلی جائے اس کے بعد بندگی میاں دلاورؓ نے اپنے زمانہ میں صحابہؓ سے کہا کہ مہدی علیہ السلام نے جو فرمایا تھا وہ وقت یہی ہے۔

﴿393﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سفر کر رہے تھے آپؑ نے جنگل میں دیکھا کہ چند آدمی بوریئے کا سایہ کر کے زندگی بسر کرتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ انوکھی زندگی بسر کرتے ہیں اگر ان کا مقصود خدا ہو تو اچھا ہے ورنہ سب ضائع ہے۔

﴿394﴾ **نقل** ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگلے اولیاء اللہ مرد تھے ان کی زندگی یہ تھی کہ جسمانی عبادت حاصل کی اور روحانی فیض پایا زمانہ دراز ہوگیا تھا (اس لئے بندہ آیا)۔

﴿395﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حجرہ میں چراغ روشن کیا گیا تھا بندگی میاںؓ نے دیکھ کر فرمایا کہ آج رات میں مہدیؑ کے حجرہ میں چراغ لگایا گیا ہے بعضوں نے کہا آج رات میں بی بی فاطمہ ؓ کا نکاح ہوتا ہے۔

﴿396﴾ **نقل** ہے ابتدا میں میاں حاجیؓ باغ کی نگہبانی کے لئے مقرر کئے گئے تھے مگر آپ نے باغ کی طرف توجہ نہیں کی اور اپنے چچا سے جھگڑا کر کے گھر سے باہر چلے گئے ہمیشہ خدا کی طلب میں رہتے تھے سنے تھے کہ خدائے تعالیٰ کعبۃ اللہ میں ہے خدا کے لئے کعبہ کی نیت کر کے گھر سے باہر ہوئے راستہ میں خواجہ خضرؑ سے ملاقات ہوئی پوچھا کہ کہاں جاتے ہو کہا کہ خدا کو دیکھنے کے لئے جاتا ہوں خواجہ خضرؑ نے میاں حاجیؓ کو ارکان دین کی تعلیم دی اور فرمایا کہ احمد آباد میں تاج خاں کی مسجد میں سید محمدؑ ولی کامل ہیں ان سے ملاقات کرو اس ہدایت کے موافق میاں حاجیؓ پھولوں کے دو ہار لے کر حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں گئے اور حضرتؑ سے ملاقات کی حضرتؑ نے تلقین کر کے میاں حاجی نام رکھا اور فرمایا کہ میاں حاجی ؓ کا حج قبول ہوا حضرتؑ کی صحبت اختیار کر کے حضرتؑ کے ہمراہ ہوگئے حضرت سفر میں تھے میاں حاجی ؓ کا انتقال ہوگیا چند روز کے بعد حضرتؑ وہاں آئے اور صحابہؓ میاں حاجی ؓ کی زیارت کے لئے گئے ان کے پاس پھول سوکھے ہوئے تھے میاں حاجی ؓ کی قبر پر ڈالا دوسرے دن دیکھا تو پھول تر و تازہ ہوگئے تھے، حضرت مہدی علیہ السلام نے عرض کیا، حضرتؑ نے فرمایا قبر کو میٹ دو لوگ کہیں گے کہ یہ داول ملک ہے پرستش کریں گے۔

﴿397﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں چند اشخاص نے توبہ کی سویت لینے کیلئے نہیں آئے تھے شرم کرتے تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی سویت اپنے ہاتھ سے لی اس کے بعد تمام اشخاص نے سویت لی۔

﴿398﴾ **نقل** ہے بعضے صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم شہر میں جاتے ہیں تو بعض لوگ ہمارے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور بعضی عزت کرتے ہیں، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم بھی عزت کرو ان کے لئے دنیا فانی ہے اس پر وہ عزت کرتے ہیں اور تم خدا کے طالب ہو خدائے تعالیٰ نے تم کو بہشت کا خریدار بنایا ہے عزت کے لائق تم ہو ہر دو جہت سے تم خدا کے ہو۔

﴿399﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک شخص آیا تھا چند روز دائرہ میں رہ کر کچھ بینائی کا دعویٰ رکھتا تھا صحبت میں تھا خدائے تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو سامان بھیجا تھا، حضرتؑ نے صحابہؓ کو دیا اس کو نہیں دیا اس

نے حضرتؑ کے حضور میں آکر کہا کہ کس لئے ہم کو نہیں دیئے، حضرتؑ نے فرمایا پھر خدائے تعالیٰ دیتا ہے دیتا ہوں۔ وہ خاموش نہ رہا بحث کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ تیری بینائی کہاں گئی سامان کے ایک ٹکڑے کے لئے ایسی حرکت کرتا ہے۔

﴿400﴾ **نقل** ہے بندگی میاں خوندملکؓ کے دائرہ میں کسی برادر نے اپنے گھر میں خربوزہ اور انگور کی بیل لگائی تھی میاںؓ نے ان بیلوں کو کھدوادیا اور فرمایا کہ تم خدا کے طالب ہو تمہارے لئے یہ جائز نہیں۔

﴿401﴾ **نقل** ہے میاں عبدالکریم کی والدہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے مہتر یحییٰ کا حمل ہوا ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تم کو فرزند عطا کرے گا مہتر یحییٰ کا قائم مقام ہوگا حضرت مہدی علیہ السلام کو قئے ہوئی اس وقت میاں عبدالمجیدؓ موجود تھے وہ سب قے اپنے ہاتھ میں لے کر کھالئے تھوڑی جو رہ گئی تھی اپنی عورت کو کھلایا حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ کیفیت سنی اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تم کو فرزند صالح دے گا میاں عبدالکریم حضرت مہدی علیہ السلام کے مبشر ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے ایک سال بعد میاں عبد الکریم پیدا ہوئے۔

﴿402﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرے میں روٹی اور گوشت کی سویت ہوئی تھی شاہ دلاورؓ کے فرزند میاں حبیب اللہؒ نے روٹی کے چند جوڑ اور گوشت لے لیا عامل جو سویت پر مقرر تھے انہوں نے کہا کہ مت لو کیوں کہ یہ فقیروں کا حق ہے میاں حبیب اللہ نے کہا کہ میرے باپ کا حق ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے یہ بات سنی اور اپنے فرزند کو جھڑکی دے کر کہا کہ فقیروں کا حق ہے تیرے باپ کا حق نہیں ہے (یہ فرما کر) واپس دلادیئے۔

﴿403﴾ **نقل** ہے بندگی میاں یوسفؓ سے کسی نے کہا کہ بندہ ایک عالم کو لاتا ہے اس کی تشفی کرو، فرمایا کہ لا جب وہ آئے تو بیان کیا قل یاھل الکتٰب الخ (کہہ وائے محمدؐ کہ اے اہل کتاب آو) عالم نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب کے حق میں ہے۔ میاںؓ نے فرمایا حق ہے وہ عالم اٹھا اور چلا گیا عالم کو لانے والے نے کہا کہ آپ نے اس طرح کیوں کہا، فرمایا کہ مہدیؑ کے منکر کو ایسا ہی کہنا چاہیئے، مہدی علیہ السلام نے میاں یوسفؓ کو فرمایا کہ تم کو موت کے وقت تک حق کا جذبہ رہے گا۔

﴿404﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا خدا کے طالب کو چاہیئے توجہ ایسی کرے کہ کوئی شخص دروازہ پر آئے اور دستک دے تو کامل توجہ کرتا ہے کہ اب آتا ہے یا بلی چوہے کے سوراخ کے پاس توجہ کرتی ہے اور اپنے بال نہیں ہلاتی ایسی ہی توجہ خدا کا طالب کرنا چاہیئے۔

﴿405﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے میاں عبد الرحمٰنؓ کھیت میں جا کر زمین پر پڑے ہوے دانے لائے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ چھوڑ دو مت کھاؤ تم نے اختیار کیا تھا کہ خدا کا بھیجا ہوا کھاؤں گا لہذا یہ کھانا تمہارے لئے جائز نہیں تم خدا کی بھیجی ہوئی چیز کھاؤ یہ حلال ہے حلالِ طیب نہیں ہے۔

﴿406﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص ہزار سال عبادت کیا ہے اور وہ عبادت مقبول ہوچکی ہے تو بندہ کی ایک نظر کے برابر نہ ہوگی بندہ کی ایک نظر ہزار سالہ عبادت سے بہتر ہے۔

﴿407﴾ **نقل** ہے سلطان غیاث الدین نے حضرت مہدی علیہ السلام کو کہلا یا کہ مہدیِ موعودؑ خدا کا دیدار عطا کرنے والے ہیں فرمانِ خدا ''سایل کو مت جھڑک'' کے لحاظ سے غیاث الدین کو ایمان ملے مظلوم مرے اور مرتبۂ شہادت عطا ہو۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے توجہ کر کے فرمایا کہ تینوں باتیں قبول سلطان نے کچھ فتوح گزرانی تھی مہدی علیہ السلام نے مخلوق کو دیدی میاں سید سلام اللہؓ نے اپنے دامن میں ایک ہزار روپیوں کی تھیلی چھپا رکھی تھی حضرت مہدی علیہ السلام اٹھے تو میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ بندہ سے کچھ گستاخی ہوگئی ہے کہ ایک ہزار کی تھیلی رکھ لیا ہوں حضرتؑ نے خفا ہو کر فرمایا کہ کس لئے یہ تھیلی لے کر میرے پاس لائے اس تھیلی کو توڑ کر فقیروں کو سویت کر دو اسی طرح سویت کر دیئے تین تنکے مہر کی سویت ہوئی صحابہؓ کو قوت ہوئی بعضے صحابہؓ سامان خریدنے کے لئے خود شہر میں گئے بعض نے اونٹ خریدا اور بعض نے باندی خریدی اور بعض نے کپڑا اور غلہ خریدا ان صحابہؓ کو نماز جماعت فوت ہوگئی حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ حالت دیکھی اور میاں سید سلام اللہؓ سے فرمایا کہ یہ (خلل) تمہاری وجہ سے ہوا۔

﴿408﴾ **نقل** ہے بندگی میاں عبد الکریمؓ نے فرمایا کہ ایک مقام پر چار سو یا پانچ سو انبیاءؑ تھے ان کے درمیان جو نبیؑ اہل فضل ہوتا وہی بیان اور سویت کرتا باقی تمام انبیاءؑ اس کی پیروی کرتے کیوں کہ صحبت فرض ہے صحبت کے بغیر فائدہ نہیں۔

﴿409﴾ **نقل** ہے حضرت عثمانؓ اور صحابہؓ خیبر کے جہاد سے واپس ہوے تو کلمہ بلند آواز سے کہا رسول علیہ السلام نے خفا ہو کر فرمایا کہ تم اپنے دلوں کی طرف رجوع کرو کیوں کہ تم نہیں پکارتے ہو کسی بہرے یا غائب کو بیشک تم پکارتے ہو اس کو جو سننے والا اور قریب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم رہو۔ کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ پسندیدہ ذکر کونسا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ذکر خفی ایک قول ہے کہ ذکر خفی کو فرشتہ بھی نہیں اٹھاتا اس لئے کہ وہ اس سے آگاہ نہیں ہوتا پس ذکر تو بندے اور خدا کے درمیان ہے۔

﴿410﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں دو جوانوں نے توبہ کی تھی بہت مضطر تھے کہ کپڑے نہیں رکھتے تھے مہدی علیہ السلام کو خطرہ گزرا کہ اگر خدائے تعالیٰ دے تو ان کو دوں گا لیکن سویت کے وقت یاد نہ آتا مہدی علیہ السلام کو فرمانِ خدا ہوا کہ ہم نے ان دو جوانوں کو اسی حال میں قبول کیا مہدی علیہ السلام نے دونوں کو طلب کر کے قصہ کہا یہ دونوں خوش ہوے اور کہا کہ ہمارے لئے یہی حال اچھا ہے اس کے بعد خدائے تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو کپڑے بھیجا فرمانِ خدا ہوا کہ ان دو جوانوں کو طلب کر کے (یہ کپڑے) دو، حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کو بلوا کر دیا دونوں نے کہا کہ ہم کو مت دو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم خدائے تعالیٰ کے حکم سے راضی ہو جاؤ اس وقت تمہارا وہ حال خدا کو اچھا معلوم ہوا اور اب تمہارے لئے یہ بخشش ہوئی تم خدائے تعالیٰ کے لئے راضی ہو جاؤ۔

﴿411﴾ **نقل** ہے بندگی میاں ملک الہدادؓ کے دل میں خطرہ آیا تھا کہ خدائے تعالیٰ کی راہ اختیار کرتا ہوں تو نفس اور شیطان مجھ کو ستاتے ہیں ایک روز نفس اور شیطان دونوں ملکؓ کے سامنے ائے اور کہا کہ ہم دونوں تمہاری اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد ملکؓ نے خدا کی راہ اختیار کی۔

﴿412﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؓ کا دائرہ جالور میں تھا بندگی ملکؓ کے بیان کے وقت آیات احادیث ابیات رباعیاں غزلیں دہرے سویہ سورٹھ گونڈلیہ واریل اور چوپائی حاضر ہوتے تھے ان میں سے ہر ایک بندگی ملک الہدادؓ سے عرض کرتے کہ آپ ہم کو اپنی زبانِ مبارک سے بیان کرو بندگی ملکؓ پریشان ہوے کہ یہ خاصہ رسول ومہدی علیہما السلام کا ہے مجھ کو مغالطہ ہو گیا ہے بیان کرنا چھوڑ کر اپنا واقعہ لکھ کر شاہ دلاورؓ کی خدمت میں روانہ کئے شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مجھ سے ملاقات کرنے کے بغیر معلوم نہ ہوگا۔ پس بندگی ملکؓ نے جالور سے پٹن آکر بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے حضور میں اپنا تمام احوال بیان کیا شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ تمہاری ذات میں نیستی و نابودگی کیسی معلوم ہوتی ہے ملکؓ نے اپنی نابودگی کو ظاہر کیا اور یہ دوہرہ گجری زبان میں فرمایا دہرہ تن دل اور روح حق ہو گئے ہیں حق ہر طرف گھیر لیا ہے جان اور تن سے نثار ہو گیا ہوں بال بال میں تیرا نام ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے اپنا ہاتھ ملکؓ کے منھ پر رکھ کر گجری زبان میں فرمایا کہ بس بس میاں دادو منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ تم قرآن کا بیان کرو اگر تمہارے لئے کوئی مشکل درپیش ہو تو قیامت کے دن بندہ کا دامن پکڑو اس وقت ملکؓ نے قرآن کا بیان کیا۔

﴿413﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؓ کا دائرہ موضع باکھر میں تھا بہت سے فقرا فقر و فاقہ کی وجہ سے انتقال کئے دائرہ کے ایک برادر سے کسی نے پوچھا تو اس برادر نے کھانے کی چیز کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اسی حالت میں اس برادار کی رحلت ہوئی ملکؓ نے یہ خبر سنکر تامل کیا اور حق کی طرف توجہ کی تو منجانب اللہ معلوم ہوا کہ اے مومن بندے یہ لوگ

ہمارے طالب ہیں اول تو انہوں نے اپنی ذات کو ہمارے حوالے کر دیا اور ہماری خوشنودی میں جیئے اور روٹی کی طرف جو اشارہ کیا ہے یہ بشریت کی صفت ہے، ان کا کہنا ہم کو اچھا معلوم ہوتا ہے ہم نے ان کو پسند کر لیا ہے جس وقت یہ مرتے ہیں تو اپنے ہاتھ سے دیتا ہے اور ہم اپنے ہاتھ سے لیتے ہیں۔ ان کی پیٹھ زمین تک نہیں پہنچتی ہے اس کے بعد ملکؓ نے دائرے میں ندا کروایا کہ بھائیوں مرو مرو اس روز تم سب مومن ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہوتا ہے تمام ظاہر کیا۔

﴿414﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؓ کا دائرہ جالور میں تھا وہاں کے حاکم ملک علی شیر نے بسنت بازی کی۔ بندگی ملکؓ نے یہ خبر سنی اور دائرہ کے ساتھ ہجرت کیا۔ ملک علی شیر کو معلوم ہوا کہ بندگی ملک یہاں سے چلے گئے ملک مذکور گاڑی کے سامنے سب کو لٹا دیا اور کہا کہ ملک جی کیا قصور ہوا ہے رجوع کرتا ہوں، بندگی ملکؓ نے بہت غصہ ہو کر فرمایا کہ تو نے ایسا کام کیا ہے کہ گلال چھڑکا اور بسنت بازی کیا ملک علی شیر نے عرض کیا ملک جی بے علمی سے گناہ کیا ہوں حد ماریئے خوندکار کے دل میں جو کچھ آئے سزا دیجئے پہلے بندہ کی رجوع کروایئے اور پھر تشریف رکھئے بندگی ملکؓ نے اس کی رجوع قبول کی۔

﴿415﴾ **نقل** ہے ابن عربیؒ نے کہا حق محسوس ہے اور خلق موہوم ہے۔ سید محمد گیسو درازؒ نے کہا حق موہوم ہے اور خلق محسوس ہے اگر ابن عربیؒ ہمارے زمانہ میں ہوتے تو میں مسلمان کرتا صحابہؓ نے یہ بات حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کی، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ابن عربیؒ توحید کے پہلوان تھے سید محمد نے ان کے کلام کو نہیں سمجھا ابن عربیؒ کے پاس سید محمدؒ ایسے ہیں جیسا کہ شیر خوار بزرگ کے پاس۔

﴿416﴾ **نقل** ہے صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا ابن عربیؒ نے فرمایا عرش سے فرش تک ایک شئے ہے۔ سید محمد گیسو درازؒ نے فرمایا ذات وراالوریٰ ہے اگر ابن عربی ہمارے زمانہ میں ہوتے تو میں مسلمان کرتا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ابن عربی توحید کے پہلوان تھے سید محمدؒ نے ان کے کلام کو نہ سمجھا ابن عربیؒ کے پاس سید محمد ایسے ہیں جیسا کہ شیر خوار بزرگ کے پاس۔

﴿417﴾ **نقل** ہے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا ابن عربیؒ نے فرمایا کہ میں نے فرعون کو دوزخ میں نہیں دیکھا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''گھیر لیا فرعون والوں کو آگ نے حاضر کئے جاتے ہیں آتش دوزخ پر صبح شام'' ابن عربیؒ کو دوزخ کی سیر درمیانی تھی مرد خدا تھا اس نے حق کہا۔

﴿418﴾ **نقل** ہے ابن عربیؒ نے فرعون کی بحث میں ملاؤں کو عاجز کیا یہ قصہ صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ (ابن عربیؒ) ملاؤں کے علم کے گمان کو رد کیا وہ گمان یہ کہ فرعون ناجی ہے

ملا اندھے ہو گئے تھے اور نہیں جانتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے فرعون کے حق میں اپنے کلام میں خبر دی ہے کہ تو اسے (فرعون کو) اللہ نے دھر پکڑا آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔

﴿419﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو خدائے تعالیٰ بہت سونا بھیجا تھا ایک چارن حضرتؓ کے پاس آیا اسی وقت دنیا یعنی سونا بھی آیا تھا میاںؓ نے اس وقت چارن کو بہت سونا دیا تھا۔ سویت کے وقت بھی چارن نے میاںؓ کی بہت تعریف کی، میاںؓ نے برادروں سے فرمایا اگر تمہاری اجازت ہو تو چارن کو دو مہر دیتا ہوں برادروں نے کہا دیجئے، میاںؓ نے اس کو دو مہر دیئے چارن نے میاںؓ سے کہا اس وقت آپ نے بہت سونا دیئے اور اب تھوڑا دیئے، میاںؓ نے اس کے سامنے قران کا بیان کیا، اس چارن نے کپڑے اور شمشیر اور سب کچھ خدا کی راہ میں دیدیا اور کہا کہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ خدائے تعالیٰ کا دین ایسا ہے۔

﴿420﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ توبہ کی شرط ایسی ہے کہ گائے کے دودھ کی طرف پستان سے باہر آتا ہے اور پھر بہت کچھ ارادہ کرتے ہیں کہ دودھ پستان میں جائے تو ہرگز نہیں جاتا اسی طرح توبہ کرنا چاہیئے۔

﴿421﴾ **نقل** ہے میاں الہداد حمیدؓ کو صحابہؓ دیکھ کر ایسا بھاگتے تھے جیسا کہ کوّا کمان کو دیکھ کر بھاگتا ہے جس وقت کہ اپنا مال حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں پیش کر دیئے تو اس کے بعد تمام صحابہؓ خوش ہوئے مال حوالے کرنے سے پہلے ان کو صحابہؓ کہتے تھے کہ تمہارے پاس مردار کی بو آتی ہے، میاں الہدادؓ اکثر کہتے تھے کہ بندہ فقیروں کے درمیان مرادخوار ہے۔

﴿422﴾ **نقل** ہے بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ بارہ سال ہوئے بایزید کو بایزید ڈھونڈ ہتا ہے نہیں دیکھا صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ بایزیدؒ نے ایسا کہا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ڈھونڈ ہنے والے تھے اگر ڈھونڈ ہنے والے نہ ہوتے تو بہتر ہوتا۔

﴿423﴾ **نقل** ہے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ ایک (اولیاء اللہؒ) نے فرمایا بارہ سال نفس نے خربوزہ طلب کیا انہوں نے نہیں دیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر خدائے تعالیٰ بیواسطہ دیا تو کس لئے نہیں کھایا خطرہ کی نفی ہو جاتی خدا کی یاد میں مشغول ہوتا کس لئے بارہ سال ایک خطرہ کے قید میں رہا۔

﴿424﴾ **نقل** ہے رسولؐ کا خناس اور مہدیؑ کا خناس دونوں خناس مسلمان ہو گئے تھے۔

﴿425﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ کا دائرہ رادھن پور میں تھا وہاں مہدی علیہ السلام کے باب میں بحث

کرنے کے لئے حجت مہدیت کے متعلق کسی نے بحث نہیں کیا اس کے بعد آپ نے اس قصبہ میں ایک سال قیام فرمایا وہاں کی فتوح قبول نہیں کی کیوں کی آپ وہاں گئے تھے۔

﴿426﴾ **نقل** ہے ایک مقام پر اجماع ہوئی تھی برادر خلوت میں بیٹھا تھا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اٹھ اے منافق اجماع ہوئی ہے کس لئے بیٹھا ہوا ہے اجماع کی تاکید ایسی تھی۔

﴿427﴾ **نقل** ہے خدائے تعالیٰ نے حضرت رسول علیہ السلام کو کھجور بھیجا تھا سویت کرتے تھے امام حسنؓ اور امام حسینؓ بہت مضطر تھے بی بی فاطمہؓ نے اپنے فرزندوں سے کہا کہ رسولؐ کے پاس جاؤ خدائے تعالیٰ نے کھجور بھیجا ہے جب وہ آئے تو ایک کھجور اپنے منھ میں ڈال لئے رسول علیہ السلام نے دیکھا اور اپنی انگلی ان کے منھ میں ڈال کر کھجور باہر کر دیا یہ دونوں روتے ہوئے ماں کے پاس آئے اور فریاد کی ماں نے غمگین ہو کر رسول علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کیں کہ بچوں پر بھوک کا غلبہ ہوا تھا آپ نے ان کے ساتھ ایسی حرکت کی، رسول علیہ السلام نے فرمایا اے فاطمہؓ جان کا دشمن زہر ہے اور ایمان کا دشمن حرام کا لقمہ ہے۔

﴿428﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؓ نے اپنا احوال لکھ کر بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے پاس خط روانہ کیا میاں دلاورؓ دکن میں تھے دو بھائی وہاں آئے اس خط میں گجری زبان میں یہ دہرہ لکھے تھے۔پاؤں سر پر آ لگے (راہِ خدا میں سر کے بل چلا) جسم محنت سے گھل گیا دل میں عشق کی آگ بھڑ کی،خودی کا پنجرہ ٹوٹ گیا روح ذات خدا میں واصل ہوئی،کیا تو قادر نہیں ہے (اے اللہ تو نے ناچیز کو وصال کا رتبہ جو دیا یہ تیری قدرت ہے)۔میاںؓ نے فرمایا کہ ملکؓ کو بینائی ہوئی جواب لکھا کہ تم کو بینائی شروع ہوگئی ہے۔دوہرے کا جواب دیا کہ تم فانی ہو گئے۔

﴿429﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا دائرہ جیول میں تھا بہت اضطرار ہو گیا تھا ساڑے چار سو فقیروں نے فقر و فاقہ سے خشک ہو کر جان خدا کے حوالے کی یہ خبر گجرات میں پہنچی اس کے بعد ملک شرف الدین نے تھوڑے روپے خدا کی راہ میں بندگی میاںؓ اور بندگی ملک حمادؓ کے لئے روپے اور زیور اپنی بہن بوامنا کے لئے جو بندگی ملک حمادؓ کی بی بی تھیں بوامنا کی دایہ کے ذریعہ بھیجا۔دایہ جیول پہنچی دائرہ میں آ کر پوچھی کہ بندگی ملک حمادؓ کا گھر کہاں ہے کسی نے کہا کہ یہی گھر ہے،گھر میں جا کر دایہ نے دیکھا کہ بوامنا کھڑی ہوئی ہیں لیکن نہیں پہچانی اس کی وجہ یہ تھی کہ فقر و فاقہ کی وجہ بوامنا کی صورت بدل گئی تھی پھر دایہ باہر آئی اسی طرح تین بار ملکؓ کے گھر میں آتی اور جاتی رہی اس کے بعد بوامنا مسکرائیں تو ان کے دانتوں پر سنہری پتر تھا اس کو دیکھ کر دایہ پہچانی اور بہت زاری اور افسوس کی کہ ایسا حال ہو گیا ہے اس کے بعد جو کچھ کہ نقد اور زیور لائی تھی ان کے سامنے رکھی لیکن ملک حمادؓ اور ان کی بی بیؓ اس میں سے کوئی چیز نہیں لی اور وہ مال بندگی میاںؓ کے

حضور میں پیش کیا میاںؒ نے قبول کیا اور تھوڑے روپے کعبتہ اللہ کے راستہ کے خرچ کے لئے رکھے اور تھوڑے روپے اہلیانِ دائرہ پر سویت کی اس میں سے جو سویت بندگی ملک حمادؒ کو دیگئی تھی وہ سب روپے کھوٹے ہوگئے اس روز ہر ایک کے گھر میں کھانا پکائے اور بندگی ملک حمادؒ کے پاس جا کر دیکھا کہ حوض بنا رہے تھے ملکؒ کے دل میں کوئی تبدیلی نہ پائی اس کے بعد ان بھائیوں نے بندگی میاںؒ کو اس واقعہ کی اطلاع کی اور کہا کہ ہم بندگی ملک حمادؒ کے پاس گئے تھے لیکن ان کے میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوئی، اس کے بعد بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ تم دل میں یہ خطرہ لا کر ان کے پاس کیوں گئے تھے، ہماری جان اور بھائی حمادؒ کی جان ایک ہے اور جسم دو ہیں ان کے متعلق یہ خطرہ لے کر جو گئے جاؤ رجوع کرو اس حکم کے موافق اُن بھائیوں نے ملکؒ کے پاس جا کر رجوع کی۔

﴿430﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؒ کا دائرہ کھانبیل میں تھا ملک شاہ جی اور ملک راجے ساکن موضع دساڑہ نے بندگی میاںؒ کو پانچ گھوڑے خدا کی راہ میں بھیجے تھے بندگی میاںؒ گھوڑوں کو اپنے ساتھ لے کر دائرہ کے باہر آ کر کھڑے ہوگئے اور بندگی ملک حمادؒ کو فرمایا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر پھراؤ اسی طرح ملک مذکور نے گھوڑے پر سوار ہو کر پھرایا میاںؒ کے مبارک دِل میں ایسا خیال آیا کہ گھوڑا اس طرف پھرانا چاہیئے تو ملکؒ نے اسی طرف گھوڑے کو پھرایا پھر میاںؒ کے دِل میں ایسا خیال آیا کہ اس طرف گھوڑے کو دوڑانا چاہیئے تو ملکؒ نے گھوڑے کو اسی طرف دوڑایا اور میاںؒ کے دِل میں جیسا خیال آتا تھا ملکؒ نے اس کے موافق عمل کیا اس کے بعد بندگی میاںؒ نے فرمایا بھائیو! دیکھو ہمارے دِل میں جو کچھ خیال آتا تھا اسی طرح بھائی حمادؒ عمل کرتے تھے ہماری جانِ اور بھائی حمادؒ کی جان ایک ہے اور جسم دو ہیں۔

﴿431﴾ **نقل** ہے ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؒ گھر سے باہر آئے اور قصد کر کے دروازہ کے اندر گئے یکا یک دروازہ کے اوپر کی چوکھٹ بندگی میاںؒ کی مبارک پیشانی کو لگی گمڑا آ گیا اس کے بعد میاںؒ نے باہر آ کر دیکھا جیسا کہ میاںؒ کی مبارک پیشانی پر گمڑا آ گیا تھا اسی طرح بندگی ملک حمادؒ کی پیشانی پر بھی گمڑا آیا تھا کیوں کہ میاںؒ اور ملکؒ کا وجود ایک تھا اور بندگی میاںؒ کی ذات میں ملکؒ فنا ہو گئے تھے۔

﴿432﴾ **نقل** ہے ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے حضور میں کیمیا کا ذکر آ گیا اس کے بعد میاںؒ نے فرمایا کیوں کیمیا کی بحث میں پڑے ہیں قرآن شریف کی ایک آیت ایسی ہے کہ اس آیت کو پڑھ کر مٹی پر پھونک دیں تو خالص سونا بن جائے اس کے بعد ایک برادر نے عرض کیا کہ وہ آیت کونسی ہے میاںؒ نے فرمایا اگر بھائی حماد پوچھیں تو اس وقت میں کہتا ہوں یہ خبر بندگی ملک حمادؒ سن کر آئے اور بندگی میاںؒ کی خدمت میں عرض کیا، کیا ہمارے درمیان زر کی حاجت ہے خوندکار نے ایسا جو فرمایا؟ بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ نہیں نہیں اگر میں کسی کو یہ آیت کہوں تو وہ آزما کر دیکھے گا اور تم کو آزمانے کی

ضرورت نہیں کیوں کہ تمہارے لئے سونا اور مٹی دونوں برابر ہیں۔

﴿433﴾ **نقل** ہے بندگی میاں عبدالرحمٰنؓ نے ایک بھونرے کو تربیت کیا اس بھونرے نے کچھ عشر میاں عبدالملکؒ کے پاس لایا میاں عبدالملکؒ نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں تربیت ہوئے اس بھونرے نے کہا کہ ہم میاں عبدالرحمٰنؓ کسے تربیت ہوئے ہیں۔ میاں عبدالملکؒ نے فرمایا کہ یہ عشر میاں عبدالرحمٰنؓ کا ہے وہاں دے، اس بھونرے نے میاں عبدالرحمٰنؓ کے پاس عشر لایا اور میاں عبدالملکؒ نے جو کچھ فرمایا تھا کہا، میاں عبدالرحمٰنؓ نے آنکھوں میں پانی لا کر فرمایا کہ یہ فقیروں کا حق ہے جہاں کہیں فقراء ہیں یہ عشر ان کو دو مقید کر کے کسی فقیر نے ہرگز نہیں لیا ہمارے لئے بھی مقید کر کے لینا جائز نہیں مقید کر کے لینا حضرت مہدی علیہ السلام کے عمل کے خلاف ہے پھر اس بھونرے نے میاں عبدالملکؒ کو عشر دیا۔

﴿434﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید محمودؓ نے فرمایا کہ جو فقیر جس کسی کو تربیت کرتا ہے اس کو چاہیئے کہ مرید کو عشر کے باب میں مقید کر کے نہ کہے کہ ہم کو دے دوسرے فقرا کو مت دے کیوں کہ یہ فعل جائز نہیں اگر کوئی فقیر عشر کو مقید کرتا ہے تو وہ مہدی علیہ السلام سے نہ ہوگا، اور وہ فقیر مہدی علیہ السلام اور صحابہؓ کی روش کے خلاف کرتا ہے۔

﴿435﴾ **نقل** ہے طالبانِ خدا جس کو ترکِ دنیا کرواتے ہیں اگر اس کے پاس ایک مہینے کا خرچ ہے تو اس کو چاہیئے کہ اسی کو خرچ کرے اگر ایسی قابلیت رکھتا ہے کہ دس دن تک کچھ نہیں کھایا ہے اور پڑوس میں رہنے والے کھانا پکاتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں تو اس کے دل میں یہ خطرہ نہیں آتا ہے کہ ہم کو بھی نہیں کھلاتے ایسی قابلیت جس میں ہو اگر اس کے پاس کہیں سے ہزار دینار بھی آجائیں تو سب دینار خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے ایسی قابلیت والے کے لئے کوئی چیز نزدیک رکھنا جائز نہیں اور جس میں یہ قابلیت نہ ہو اس کو چاہیئے کہ قوت لا یموت کھائے ورنہ نفس دغا دیتا ہے اس کو دائرہ سے باہر کر دیتا ہے دنیا کا طالب بناتا ہے بھیک منگنے لگاتا ہے دائرہ میں رہنے نہیں دیتا بے صبری کرتا ہے خود کو خدا کے حوالے نہیں کرتا بندگانِ خدا دانا بینا اور حاذق تھے فرمایا ہے جو شخص مذکورہ باتوں پر عمل کرتا ہے اس کے لئے فائدہ ہے ورنہ اس کے لئے ہلاکت ہے۔

﴿436﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے دائرہ میں اعلان کروایا کہ جس وقت دائرہ میں اضطرار ہو جائے ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص دیگ میں روغن ڈال کر پکائے جو شخص گھی کھاتا ہے کھانے کے وقت روغن ڈال کر کھائے تاکہ فقیروں کو تکلیف نہ ہو۔

﴿437﴾ **نقل** ہے ایک اولیاءؒ نے خدا کی درگاہ میں دعا کی یا اللہ ہم نے اپنے دل سے شرک کو دور کر دیا ہے اس کے بعد ایک روز آپ کے پیٹ میں درد ہونے لگا حکیم کو دکھائے اس نے کہا تم نے میٹھا کھایا ہے یہ درد اسی کے سبب سے ہوا ہے، اولیاءؒ نے کہا ہاں اسی وقت فرمانِ خدا آیا کہ تو نے اس وقت ہماری درگاہ میں دعا کی کہ ہم نے ہمارے دل سے شرک کو

دور کر دیا ہے اس وقت کھانے کی چیز کو کیوں شریک کیا یہاں تک کہ ہم کو بھول گیا، اس کے بعد اس اولیاءؒ نے توبہ کی۔

﴿438﴾ **نقل** ہے ایک پیر اور ایک مرید مکہ معظّمہ جارہے تھے پیر پانی پر مصلا بچھا کر چلنے لگا، مرید سے کہا آمصلّے پر کھڑے ہو جا میں خدا کہتا ہوں تو پیر کہہ مرید نے بھی خدا کہا ڈوب گیا، پھر پیر نے کہا کہ پیر کہہ تو پھر مرید نے پیر کہا پانی کے اوپر آ گیا۔ یہ نقل صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اچھا نہیں کیا کیوں ڈوبنے نہ دیا خدائے تعالیٰ کے نام سے ڈوبتا تو شہید ہوتا۔

﴿439﴾ **نقل** ہے سید عبدالقادرؒ نے فرمایا کہ تمام اولیاءؒ کی گردن پر میرا پاوں ہے یہ نقل صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کی، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید عبدالقادر بچے تھے (اپنی باطنی قوت کو) ہضم نہیں کئے کیوں ایسا نہ کہا کہ تمام اولیاءؒ کا قدم ہماری گردن پر ہے۔

﴿440﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام گلبرگہ آئے حضرت سید محمد گیسو درازؒ کی ارواح مبارک تین فرسنگ کے فاصلہ سے حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آئی مہدی علیہ السلام کو جوتیاں سمیت گنبد میں لے گئی اور کہا کہ قبر پر چڑھ کر آئیے اور بندہ کی خطا معاف کیجئے کیوں کہ میں نے جذبہ کی حالت میں مہدیؑ کا دعویٰ کیا ہے تھوڑی دیر گفتگو رہی اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام گنبد سے باہر آئے اور شمال کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ دوزخ کی گرمی بہت آتی ہے۔

﴿441﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام شاہ عالم کے روضہ میں آئے اور فرمایا کہ عشق کی بو آتی ہے اور نیز فرمایا کہ بھائی سید منجلے عاشق تھے اور شیخ احد کھٹو کے روضہ میں آئے اور حضرتؑ نے فرمایا کہ یہاں زہد کی بو آتی ہے۔

﴿442﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام دولتاباد میں آئے اور شیخ مومنؒ کے روضہ میں قیام کیا اور فرمایا کہ ان کا نام سید محمد عارفؒ ہے اور فرمایا کہ دکن کی زمین منحوس ہے پھر حضرت مہدی علیہ السلام تلنگانہ کی طرف روانہ ہوئے اور فرمایا کہ عشق کے بغیر یہ زمین جل گئی ہے واپس ہو گئے تلنگانہ نہیں گئے، اور بیجاپور کی طرف روانہ ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ زمین سخت ہے اور آدمی بد بخت ہے۔

﴿443﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام شہر بیدر تشریف لے گئے شیخ مومن تو کلیؒ نے حضرت سے ملاقات کی اور اپنے حجرہ میں لے جا کر بہت خدمت اور ضیافت کی اس کے بعد پانی گرم کر کے غسل کروایا شیخؒ نے کہا میرا نجی بندہ اپنے ہاتھ سے خوندکار کا بدن مبارک دھوتا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جان لیا کہ شیخؒ مہر ولایت دیکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں لہذا آپؑ نے کپڑے ہٹا کر مہر ولایت دکھائی حضرت مہدی علیہ السلام نے شیخ مومنؒ سے فرمایا کہ تم کامل متوکل ہیں اس کے

بعد شیخؒ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی۔شیخؒ نے فرمایا اگر خدائے تعالیٰ مجھ سے پوچھے کہ اے مومن تو نے کیا لایا تو میں کہوں گا کہ یہ دو آنکھ لایا ہوں کہ ان دونوں آنکھوں سے مہر ولایت میں نے دیکھی تھی۔

﴿444﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جھٹکہ پر سوار ہوکر دولتاباد پہنچے تمام اولیاء اللہؒ کی زیارت کی ایک مقام پر قدم مبارک کی ایڑی زمین پر ٹیک کر چل رہے تھے صحابہؓ نے عرض کیا کہ خوندکار کیوں اس طرح چل رہے ہیں تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہاں بہت سے اولیاء اللہؒ ہیں۔اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک جگہ کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھا صحابہؓ نے پوچھا میرانجی یہاں کون ہیں۔حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہاں دو اولیاء اللہؒ ایسے کامل ہیں کہ اگر ان کا فیض عالم میں ظاہر ہوتا تو یہاں کے لوگ شیخ برہان الدینؒ اور شیخ زین الدینؒ کی خدمت نہ کرتے۔تمام لوگ اسی جگہ خدمت کرتے پھر شیخ المعظمینؒ کے روضہ میں پہنچ کر اول مرتبہ شیخ برہان الدینؒ کی زیارت کی اس کے بعد شیخ زین الدینؒ کی زیارت کی صحابہؓ نے عرض کیا پیر اور مرید کے درمیان فرق ہے؟ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالب اور مرشد میں جو فرق ہے وہی فرق ان میں ہے اور نیز صحابہؓ نے پوچھا کہ بندگی سید راجوؒ اور سید محمد گیسودرازؒ کے درمیان فرق ہے تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا باپ اور بیٹے کے درمیان جو کچھ فرق ہے وہی فرق ان میں ہے۔

﴿445﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ بعضے لوگ دائرہ میں مرغی کھاتے ہیں ہمارے لئے فقر و فاقہ کی وجہ اضطرار ہوتا ہے۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا خدا سے کہو بندہ نہیں دیتا ہے۔(بعض کاسبین دائرہ میں) جو اہل فراغ تھے ان سے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فقیروں کو تکلیف مت دو خدا کی راہ میں فقیروں کو دو تم مت کھاؤ تمہارے لئے فائدہ ہے۔

﴿446﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں دو بار سویت ہوئی میاںؓ نے فرمایا ہم خدا کی درگاہ سے دور کردیئے گئے اور بہت زاری کی کہ خدائے تعالیٰ ہم کو ہماری بندگی کا بدلہ دنیا میں دیتا ہے کیوں کہ آج دو بار سویت ہوئی ایسے خدا کے طالب تھے۔

﴿447﴾ **نقل** ہے ایک روز خدائے تعالیٰ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں کھانا بھیجا تھا میاںؓ نے فرمایا ایک طرف سے دیگوں کو سویت کرو۔میاں دلاورؓ کے فرزند میاں حبیب اللہؒ آئے اور کہا کہ ہم کو ایک دیگ دو سویت کرنے والے نے نہیں دیا مقابلہ کو کھڑے ہوگئے، میاںؓ نے فرمایا اس کے سر پر دیگ مارو۔

﴿448﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے دائرہ بنوایا اہلیانِ دائرہ بڑے بڑے گھر بنائے میراں سید محمودؓ نے زاری کی اور رونے لگے اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد ان گھروں میں رہنا ہمارے لئے جائز نہیں اور ان

گھروں کو چھوڑ دیا۔

﴿449﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ ایک دو مہینے ویرانے میں رہے اور بات نہیں کی ایک مہینہ اور چند روز گذرے کھانا نہیں کھایا، میاںؓ کے گھر والوں نے جانا کہ میاں نظامؓ باہر کھائے ہوں گے برادرانِ دائرہ نے سمجھا کہ گھر میں کھائے ہوں گے حالانکہ میاں نظامؓ نے کچھ نہیں کھایا تھا خدائے تعالیٰ نے ایسی ذات برگزیدہ کی تھی۔

﴿450﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا بندہ کو حق کی جانب محبت ایسی کھینچتی ہے کہ بندہ کو ٹھیرنے نہیں دیتی۔

﴿451﴾ **نقل** ہے ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے آئینہ دیکھا آپ کی داڑھی میں ایک سفید بال آ گیا تھا میاںؓ نے فرمایا کہ یہ موت کی نشانی ہے وہ وقت آ گیا ہے کہ جس کے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تھا، یعنی شہادت کا وقت۔

﴿452﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی روش ایسی تھی کہ کوئی شخص خدا کی راہ میں دینے لاتا اور فتوح لینے کیلئے محبت سے مجبور کرتا تو مہدی علیہ السلام تحقیق کرتے دائرہ میں اضطرار ہے یا نہیں اگر اضطرار ہوتا تو فتوح لیتے اور اگر اضطرار نہ ہوتا تو قبول نہ کرتے۔

﴿453﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مہاجرینؓ مہدی علیہ السلام کی حد توڑتے ہیں یعنی فتوح کو جلد قبول کر لیتے ہیں اول فتوح لیتے ہیں تحقیق نہیں کرتے کہ دائرہ میں اضطرار ہے یا نہیں یا فتوح لانے والا محبت سے دیتا ہے یا نہیں۔

﴿454﴾ **نقل** ہے خدائے تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام اور گروہِ مہدی علیہ السلام کی خبر توریت میں موسیٰؑ کو دی تھی۔ موسیٰؑ نے دعا کی کہ یا اللہ اس گروہ کو میرے ساتھ کر فرمانِ خدا آیا کہ اے موسیٰ تیرا مقام رکھنے والے مہدیؑ کے گروہ میں ہوں گے۔ خدائے تعالیٰ نے مہتر عیسیٰؑ کو انجیل دی اور انجیل میں مہدیؑ اور گروہِ مہدیؑ کی خبر تھی عیسیٰؑ نے دعا کی یا اللہ ہم کو اس زمانے میں بھیج خدائے تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور عیسیٰؑ کو زندہ اٹھا لیا مہتر ابراہیمؑ کو خدائے تعالیٰ نے صحیفہ دیا تھا اس صحیفہ میں مہدیؑ اور گروہِ مہدیؑ کی خبر تھی مہتر ابراہیمؑ نے فریاد کی یا اللہ ان کی زبان پر میرا نام لا خدائے تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی دعا قبول کی اسی سبب سے درودِ ابراہیمؑ پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اور کر میرے لئے ذکر خیر پچھلوں میں۔

﴿455﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ کے دل میں ایسا خطرہ گزرتا ہے جیسا کہ مکھی اڑتی ہے نور کا شعلہ دِل کی طرف آتا ہے اور اس خطرہ کو جلا دیتا ہے۔

﴿456﴾ **نقل** ہے جس وقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ جنگ کے لئے سوار ہوئے تو خدائے تعالیٰ کا فرمان آیا کہ، آگاہ ہو تحقیق کہ حکم قضا جاری ہو چکا ہے اگر تو صبر کرے گا تو ماجور ہوگا۔ اور اگر بے صبری کرے گا تو شرمندہ ہوگا۔ بندگی میاںؓ نے تیغ کھینچی فرمان ہوا اے سید خوندمیر تیری تیغ ہماری تیغ ہے اگر تو تیغ چلائے گا تو کوئی چیز نہیں رہے گی آج سات مظفر بھی ہوں گے تو تمام بھاگ جائیں گے۔ میاںؓ نے اوپر نظر کر کے دیکھا تو تمام فرشتے تیغ کھینچے ہوئے ہیں اس کے بعد میاںؓ نے اپنے ہاتھ میں برچی لی۔

﴿457﴾ **نقل** ہے میاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ فتوح کی آمد کس طرح ہوتی ہے خدا کے بھیجے ہوئے کو (خدا کی راہ میں) خرچ کرے خدائے تعالیٰ پھر بھیجتا ہے۔ اگر خرچ نہ کرے تو پھر نہیں بھیجتا۔

﴿458﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے گھر میں بی بیؓ اپنی دامنی حفاظت سے رکھے تھے اپنے کرتے کا دامن سر پر اوڑھ لیتے تھے، میاںؓ نے فرمایا بی بی ایسا ہی عمل کرو اور یہ دامنی خدا کی راہ میں دیدو بی بیؓ نے ویسا ہی عمل کر کے دامنی خدا کی راہ میں دیدیں۔

﴿459﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مخلوق خدائے تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتی ہے اور نہیں پہچانتی۔

﴿460﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے گھر میں باندی تھی جب رات ہوتی تو باہر جاتی، مہدی علیہ السلام کی بی بیوں نے جھڑکی دی کہ رات میں کہا جاتی ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی سیر عرش کے نیچے ہے وہاں جاتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اس کو کچھ مت کہو۔

﴿461﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں صحابہؓ پر بہت مشقت تھی بندگی میاں شاہ نظامؓ ایک مقام پر گئے کچھ کام کئے اور اس کام کی مزدوری دائرہ میں مضطروں کو دی خود نہیں کھائے، حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ کیفیت سنی اور میاں نظامؓ کو منع کیا اور فرمایا کہ تم یہ کام مت کرو، دائرہ کے لوگ بہشت کی نعمتیں کھاتے ہیں خدائے تعالیٰ یہ نعمت ان اشخاص کو دیتا ہے جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں۔

﴿462﴾ **نقل** ہے جس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ سفر میں تھے کوہ قاف پہنچے وہاں جھاڑ ہیں ان کے پھل چاند کے مانند ہیں وہاں بندگانِ خدا سیر کرتے ہیں اور وہ پھل لاتے ہیں اور پنجوردہ میں تھوڑا پھل ڈالتے ہیں اور جس کسی کو دیتے

ہیں اس کو کشف ہوتا ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا بندہ وہاں دوبار گیا تھا اس کے بعد نہیں گیا۔

﴿463﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص گمان سے رزق کھاتا ہے تو اس کا حساب ہوتا ہے گمان کے رزق کو مت کھاؤ کل قیامت میں کھڑے کر کے حساب لیں گے تو کیا حال ہوگا ہر حال دنیا گذر جاتی ہے جو رزق کہ بے گمان ہے وہ رزق کھاؤ کہ اس کا حساب نہیں ہے بغیر گمان کے رزق میں امن و امان ہے یہ تم دیکھ کر کھاؤ کیوں کہ حساب ہوگا۔

﴿464﴾ **نقل** ہے ایک برادر حجرہ سے باہر آیا اور اپنا جسم چٹکایا اس کی آواز سنے برادروں نے اس کو کہا تو نے کیا توڑا۔

﴿465﴾ **نقل** ہے سید محمد گیسو درازؒ نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت سے عقد کیا تمام عالم کا محتاج ہو گیا اگر عورت نہ کرتا تو اس عالم میں دین حاصل کرتا اولیاء کامل نے ایسا فرمایا ہے۔

﴿466﴾ **نقل** ہے بندگی میاں خوند ملکؒ کے دائرہ میں ایک برادر نے دوسرے برادر سے کہا کہ تم نماز میں بھول گئے میاںؒ نے فرمایا نماز حضورِ دل سے درست ہے اگر تو دوسروں کی نماز دیکھتا ہے جا نماز لوٹا کر پڑھ، دوسرا برادر جو نماز میں بھول گیا تھا اس کو بھی آپ نے دھمکی دی کہ نماز لوٹا پھر نماز ادا کرا سی وقت اس برادر نے سہو شدہ نماز کا اعادہ کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔

﴿467﴾ **نقل** ہے بندگی میاں بھائی مہاجرؒ کا نکاح ہوا میاںؒ کو گھر میں لے گئے عورت کو قبول کئے عورت کو میاںؒ کے سامنے بٹھائے میاںؒ کو اس وقت کسی نے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام یہاں آئے ہیں میاںؒ نے اسی وقت عورت کو مہر کے بدل شمشیر دی اور کہا کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں جاتے ہیں تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ ہے یہ کہکر چلے گئے اس عورت سے بہت کوشش کئے کہ دوسرا شوہر کر اس عورت نے نہیں کیا یہاں تک کہ میاں واپس آئے بی بیؓ میاںؒ کے ہمراہ ہوئیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔

﴿468﴾ **نقل** ہے جس وقت ملک حمادؒ ترکِ دنیا کر کے بندگی میاں سید خوند میرؒ کی صحبت میں آئے اس وقت ملکؒ نے بی بیؓ سے کہا کہ بندہ ترکِ دنیا کر کے میاںؒ کی صحبت میں جاتا ہے تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ ہے بی بیؓ نے کہا کہ ہم بھی میاںؒ کی صحبت میں آتے ہیں یہ خبر بی بیؓ کے بھائیوں نے سنی اور بی بیؓ کے پاس آ کر کہا کہ تم پر بہت فقر و فاقہ پڑے گا چند روز ہمارے پاس رہنے کے بعد چلے جاؤ بی بیؓ نے اس بات پر توجہ نہ کر کے خدا کی راہ اختیار کر کے ملکؒ کے

ہمراہ روانہ ہوئیں یہاں تک کہ میاں رضؓ کی صحبت میں آئیں۔

﴿469﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت چند آدمیوں نے اختیار کی ان آدمیوں کی عورتوں نے بچوں کو سنوار کر ان کے سامنے لائیں ان آدمیوں نے بچوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کی حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت اختیار کی خدائے تعالیٰ کی محبت ان کے دل میں ایسی جاگزیں تھی کہ وہ کسی دوسری چیز کی طرف مائل نہ ہوئے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا گہرا سمندر ہے اکثر لوگ اس میں ڈوبے ہوئے ہیں، نیز آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ نفس بت ہے جو شخص نفس کو شفقت کی نظر سے دیکھتا ہے (نفس کو ہلاکت سے بچانے کی کوشش کرتا ہے) تو وہ نفس کو اپنا غلام بنالیتا ہے نفس کی بیزاری اس بات سے ہے کہ تسبیح پڑھے اللہ کی دل سے اس حال میں کہ وہ مسلط ہوا وقات شب پر، آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابن قحافہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کھاؤں پس جب بھوکا رہوں گا تو (اپنے رب کے آگے) عاجزی کروں گا اور جب پیٹ بھر کاؤں گا تو شکر کروں گا۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے نفس کی مراد کو ترک کیا تو وہ فقیر مجھ سے ہے اور جس نے اپنی مراد کو طلب کیا تو وہ فقیر مجھ سے نہیں ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اے داؤد اپنے نفس کا دشمن بن اور اپنے نفس کا دشمن بن پس میری بادشاہت میں جھگڑنے والا اس کے سوائے کوئی نہیں لیکن نفس کے لشکر تین ہیں۔ طمع، ہوا، وسواس، لیکن طمع کے لشکر شہوت، لذت دنیا کی محبت، حرام کو پسند کرنا، عجلت اور جہالت ہیں اور ہوا کے لشکر مال کا جمع کرنا، فخر کرنا، مال پر غرور کرنا، دنیا کی طرف متوجہ ہونا اور آخرت سے منھ پھیرنا ہے اور وسواس کے لشکر دو ہیں ایک خناس دوسرا شیطان۔

﴿470﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے میاں یوسفؓ اور میاں تاج محمدؓ سے فرمایا کہ تمہارا علم کتنے دن میں حاصل ہوتا ہے انہوں نے کہا تین سال میں۔ میاںؓ نے فرمایا ناحق اپنی عمر ضائع کرتے ہو انہوں نے کہا دو سال میں، میاںؓ نے یہی جواب دیا انہوں نے کہا ایک سال میں، میاںؓ نے فرمایا اپنی عمر ضائع کرتے ہو، انہوں نے کہا چھ مہینے، تین مہینے یا ایک مہینے میں۔ میاںؓ نے یہی فرمایا انہوں نے علم کے قواعد ایک ورق پر لکھ کر میاںؓ کے ہاتھ میں دیا میاںؓ نے پڑھا اور ان سے فرمایا کہ تم علم کے قواعد کے موافق سوال کرو تو انہوں نے تین بار سوال کیا میاںؓ نے علم کے موافق جواب دیا یہ لوگ حیران ہوئے اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے آپ کو علم باطنی عطا ہوا ہے۔

﴿471﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ فقیری لباس میں موضع پٹن میں آئے جمع کا روز تھا حضرت مہدی علیہ السلام کی مہدیت کو پیش کرنے کے لئے ممبر کے پاس بیٹھے تھے، علماء اپنے درمیان ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ سید خوندمیرؓ آیا ہے، جب خطبہ ختم ہوا تو سب علماء بھاگ گئے ہاں حق کے سامنے باطل نہیں رہتا۔

﴿472﴾ **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ نے جنگ کے وقت اپنے فرزند سید جلالؓ کو تلاش کیا برادروں نے کہا میاں سید جلالؓ شہید ہوگئے تو میاںؓ نے شکرانے کے دو رکعت ادا کیا اور فرمایا الحمد للہ اللہ نے ہمارا ہدیہ قبول کیا۔

﴿473﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا سر اور برادروں کے سر ٹوکرے میں رکھ کر شہر پٹن لے گئے وہاں نماز کا وقت ہوا تو تمام سر ٹوکرے سے باہر ہوگئے بندگی میاںؓ کا سر آگے ہوگیا اور برادروں کے سر پیچھے ہوکر نماز ادا کئے۔ شہداءؓ کے سر جس شخص کے حوالے کئے گئے تھے اس نے یہ واقعہ دیکھ کر حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی اور کہا کہ مہدی علیہ السلام کی یہ قوم حق پر ہے ناحق ان پر ظلم کیا گیا، اور چند اشخاص نے بھی اسی واقعہ کو دیکھ کر مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی۔

﴿474﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر سو جہان علم معنی کے ساتھ ظاہر ہوں دوزخ میں جائے گا اگر دل کو دنیا سے دور ڈالا ہوا نہیں ہے تو اس کی جگہ دوزخ کے سوائے نہیں۔

﴿475﴾ **نقل** ہے شاہ میر جو بڑا عالم تھا اس سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ملاقات کی اس وقت شاہ میر اپنے ایک شاگرد کو سبق دے رہا تھا۔ دو تین گھنٹے گزر گئے شاگرد کی فہمایش نہ ہوئی میاںؓ نے فرمایا اگر اجازت ہو تو ہم فہمایش کرتے ہیں، شاہ میر نے کہا فہمایش کیجئے، میاںؓ نے فرمایا کہ ایک ورق اوپر سے پڑھو جب شاگرد نے پڑھا تو میاںؓ نے اگلی اور پچھلی عبارت کو ترتیب دیکر سمجھایا تو شاگرد نے میاںؓ کے قدم پکڑ لیا اور شاہ میر حیران ہوا اور میاںؓ سے بینائی کے متعلق سوال کیا۔ میاںؓ نے کئی طور سے اس کا جواب دیا تو وہ بہت شکر گزار ہوا۔ اور کہا کہ یہاں کوئی شخص تمہاری قدر نہیں جانتا یہاں کے لوگ جاہل ہیں اگر آپ خراسان میں رہیں گے تو آپ کی عزت بہت کریں گے اس کے بعد اس نے کہا کہ کیا آپ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ اول سے آخرت تک تھے۔ میاںؓ نے فرمایا ہاں شاہ میر نے کہا کیا آپ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان میں کچھ خلاف پائے یا نہیں؟ میاںؓ نے فرمایا ہم نے کچھ نہیں پایا حضرتؑ نے جو کچھ فرمایا وہی ہوا۔ شاہ میر نے کہا سید عبدالقادرؒ نے فرمایا تھا وہ نہیں ہوا میں نے تصدیق نہیں کی انہوں نے فرمایا تھا جو کچھ کہ ہم کہتے ہیں ہمارے بعد نہیں ہے۔

﴿476﴾ **نقل** ہے بندگی میاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ خدا کے طالب اپنی ذات کو ایسا قید کئے ہیں جیسا کہ دولھے کو گوشہ میں بٹھاتے ہیں نئے اور سفید کپڑے پہناتے ہیں بہت کھانا نہیں کھلاتے باہر آنے نہیں دیتے چند روز اسی طرح کرتے ہیں جب جلوہ ہوتا ہے تو پانی نہلاتے ریشم کے کپڑے پہناتے اور بہت سنوارتے ہیں بہت لوگ نوشہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اسی طرح خدا کے طالب اپنی ذات کو قید کرتے ہیں۔ دنیا کی نعمت سے منھ پھیر لیتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے خدا کے طالبوں کے لئے دنیا کی تمام نعمتیں پیدا کی ہیں لیکن خدا کے طالبوں نے خدا کی طلب اختیار کی نامردوں نے دنیا کی طلب اختیار کی خدا کی طلب سے منھ پھیر لیا دنیا کی نعمت کھاتے ہیں اور خدا کے بندوں پر طعنہ کرتے ہیں اور خدا کے بندے دن

رات خدا کو یاد کرتے ہیں اور دنیا کی تمام چیزوں کو بھول جاتے ہیں ان کا بدلہ قیامت کے دن ملے گا۔ بہشت کا لباس پہنا کر براق پر سوار کریں گے خدائے تعالیٰ کا دیدار عطا ہوگا بہشت میں جائیں گے جنھوں نے دنیا کی طلب اختیار کی قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے دنیا دوروزہ ہے ہر حال گزر جاتی ہے آخر انجام کی فکر کرو۔

﴿477﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نفس لوامہ نفس محمدیؐ ہے اس نقل کے راوی میاں یوسف مہاجرؓ ہیں۔

﴿478﴾ **نقل** ہے ایک اولیاء اللہؒ شیخ شبلیؒ کی ملاقات کیلئے آئے بلّی نے آواز دی کہ شبلیؒ مر گیا۔ اس اولیاء اللہؒ کے دل میں خیال آیا کہ جب میں آیا ہوں تو کم سے کم تعزیت کر کے واپس جاؤں جب وہ آئے تو شیخؒ کو سلامت پایا ملاقات کی اور کہا کہ بلی نے تو اس طرح آواز دی شیخؒ نے کہا کہ بندہ اس وقت خدائے تعالیٰ کی یاد کو بھول گیا تھا اس سبب سے بلی نے سچ کہا۔

﴿479﴾ **نقل** ہے شیخ شبلیؒ ایک روز جنگل گئے تھے نماز کا وقت ہوا تو آپ نے ایک باولی دیکھی وہ باولی پانی سے بھری ہوئی تھی جنگل میں ڈول اور رسی کے تلاش کی نہیں پایا اسی وقت ہرنوں کا مندہ آیا اور اللہ کی طرف متوجہ ہوا، جب پانی باولی سے باہر آیا تو سب ہرن پانی پی کر چلے گئے۔ شیخ شبلیؒ نے اللہ سے عرض کیا یا اللہ میں نے عبادت کیلئے پانی طلب کیا نہ پایا ہرن کا مندہ آیا تو کیوں باولی سے باہر پانی آیا۔ فرمانِ خدا ہوا اے شبلی ہرنوں نے ہم پر یقین کر کے ہماری طرف توجہ کی اس لئے ہم نے ان کو پانی دیا اور تجھ کو ہم پر یقین نہ تھا ڈول اور رسی پر یقین تھا اس لئے ہم نے پانی نہیں دیا اس کے بعد شیخؒ نے توبہ کی۔

﴿480﴾ **شیخ شبلیؒ** سے منقول ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک سائل نے پوچھا توحید کیا ہے میں نے کہا جو شخص توحید کے متعلق کھلم کھلا جواب دیا وہ ملحد ہے جو شخص توحید کا عارف ہو گیا تو اندیشہ ہے کہ وہ مشرک ہو جائے اور جو شخص عارف ہی نہ ہو وہ کافر ہے اور جو شخص کہ بغیر جانے بوجھے وعدہ کو پورا کرے تو وہ عبادت گذار تو ہے لیکن بت پرست ہے اور جو شخص کہ توحید کے متعلق پوچھے تو وہی شخص پوچھتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

شبلیؒ نے اللہ کی درگاہ میں سوال کیا
اے حکیم منصور کو دار پر کس لئے چڑھایا
(جواب آیا کہ) منصور دوست کے بھیدوں سے واقف تھا
جس نے بھید کو ظاہر کیا اس کی سزا یہی ہے

﴿481﴾ **نقل** ہے کہ شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ جس وقت مجھ کو جذبہ ہوا تو منصور حلاجؒ کی زیارت کو گیا جب مراقبہ کیا تو منصورؒ کی روح کو جنت میں پایا اس کے متعلق خدائے تعالیٰ سے عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے کیوں کہ فرعون نے کہا ''میں تمہارا رب ہوں'' اور منصور نے کہا ''میں حق ہوں'' دونوں نے ایک ہی دعویٰ کیا لیکن منصور کی روح جنت میں ہے اور فرعون کی روح دوزخ میں۔ پس مجھ کو غیب سے آواز آئی کہ فرعون نے خود بینی میں پڑ کر سب میں اپنا ظہور دیکھا اور میرے ظہور کو گم کر دیا اور منصورؒ نے سب میں میرا ظہور دیکھا اور خود کو گم کر دیا پس ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔

فرعون نے انا الحق کہا ذلیل ہوا
منصور نے انا الحق کہا نجات پایا
اِس انا کیلئے اللہ کی رحمت ہے اے دوست
اور اُس انا کیلئے اللہ کی لعنت ہے اس کیساتھ
اس لئے کہ وہ کالا پتھر تھا اور یہ لعل تھا
وہ نور کا دشمن تھا اور یہ عاشق تھا
یہ انا ہُو تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا
یہ انا نہ مسئلہ اتحاد سے تعلق رکھتا تھا اور نہ حلول سے

﴿482﴾ **نقل** ہے خواجہ حسن بصریؒ میر ذوالنون مصریؒ ابراہیم ادہمؒ، بی بی رابعہؒ کی عیادت کیلئے آئے رابعہؒ نے پوچھا کہ محبت کی علامت کیا ہے حسن بصریؒ نے کہا وہ شخص اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس نے اللہ کی مار (فاقہ) پر صبر نہیں کیا رابعہؒ نے کہا یہ بیکار بات ہے دوی کا پتہ دیتی ہے۔ ذوالنونؒ نے کہا وہ شخص اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس نے اللہ کی مار (فاقہ) پر شکر نہیں کیا، رابعہؒ نے کہا یہ حکایت دوی کی کرتا ہے۔ ابراہیم ادہمؒ نے کہا وہ شخص اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس نے اللہ کی مار (فاقہ) میں لذت نہیں لیا، رابعہؒ نے کہا یہ ایک اچھی بات ہے لیکن دوی اور میں پنے سے باہر نہیں۔ اس کے بعد تمام بزرگوں نے کہا اے بہن تو بھی کچھ فرما رابعہؒ نے کہا وہ شخص اللہ کی محبت رکھنے کے دعوے میں سچا نہیں جس کو اللہ کی مار (فاقہ) میں شعور رہا۔

﴿483﴾ **نقل** ہے خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ رابعہ عدویہ کے پاس آئے اور وہ اپنے زمانہ کی سیدہ نماز کی نیت باندھی تھی مجھے کہا کہ ایک گھنٹہ بیٹھوں۔ میں نے مصلے کو دیکھا تو رابعہؒ کی سیدھی آنکھ میں کانٹا ٹوٹا ہوا نظر آیا اور خون کے قطرے اس کے چہرہ پر جاری ہو کر مصلے پر گرے جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو میں نے کہا یہ کیا حال ہے کہ آنکھ میں کانٹا

ٹوٹ گیا اور مصلیٰ آنکھ کے خون سے رنگین ہو گیا۔ بی بیؒ نے کہا اے حسن اس خدا کی عزت کی قسم کہ اس بیچاری کو سلام پھیر نے کے بغیر اس حال کی خبر نہیں اے حسن اس وقت میرے دل کی حالت ایسی تھی کے اگر ممکن ہو کہ دوزخ کے سات طبق کے ہر درد اور ہر محنت دنیا چاہیں اور میری سیدھی آنکھ میں کھینچ دیں اور اس کی خبر دیدہ کو ہو تو ہاتھ سے نیچے کر دوں اور تن سے دیدہ کو جدا کر دوں۔ سبحان اللہ ایک زمانہ سے خدا کو ڈھونڈتی تھی تو خود کو پاتی تھی اور اب جو خود کو ڈھونڈتی ہوں تو خدا کو پاتی ہوں۔ یہ نقل بزرگوں سے منقول ہے۔

﴿484﴾ **نقل** ہے ایک روز رابعہؒ سیدھے ہاتھ میں پانی اور بائیں ہاتھ میں آگ لیکر جارہی تھیں کسی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ بی بی رابعہؒ نے فرمایا کہ ہم جنتوں کو جلانے اور دوزخوں کو ٹھنڈی کرنے جاتے ہیں اس لئے کہ تمام لوگ بہشت کی طلب میں مشغول ہو گئے ہیں اور دوزخ کے عذاب کو ہمیشہ یاد کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔

﴿485﴾ **نقل** ہے شریعت میں زکوٰۃ یہ ہے کہ دوسو تنکے موجود ہوں تو ایک سال کے بعد پانچ تنکے دینا ہے اور شرع کے حکم سے عاقل اور بالغ پر زکوٰۃ فرض ہے طریقت میں زکوٰۃ یہ ہے جو شخص کہ دوسو تنکے رکھتا ہے اس کے لئے (شریعت کی زکوٰۃ دینے کے بعد) بقیہ سب تنکے دیدینا فرض ہے۔ مالکؒ اس طرح کہتے ہیں کہ زکوٰۃ زکوٰۃ بولنے والے تمام لوگ جھوٹے ہیں اور جو جھوٹا ہوا وہ منافق ہوا اور جو منافق ہوا وہ مشرک ہوا اور جو مشرک ہوا وہ کافر ہوا اور جس میں ان چاروں صفتوں میں سے ایک صفت ظاہر ہو تو وہ دونوں جہان میں مردود ہو گیا کیوں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس مال کے لئے زکوٰۃ ہے جو ملا جمع ہوا اور اس کو روک کر رکھتے ہیں حالانکہ اس خزانہ کی خبر ان میں سے کسی کو نہیں یہ سب اندھے ہیں اور کسی کو اپنے خزانے کی خبر نہیں اور یہ زکوٰۃ آزاد پر فرض ہے غلام پر نہیں اور یہ غلام تو ابھی غلامی سے آزاد ہی نہیں ہوا ہے پس اس پر زکوٰۃ کی ادائی کا حکم کس طرح ہوگا ان سب پر یہ فرض ہے کہ خودی سے آزاد ہو جائیں۔

﴿486﴾ **نقل** ہے حج کا ذکر۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ حج ادا کروں تو اس کو جاننا چاہیئے کہ کعبہ سے مراد انسان کا دل ہے جب کعبۂ دل کا طواف کر لیا تو فرض سے بے فکر ہو گیا۔

دِل کے کعبہ کا طواف کر اگر تو دل رکھتا ہے
دل حقیقت کا کعبہ ہے تو دِل کو کیا سمجھتا ہے

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں اور اور مومن کے دل کو عرش اللہ کہتے ہیں کعبۂ خلیل سے دل کا کعبہ افضل آیا ہے۔

﴿487﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بشریت فنا ہونے کے بعد شریعت ہے۔

﴿488﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک شخص کو فرمایا کہ نیک ہے چند روز کے بعد اسی کو فرمایا کہ بد ہے صحابہؓ نے مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ خوندکار نے اس کو فرمایا کہ نیک ہے اب فرماتے ہیں کہ بد ہے، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تم نے ایسا سمجھ لیا ہے لیکن ہم ایک پتھر یا ایک درخت یا ایک گائے کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم کو اچھے دکھائی دیتے ہیں ان چیزوں کو آگ نہیں جلاتی ہے اس وقت میں نے ان کو حال بد دیکھ کر بد کہا یہ بشارت نہیں ہے بشارت تو خدا کا کلام دیتا ہے اپنا حال خدا کے کلام کے موافق کرو اگر وہ موافق ہے تو وہ بشار ہے یا اگر ہم نے خدائے تعالیٰ سے معلوم کر کے کہا ہے کہ اس کا انجام بخیر ہے تو یہ بشارت ہے۔

﴿489﴾ **نقل** ہے تمام مہاجروںؓ نے فرمایا کہ اگر ہم ایک وقت کسی کے متعلق کہدیں کہ نیک ہے اگر ہم نے خدائے تعالیٰ سے معلوم کر کے کہا ہے کہ اس کی عاقبت بخیر ہے تو یہ بشارت ہے۔

﴿490﴾ **نقل** ہے قیامت کے دن حشر کیا جائے گا اور بعضوں کو کہیں گے اے عورتوں کے بندے اے بچوں کے بندے اے گھر کے بندے اے پیسوں کے بندے اے پیٹ کے بندے اے شیطان کے بندے اے نفس کے بندے اے خواہش کے بندے ان سب کے لئے فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوگا کہ انہوں نے دنیا میں غیر اللہ کی غلامی کی ہے۔ آج ان کا بدلہ دوزخ ہے اس کے بعد فرمان ہوگا اے اللہ کے بندوں ہمارے بندوں کو لاؤ انہوں نے دنیا میں ہماری بندگی (غلامی) کی غیر اللہ سے منھ پھیر لیا آج ان کی بندگی کے بدلہ میں ہم اپنی ذات اور بہشت دیتے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿491﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر خدائے تعالیٰ اپنے بندے کو قوت دے تو بندہ اپنے مقصد کے موافق کشف و کرامات سے کام نہ لے کیوں کہ یہ کمال کی بات نہیں۔

﴿492﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ اگر نماز پڑھے تو پھر لوٹا کر پڑھو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر ایک دو جائیں تو کیا کریں مہدی علیہ السلام نے نے فرمایا جماعت بنکر جاؤ (مہدویوں کی) جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔

﴿493﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے ایک عالم نے سوال کیا کہ مہدیؑ آخر زماں کی شان یہ ہے کہ تمام کلام اللہ کی مراد ایک آیت میں بیان کرے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ تم بیان کرو۔ میاں دلاورؓ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے تو اس بات کو جان کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں تمام کلام اللہ کی مراد اس آیت میں ہے۔

﴿494﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ نیک صحبت اس کو کہتے ہیں جس کا قول اور فعل قرآن شریف کے

خلاف ہواس کومنع کرے رواداری نہ کرے اگر ایسا شخص نہ ہوتو چاہیئے کہ مخالف کے پاس جائے تا کہ وہ قرآن کے خلاف ہر قول وفعل سے اس کو ہشیار کرے۔

﴿495﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے ایک مقام پر قیام فرمایا اور میاں عبدالرحمٰنؓ ویرانہ میں ذکر خدا میں بیٹھے ہوے تھے یکا یک چند دیو آئے اور میاں عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ ہم چندروز سے یہاں مقیم تھے آج خدائے تعالیٰ کے فرمان سے فرشتے آئے اور ہم کو یہاں سے نکال کر کہتے ہیں کہ یہاں بندگان خدا آئے ہیں تم چلے جاؤ تو ہم جاتے ہیں۔

﴿496﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دل نہ بازو ہے نہ بائیں اور سیدھی طرف وہ تو درمیان ہے اس طرف مت سوکسی نے کہا کہ بائیں طرف سونے سے کھانا ہضم ہوتا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کیوں اتنا کھاتے ہو کہ بائیں طرف سونے کی حاجت ہو۔

﴿497﴾ **نقل** ہے بندگی ملک الہدادؓ نے فطرہ کے لئے بہت تاکید کر کے طلب کیا ہے ایک وقت بہت اضطرار تھا دوسوآدمی فاقہ سے خشک ہوکر وفات پائے اس وقت ملکؓ قرض کر کے گیھوں لاکر فطرے دیئے میاںؓ وہ گیھوں فقیروں کو دیئے یہ کام کئے خدا کا حکم بجالائے ایسے خدا کے طالب تھے۔

﴿498﴾ **نقل** ہے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا یہ دو بھائی جو آئے ہیں ان میں سے ایک تو فجر کی نماز کے بعد ذکر میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا اپنے گھر جاتا ہے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا اس کو لاؤ تو اس کو لائے حضرتؑ نے دریافت کیا تو اس نے کہا گھر میں ایک کپڑا ہے نماز کے وقت پہن کر آتا ہوں اور جلد واپس ہو کر عورت کو کپڑا دیتا ہوں تو عورت نماز پڑھتی ہے اور ہم بچوں کو کھلاتے ہیں تو عورت کو فرصت ملتی ہے۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سب اللہ کے واسطے ہے۔

﴿499﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں سید سلام اللہؓ کی مانڈی پر اپنا سر رکھ کر بہت زاری کی میاںؓ نے عرض کیا کہ حضرت کس لئے اس قدر زاری کرتے ہیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سترہ سال ہوے کہ دودم برابر نہیں نفی کے دم کی سیر تحت الثری تک ہے اور اثبات کے دم کی سیر عرش تک ہے۔سیر ایسی ہے خدائے تعالیٰ باقی ہے اس لئے زاری ہے۔

﴿500﴾ **نقل** ہے میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں بارش ہوئی پانی کی کثرت سے تمام صحابہؓ کے مکانات گر گئے مگر میراںؓ کا مکان نہیں گرا میراں سید محمودؓ نے بہت زاری کی کہ میں اجماع سے خارج ہوگیا جب آپ کا مکان بھی گر گیا تو خوش

ہوے۔

﴿501﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ مومن کامل کو تین علامتوں سے پہچاننا چاہیئے ایک تکلیف میں رہے دوسری مار ملامت ہو تیسری فقر و فاقہ ہو یہ تین علامتیں نہ ہوں تو اس میں مومن کی صفت نہ ہوگی۔

﴿502﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا سوال حرام ہے لیکن سوال تین ہیں ایک سوال حال کا ہے، دوسرا سوال فعل کا ہے، تیسرا سوال قول کا ہے، حال کے سوال کے معنی یہ ہیں کہ اپنی شکستگی اور غریبی کے احوال لوگوں کو دکھاتا ہے فعل کا سوال یہ ہے کہ ریاضتیں اور فقر و فاقہ برداشت کر کے لوگوں کو دکھاتا ہے۔قول کا سوال یہ ہے کہ کسی کے پاس جا کر کوئی چیز طلب کرتا ہے یہ سب سوال حرام ہیں اگر خدا دے تو کھائے و گرنہ کسی کے سامنے سوال نہ کرے۔

﴿503﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے چندروز بیان نہیں کیا کوئی شخص بیان کرنے کیلئے حضرتؓ کو نہیں کہہ سکا۔ایک برادر نے اس عبارت میں اشارہ کیا کہ ایک چیز تھی اس سے تمام لوگ محروم ہوگئے یہ بات میاں نظامؓ نے سنی اور اس کی طرف نظر کی تو وہ گر پڑا اور میاں چلے گئے جب وہ ہشیار ہوا تو اس سے برادروں نے پوچھا کہ کیا حال ہے اس نے کہا کہ ہمارا مقصد پورا ہوگیا کیا دیکھتا ہوں کہ میاںؓ نے ہم کو اپنے ساتھ لے کر عالم ملکوت، جبروت ولاہوت کو دکھادیا۔

﴿504﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ شیطان پر لعنت کرنا کیسا ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس پر خدا اور فرشتے لعنت کرتے ہیں تمہارے لعنت کرنے سے شیطان خوش ہوتا ہے خدا کی یاد کو بھلا دیتا ہے۔

﴿505﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ جو کچھ دیتا ہے اس کا عشر دو اگر تھوڑا ہو یا بہت اگر تھوڑا ہو تو اس میں سے تھوڑا چیونٹیوں کو ڈالو۔

﴿506﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کی کہ اس بندہ کے گروہ کے بھید کو پوشیدہ رکھ ظاہر مت کر ان کے بھید کو اس جہان میں کوئی نہ جانیں وہ دعا قبول ہوگئی اس سبب سے اس گروہ میں کرامت نہیں دکھاتے ہیں۔

﴿507﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں بندگی میاں نعمتؓ کو بہت اضطرار تھا کے پاجامہ پر چند پیوند لگے ہوے تھے اس طرح کہ ڈھیلا پیوند میں گم ہوگیا تھا۔

﴿508﴾ **نقل** ہے بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ کے دل میں ایسا خیال آیا تھا کہ عیسیٰؑ ہم سے ملاقات کریں۔بندہ نے معاملہ میں دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور صحابہؓ آئے ہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام اور تمام

صحابہؓ چلے گئے بندہ اسی مقام پر کھڑا رہا اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نعمتؓ اور میاں نظامؒ کو بندہ کے پاس بھیج کر بندہ کو اپنے پاس بلوایا بندہ گیا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ بندۂ خدا کی آرزو کو ضائع نہیں کرتا ہے ہمارے لوگ عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے بندہ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

﴿509﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے اور تمام صحابہؓ نے بھی اعتکاف بیٹھا ہے۔

﴿510﴾ **نقل** ہے جالور میں جامع مسجد تھی بندگی میاں نعمتؓ جا کر مسجد میں اعتکاف بیٹھے۔

﴿511﴾ **نقل** ہے جالور میں قلعہ کے اندر جامع مسجد تھی اس میں بندگی ملک الہدادؓ کئی بار اعتکاف بیٹھے اور یہ فعل جاری رکھا۔

﴿512﴾ **نقل** ہے چاپانیر میں میاں نعمتؓ کے حضور میں ایک بادشاہ نے ظہر کے بعد کہا کہ خوندکار کچھ پڑھکر ہماری گردن پر پھوکو کیوں کہ گردن اکڑ گئی ہے۔ میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہم پڑھنا نہیں جانتے اگر تم چاہو تو پسخوردہ دیتا ہوں اور شفا اللہ کی طرف سے ہے پس وہ بادشاہ پسخوردہ گرن پر ملا شفا پایا۔

﴿513﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؓ گجرات سے دکن کی طرف روانہ ہوے راستہ کے درمیان ندی کا سیلاب آیا تمام لوگ ندی سے نہیں گذر سکتے تھے میاںؓ بسم اللہ کہکر ندی میں کمر برابر پانی میں کھڑے ہوگئے۔ اور اپنی انگلی سے پانی کو اشارہ کیا تو پانی جدا ہو کر راستہ دیا میاںؓ نے برادروں سے فرمایا کہ تم سب اشخاص چلے جاؤ اسی طرح سب برادر ندی سے گذر گئے اس کے بعد میاںؓ باہر آئے پھر ندی کا سیلاب آیا۔

﴿514﴾ **نقل** ہے ایک شخص نے بندگی میاں شاہ نظامؒ کے حضور میں آکر کہا کہ ہمارے کان میں کان کھجورا چلے گیا ہے بہت بے طاقت ہوگیا ہوں میاںؒ نے پسخوردہ کر کے دیا اسی وقت کان کھجورا باہر پڑ گیا۔

﴿515﴾ **نقل** ہے ایک روز بندگی میاں شاہ نظامؒ بت خانہ میں گئے اور دیکھا کہ لوگ بت کی طرف متوجہ ہیں میاںؒ نے اس بت کو اشارہ کیا تو وہ بت سونا بن گیا تمام لوگ اس بت کو توڑ دیئے پھر میاںؒ نے اس بت کو اشارہ کیا تو پھر وہ بت پتھر بن گیا۔

﴿516﴾ **نقل** ہے بندگی میاں نظامؒ جنگل میں گئے (جاتے وقت) لوگ آپ کو دیکھتے اور آواز سے کہتے کہ خدا کا پیغمبر جاتا ہے اور سب لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

﴾517﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے ایک بت کوفرمایا کہ پانی لاتواس بت نے پانی لایا پھرمنع کیا تو رک گیا۔

﴾518﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؓ ابوگڑ پہاڑ پر گئے ایک برادر نے آپ سے کہا میاں کامل کس کو کہتے ہیں میاںؓ نے فرمایا کامل وہ ہے کہ اس کے فرمان سے پہاڑ حرکت کرنے لگے۔اسی وقت پہاڑ حرکت کرنے لگا۔اور چلنے کے لئے حملہ کیا میاںؓ نے فرمایا ٹھیر ہم نے تذکرہ کیا تجھ کو حرکت کرنے کے لئے نہیں کہا اس کے بعد پہاڑ ٹھیر گیا۔

﴾519﴿ **نقل** ہے بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ اگر تین روز بھوکے رہنے کی قوت ہے تو خود نہ کھائیں فرزندوں کو کھلائیں کیونکہ ان کو توکل معلوم نہیں مہمان اور بچوں اور جانوروں کو توکل معلوم نہیں۔

﴾520﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام موضع پٹن کے قریب آئے تو فرمایا کہ یہاں سے ایمان کی بو آتی ہے۔

﴾521﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو چاپانیر سے اخراج کئے۔(نکال دیئے) بندگی میاں شاہ نظامؓ خود دائرے کے باہر ہو گئے اور فرمایا کہ بندہ پر اپنے بھائی کی اتباع لازم ہے۔

﴾522﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام ملک خراسان کے نزدیک آئے تو راستہ کے درمیان ایک مجذوب آکر حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کا اقرار کیا۔اس مجذوب نے اپنی ناک میں سوراخ ڈال کر اس سوراخ میں رسی باندھا تھا۔مہدی علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ رسی کیا ہے مجذوب نے کہا کہ مجھ کو خدا کا فرمان ہوا کہ تو ہمارا چوپایہ ہے۔اس لئے میں نے اپنی ناک میں رسی ڈالی ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ کام بیکار ہے خدائے تعالیٰ کا فرمان دین ہے ذات کو قید کر و اس مجذوب نے اپنی ناک سے رسی نکال دی اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام سے سوال کیا کہ مہدیِ موعودؑ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے،اللہ کی ذات کا بیان کرو مہدی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی ذات بیان میں نہیں آتی اللہ کے صفات بیان میں آتے ہیں لیکن میں بینائی کی لذت بیان کرتا ہوں۔کہ کسی کے ناک میں رسی ڈال کر تمام زمین پر پھرائیں اور اس کو خدائے تعالیٰ کی بینائی سوئی کے سوراخ میں ہو جائے تو اس کو ایسی راحت ہو پھر وہ کہے کہ ہم کو ہزار سال زمین پر پھرائیں تا کہ ہم کو ایسی راحت ہو۔

﴾523﴿ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا وہ عورت خوبصورت نہ تھی جب آپؐ نے اس کو دیکھا تو آپؐ کا قلب مبارک خوش نہ ہوا اس وقت نماز کے لئے اذاں ہوئی رسولؐ باہر آ گئے اس عورت کے پاس

نہیں گئے اور اس عورت کو چھوڑ دینا چاہا وہ بات وہ عورت سنی اور اس قدر زاری کی کہ خدائے تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو بھیجا محمدؐ سے کہو کہ تو اس عورت کو بدصورتی کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے قبول نہیں کرتا تو میں تیری اُمت کے گناہ کرنے والوں کو کیوں قبول کروں پس رسولؐ نے اس عورت کو جدا نہیں کیا قبول کیا۔

﴿524﴾ **نقل** ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا کہ توبہ کر اس نے کہا۔ تحقیق کہ میرا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ عمرؓ نے فرمایا تحقیق کہ خدا کا بدلہ لینا سخت دردناک ہے، اس جوان نے چیخ ماری اور اپنی جان خدا کے حوالے کی حضرت عمرؓ نے اس کی مغفرت چاہی۔

﴿525﴾ **نقل** ہے امام اعظمؒ کا ایک پڑوسی بیمار ہوا تو امامؒ اس کی مزاج پرسی کے لئے گئے اور اس سے کہا کہ توبہ کر تو اس نے توبہ کی اور امامؒ سے کہا کہ آپ ہمارے حق میں دعا کرو کہ ہم کو موت آ جائے۔ امامؒ نے دعا کی خدائے تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اسی وقت اس نے اپنی جان خدا کے حوالے کی۔

﴿526﴾ **نقل** ہے امام اعظمؒ نے ایک جوان سے فرمایا کہ توبہ کر اس نے کہا کہ ایک بار تو کچھ کھالوں اور پی لوں اس کو تنگی اور تکلیف ہوئی۔ امام اعظمؒ نے اس سے فرمایا کہ اب کیا کھائے گا اور پئے گا۔ اسی وقت اس جوان نے توبہ کی۔

﴿527﴾ **نقل** ہے رسول علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص بیمار ہو گیا تھا رسولؐ اس کی بیمار پرسی کیلئے گئے اور دیکھا کہ ملک الموت غصہ سے آئے ہیں لہٰذا رسول علیہ السلام واپس ہو گئے اس کو کسی نے کہا کہ رسول خدا تیرے گھر تک آ کر واپس ہو گئے پس اس نے اتنی زاری کی خدائے تعالیٰ نے اس کا گناہ معاف کیا اور ملک الموت کو فرمانِ خدا ہوا کہ اس پر عذاب مت کر، میں نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے، رسولؐ کو فرمانِ خدا ہوا کہ ہم نے اس کی خطا معاف کر دی ہے تم اس کے پاس جاؤ تو رسولؐ آئے ملک الموت نے اس کی جان خوشی سے قبض کی۔

﴿528﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ فجر کی نماز کے بعد جماعت خانہ (مسجد) سے حجرہ میں جاتے تو اپنی جوتیاں ہاتھ میں اٹھا لیتے کیونکہ برادراں ذکر خدا میں مشغول ہو گئے ہیں فقیروں کی ایسی رعایت کرتے۔

﴿529﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خدا کے طالب کے سامنے سے خدا کہاں جائے گا طالب ہونا چاہیئے خدا جلد حاصل ہووے یعنے طالب صادق اور مرشد کامل ہو تو جلد خدا کو حاصل کرے۔

﴿530﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں کسی شخص نے عرض کیا کہ ہم کو مہدی علیہ السلام کی تصدیق میں شک آتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ہفتہ گوشہ میں بیٹھ خدائے تعالیٰ کا ذکر کر جو کچھ حق ہے

معلوم ہو جائے گا جب اس نے یہ عمل کیا تو حق تعالیٰ نے اس کو حق معلوم کر دیا پس وہ مہدی علیہ السلام کے حضور میں آیا اور کہا کہ تو مہدیِ موعودؑ حق ہے یہ باطنی ہدایت خدا کی عطا ہے۔

﴿531﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ گھر میں آئے اور دیکھا کہ جواری گھر میں رکھتے ہیں میاںؓ نے جواری ہاتھ میں لے کر کھائی بندگی میاں دلاورؓ کی بی بیؓ نے میاںؓ سے عرض کیں کہ کھانا ابھی تیار ہو جاتا ہے جواری کس لئے کھاتے ہو بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ ہر حالت میں وقت گزر جاتا ہے اچھی چیز کھائیں یا بری چیز سب چیزیں پیٹ میں ایک ہو جاتی ہیں زبان کے درمیان یہ فعل لذت کا ہے۔

﴿532﴾ **نقل** ہے ایک عورت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں یہ نیت کر کے پانی کا پیالہ لائی تھی کہ یہ پیالہ سونا بنجائے، بندگی میاںؓ نے پسخوردہ کر کے دیا وہ پیالہ سونا بن گیا، میاںؓ نے اس کی نیت کی کیفیت سنی پھر منع کیا کہ بندگانِ خدا کے پاس ایسی نیت کرنی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر نیت کے موافق کام ہوا تو تصدیق پر رہے اگر وہ کام نہ ہوا تو تصدیق سے پھر جائے نقصان ہووے۔

﴿533﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں کسی نے عرض کیا کہ عثمانؓ کے پاس مال بہت تھا۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عثمانؓ کے جیسے بنو مال رکھو عثمانؓ نے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور خود خدا کو حاصل کئے۔

﴿534﴾ **نقل** ہے جس وقت مخالفوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کو دائرے سے باہر کیا تو جو کچھ گھر میں رہتا سب چھوڑ جاتے اُس طرف توجہ نہ کرتے اور فرمایا کہ یہ سب اللہ کیواسطے ہے ان بندگانِ خدا نے محنت سے مکانات بنائے جو کچھ گھر کا اسباب چھوڑ دیئے ان سب کا بدلہ خدا پر ہے کیوں کہ ان کو اللہ کی محبت رکھنے کے جرم میں باہر کئے ہیں۔

﴿535﴾ **نقل** ہے ایک مرد کعبۃ اللہ کو آ کر حج کر کے واپس ہوا کسی نے اس سے کہا کہ تو خدا کے گھر گیا تھا کیا لایا۔ وہ واپس گیا کعبہ میں کھڑا ہو گیا اور کہا یا اللہ مجھ کو دوزخ کی آگ سے نجات دے اور اتنی زاری کی کہ اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا آیا اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ آگ سے آزاد ہے۔

﴿536﴾ **نقل** ہے ایک مرد بیت المقدس کے بازار میں گیا اور وہاں دیکھا کہ قسم قسم کی نعمتیں بیچتے ہیں اپنی تھیلی میں دیکھا تو اس میں کچھ نہ پایا مسجد میں آ کر کہا کہ اے گھر کے مالک ہمارے لئے حلوہ بھیج وگرنہ میں (تیرے گھر کی) اس قندیل کو توڑتا ہوں اپنا عصا لیا اسی وقت ایک مرد ظاہر ہوا اور اپنے ہاتھ میں طبق لیا ہوا کہا کہ اس گھر کا مالک حلوا بھیجا ہے لے اور کھا اس کے گھر کی قندیل مت توڑ۔

﴾537﴿ **نقل** ہے ایک درویش نے شیخ جنیدؒ سے پوچھا کہ نفس کی دوا کیا ہے شیخؒ نے فرمایا دوا ہے یعنی نفس کا خلاف کر۔

﴾538﴿ **نقل** ہے شیخ عبداللہ سری سقطیؒ کو تیس اور کئی سال زمین پر لیٹے ہوے کسی نے نہیں دیکھا مگر مرض موت کے وقت۔

﴾539﴿ **نقل** ہے حاتم بن ربیعؒ پہاڑ پر حجرہ باندھے تھے اور چالیس سال عشاء اور فجر کی نماز ایک وضو سے ادا کیا ہر وقت یہ آیت پڑھتے تھے۔ کہے گا کہ اے میرے پروردگار پھر مجھے بھیج دے شاید میں عمل صالح کروں اس دنیا میں جس کو میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔

﴾540﴿ **نقل** ہے ایک اولیاء اللہؒ (۹۰) نو دسال کھڑے کے کھڑے رہے ہرگز نہ بیٹھے کیوکہ قیامت کے روز پچاس ہزار سال کے عرصہ تک میں کھڑے نہ رہ سکوں گا۔ اس لئے دنیا میں کھڑے رہتا ہوں تا کہ وہاں بیٹھ سکوں اور آرام سے خدا کا ذکر کروں جو خدا کے بندے تھے ایسی مشقتیں اٹھائیں۔

﴾541﴿ **نقل** ہے دائرے کے چند برادر خدا کے ذکر کے لئے دائرہ کے باہر گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے وہاں جا کر پوچھا کہ تم کس لئے یہاں آئے انہوں نے عرض کیا کہ ذکر کے لئے آئے ہیں، دائرہ میں بچے شور کرتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس گوشہ سے وہ شور بہتر ہے تاکید کر کے فرمایا کہ واپس آؤ دائرہ میں رہو کیوں کہ خدائے تعالیٰ مرشد کے واسطہ سے دائرہ میں نگہبانی کرتا ہے۔

﴾542﴿ **نقل** ہے بندگی ملک گوہرؒ پورب کے بادشاہ کے گھر کے حوالدار تھے کعبۃ اللہ کی نیت کر کے اپنے وطن مالوف کو چھوڑ کر روانہ ہوے راستہ میں ان کو حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر پہنچی ملک مذکور اسی وقت حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف رخ کر کے آئے صحبت اور ہجرت سے مشرف ہوئے ان کے پاس ڈھائی سیر اکسیر تھی اس وقت قاضی کی بحث کے بعد انھوں نے مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو چھ مہینے میں بارہ ہزار سوار معہ ساز وسامان کے تیار کروں گا مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کہاں سے تیار کرے گا کہا کہ بندہ کے پاس اکسیر ہے فرمایا کہ لاؤ جب وہ لائے تو اس وقت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ اکسیر ختم ہو جائے تو پھر کیا کرو گے ملک نے کہا کہ ایک ہفتہ میں پھر اسی قدر اکسیر تیار کروں گا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بت کو اپنے ساتھ لایا تھا آخر حکم کیا کہ اس کو دائرہ کے باہر کھینچو اور ہاتھ پکڑ کر باہر کر دو چونکہ برادروں نے ملکؒ کو باہر کیا تو ملکؒ جنگل میں جو دائرہ سے لگا ہوا تھا تضرع وزاری کے ساتھ تین روز

پڑے رہے ان کو اس حالت میں کسی نے کہا کہ ایک بار تم نماز تو پڑھو، ملک مذکورؓ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ سے دور ہو گیا ہوں کس کی نماز پڑھوں، یہ خبر حضرت مہدی علیہ السلام کی سماعت میں پہنچی تو حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر آنا چاہتا ہے تو اکسیر باؤلی میں ڈال دو اور پھر اس کو لاؤ اور جب ایسا ہی کئے اور اس اکسیر کو باؤلی میں ڈال دیئے ڈالتے وقت اس کے ذرّے جو باولی کے کنارے پر پڑے ہوے تھے ان ذروں کو میاں سید سلام اللہؓ نے آزمانے کے لئے ذرّہ خاک جمع کیا اور آپ کے گھر میں پانی کا لوٹا تھا یعنے آپ نے لوٹے کو گرم کر کے اس پر ڈالا اور وہ لوٹا خالص سونا بن گیا اس کے بعد آپؓ نے پشیمان ہو کر حضرتؑ کے پاس آکر عرض کیا اے حضرت امیرؑ مجھ سے خطا ہوئی، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کس قسم کی تقصیر ہوئی ہے (میاں سید سلام اللہؓ نے پورواقعہ عرض کیا) حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ سویت کر کے دیدو تو میاںؓ نے سویت کر کے دیدیا لیکن اُس مبلغ زر میں سے سویت لینے سے میاں سید سلام اللہؓ کو منع فرمایا۔

﴿543﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے آواز سے فرمایا کہ کار اجماع ہے تو تمام برادر کھڑے ہو گئے کار اجماع کئے مگر ایک برادر جو صف پر بیٹھا تھا کار اجماع میں نہیں آیا، حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کو فرمایا کہ اٹھ اے منافق یعنی تو اجماع سے خارج ہو گیا۔

﴿544﴾ **نقل** ہے جب رات ہوتی تو بندگی میاں دلاورؓ طالبانِ خدا کے حجروں میں جاتے اور ان سے فرماتے کہ خدائے تعالیٰ کو بہت یاد کرو کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ہے تمہارے آنے کا فائدہ یہ ہے کہ دن رات خدا کا ذکر کریں وگرنہ کوئی فائدہ نہیں ہے۔

﴿545﴾ **نقل** ہے حدیث قدسی، فرزند آدم گناہ کرتا ہے پھر توبہ نہیں کرتا ہے مصر رہتا ہے گناہ پر قائم رہتا ہے تو فرشتے اس کے گناہ کی رسی بناتے ہیں اور اس کی ناک میں سوراخ کر کے ناتھی کر دیتے ہیں اور اسی رسی کو شیطان کے ہاتھ میں دیتے ہیں شیطان اس کو گناہوں کی طرف کھینچتا ہے رحمت کے فرشتے اس کے پاس جاتے ہیں مگر شیطان اس کو دوزخ کی طرف کھینچتا ہے گناہ پر مصر مرتا ہے دوزخ میں جاتا ہے۔

﴿546﴾ **نقل** ہے عصر سے عشاء تک اور آخر شب سے صبح تک رحمت کا وقت ہے یہ دونوں وقت کسی ولی اور اُمتِ نبیؐ کو معاف نہ تھے اس وقت بہشت ندا کرتی ہے تو فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے دیکھو کہ بہشت کیا کہتی ہے، فرشتے بہشت سے پوچھتے ہیں کہ کیا کہتی ہے، بہشت جواب دیتی ہے کہ جو اشخاص اس وقت خدا کو یاد کرتے ہیں وہ میرے پاس رہنے والے ہیں خدا سے کہو کہ ان کو ہمارے حوالے کر فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ دنیا میں جا کر دیکھو اور اس وقت جو ہماری یاد کرتے ہیں ان کے نام لکھ کر لاؤ۔ فرشتے دنیا میں آتے ہیں اور جو بندے خدا کی یاد کرتے ہیں ان کے نام لکھ کر

خدائے تعالٰی کے پاس لے جاتے ہیں تو فرمانِ خدا ہوتا ہے بہشت سے کہو کہ یہ لوگ تیرے پاس آنے والے ہیں جب میں ان کو دنیا سے اٹھالوں گا تو تیرے پاس بھیجوں گا۔

﴿547﴾ **نقل** ہے یہ دونوں وقت کسی نبی اور کسی ولی اور امت کیلئے معاف نہ تھے یعنے عصر سے عشاء تک اور آخر شب سے پہر دن چڑھے تک یہ وقت رحمت کا ہے دوزخیں فریاد کرتی ہیں، فرشتوں کو خدائے تعالٰی کا فرمان ہوتا ہے کہ دوزخیں کیا شور کرتی ہیں، فرشتے دوزخ سے پوچھتے ہیں کہ تو کیا چاہتی ہے دوزخ کہتی ہے جو میرے پاس رہنے والے ہیں ہم کو دے فرشتے خدائے تعالٰی کے پاس جا کر عرض کرتے ہیں کہ دوزخ اپنے پاس آنے والوں کو طلب کرتی ہے فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ دُنیا میں جا کر دیکھو کہ اس وقت کون ہم کو بھول گئے ہیں ہمارا ذکر نہیں کرتے غافل ہو گئے ہیں اور دنیا میں مشغول ہیں ان کے نام لکھ کر لاؤ تو فرشتے آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس وقت کون خدا کی یاد سے غافل اور دنیا میں مشغول ہیں ان کے نام لکھ کر لے جاتے ہیں خدا سے عرض کرتے ہیں فرمانِ خدا ہوتا ہے دوزخ سے کہو کہ یہ تیرے پاس آنے والے ہیں ان کے انتقال کے بعد میں تیرے پاس بھیجوں گا اس وقت دوزخ خاموش ہوتی ہے۔

﴿548﴾ **نقل** ہے حشر کے روز چند اشخاص پیدا کئے جائیں گے اور فرمانِ خدا ہوگا کہ تم دوزخ میں جاؤ وہ کہیں گے ہم نے کیا گناہ کیا۔ فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوگا کہ ان کو دُنیا کا معائنہ کراؤ جب دکھلایا جائے گا تو جو کچھ منع کیا گیا ہے اس پر عمل کرتے تھے اور جو کچھ عمل کرنے کا حکم ہے اس پر عمل نہیں کرتے تھے فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوگا کہ ان کو دوزخ میں ڈالو کیونکہ انہوں نے حکم کی تعمیل نہیں کی اور ممنوعات سے باز نہیں آئے۔

﴿549﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالٰی نے اپنے کلام میں بہشت اور حوروں کی اس قدر تعریف کی ہے جو مرد تھے اس کو طلب کئے اور واصل ہوے اور جو نامرد تھے ان کے دل میں رغبت پیدا نہ ہوئی یہ لوگ عنین ہیں، کیسے رغبت پیدا ہوا گر عنین (نامرد) کے سامنے عورت کی خوبصورتی کا بیان کریں تو نامرد کو کچھ رغبت پیدا نہیں ہوتی آنحضرتؐ نے فرمایا دنیا کا طالب مخنث ہے اور آخرت کا طالب مونث ہے اور اللہ کا طالب مرد ہے۔

﴿550﴾ **نقل** ہے ایک روز میاں شاہ دلاورؓ حضرت حق تعالٰی کے حضور میں گئے تو حکم ہوا اے میاں دلاورؓ ہم نے میراں سید محمودؓ کو صدیق کیا ہے اور میاں سید خوندمیرؓ پر قاتلوا وقتلوا کی صفت رکھی ہے اور میاں نعمتؓ کو تین بزرگیاں دی ہیں سرانداز، جاجانباز، سرفراز عطا کیا اور میاں نظامؓ کو ہمیشہ حضوری کی صفت بخشی ہے، میاںؓ نے جواب دیا یا اللہ تو قدرت والا ہے اور بڑا رحم کرنے والا اور بزرگی رکھنے والا ہے۔

﴿551﴾ **نقل** ہے شاہ مدارؒ نے ایک جگہ چند روز قیام کیا تھا وہاں آپ کے پاس بہت لوگ جمع ہو گئے بادشاہ کو بھی

آپ سے ملنے کی رغبت ہوئی بادشاہ نے شاہ مدارؒ کو اس عبارت میں کہا کہ لوگ خدا کے بجائے آپ کی پرستش کرتے ہیں، شاہ اسی وقت وہاں سے دوسرے مقام پر چلے گئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے شاہؒ کا یہ واقعہ عرض کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا فقیر کے لئے یہی چاہیئے وہ مرد تھے۔

﴿552﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ برادروں کے لئے بہت مشقت ہے کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے فقیر خودی کو کھاتے ہیں۔

﴿553﴾ **نقل** ہے اگر کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام کی جوتیاں حضرتؑ کے سامنے رکھتا تو حضرتؑ اپنے ہاتھ سے جوتیاں لے کر دور ڈالتے اس کے بعد وہاں جا کر پہنتے اور فرماتے کہ مہدی جوتیاں اٹھوانے کے لئے نہیں آیا ہے مہدیؑ کا آنا خدائے تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے ہے۔

﴿554﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نماز میں تھے ایک برادر نماز کے لئے جلد دوڑتا آیا، مہدی علیہ السلام نے اس کو بہت جھڑکی دی کہ تو کیوں آہستہ نہیں آیا دوسروں کو پریشانی نہ ہوتی۔

﴿555﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام طالبانِ خدا کے حجروں میں جاتے اور دیکھتے اگر حق میں مشغول ہیں تو خوش ہوتے اگر سوئے ہوئے ہیں تو اپنا کان ان کی ناک کے پاس لے جاتے اگر ان کی سانس ذکر خدا کے ساتھ چلتی تو خوش ہوتے ورنہ ان کو ہشیار کرتے اور فرماتے کہ اٹھو خدائے تعالیٰ کا ذکر کرو یہ جگہ سونے کی نہیں ہے تاکید یہ تھی کہ دن رات خدائے تعالیٰ کے ذکر میں رہیں۔

﴿556﴾ **نقل** ہے میاں عبدالمجید نوریؒ کو مخالفان مہدی علیہ السلام پکڑے اور مارے تو میاںؒ نے فرمایا جو نہ حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ ظالم ہیں اور جو نہ حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں، اور جو نہ حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے اتارا تو ہی لوگ فاسق ہیں کوئی دوسری بات نہیں کہی۔

﴿557﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جھاڑ پر سے جانوروں کو اڑا دیتے تھے کیونکہ ان کی آواز برادراں سنیں گے تو ان کے شغل خدا (ذکر خدا) میں خلل پڑے گا۔

﴿558﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؒ ایک روز جنگل میں گئے وہاں راستے کے درمیان ایک قبر تھی فرمانِ خدا ہوا کہ تو یہاں آ کر اس قبر پر کھڑا رہ تا کہ تیری جوتیوں کی خاک اس قبر پر پڑے اور میں اس کو عذاب سے نجات دوں میاںؒ نے حسبہٗ عمل کیا۔ اور خدائے تعالیٰ نے اس کو عذاب سے نجات دی۔

﴿559﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے مہاجراں اور برادراں تین قسم کے ہیں بعضے نفسِ حضور اور بعضے حالِ حضور اور بعضے وقتِ حضور ہیں بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ نفس حضور اصحاب اکرام ہیں ان کے لئے پلک مارنے کے برابر بھی جدائی نہیں اور بعضے حال حضور ہیں یہ اصحاب عظام ہیں ان کے لئے حال پیدا ہوتا ہے تو خدا کے سامنے ہوتے ہیں اور بعضے وقت حضور ہیں یہ مہدی علیہ السلام کے عام اصحاب ہیں ان کے لئے اوقات میں سے ایک وقت ہوتا ہے کہ خدا کے سامنے ہوتے ہیں۔

﴿560﴾ **نقل** ہے میاں عبدالکریمؒ سے کہ ایک روز میاں دلاورؓ کے دل میں خیال آیا کہ رام اور لچھمن بڑے جوان تھے اور بہت ریاضتیں کیں ان کا حال کیسا ہوگا فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ ہمارا بندہ ان کو یاد کیا ہے اس کے سامنے لے جاؤ، فرشتے رام لچھمن اور سیتا کو لوہے کے طوق اور زنجیریں ڈال کر میاں شاہ دلاورؓ کے حضور میں لائے غیب سے آواز آئی کہ ان کو دیکھو میاںؓ نے دیکھا کہ بڑے بھاری جوان کھڑے ہوئے ہیں میاںؓ نے پوچھا کہ تمہارا حال کیسا ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان خدا مقصود نہ تھا ہم نے تمام ریاضتیں دنیا کے لئے کیں اور تمام لوگوں نے ہماری پرستش کی تو ہم کو اچھا معلوم ہوا اسی سبب سے یہ ہمیشہ کا عذاب ہم کو روزی ہوا پھر فرشتے ان کو دوزخ میں لے گئے۔

﴿561﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک وقت یہ چار حکم ایمان کے کئے سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے تو مومن نہ ہوگا، مگر طالبِ صادق۔

﴿562﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ پینے سے کنواں بھی خالی ہو جاتا ہے۔

﴿563﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا گوشہ میں بیٹھنے والا مرنے سے پہلے مرتا ہے در بہ در پھرنے والا جانور کی طرح چرتا ہے۔

﴿564﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے گھر میں ایک تولہ کی تانبے کی کٹوری رکھ کر بیچ کر نہ کھایا فاقہ اٹھایا تو وہ فاقہ کتے کے فاقہ کے مانند ہے۔

﴿565﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ترکِ دنیا کیا ہے اور فقیروں کے درمیان ثابت قدم ہے اور اضطرار کے وقت فقیروں کے درمیان کبھی کم ہمتی اور کبھی بلند ہمتی کرتا ہے اور فقیروں کے درمیان آرام وقرار سے رہتا ہے اور دائرہ کے باہر جلتی ہوئی آگ دیکھتا ہے اور دائرہ کے باہر نہیں جاتا اور آخر وقت فقیروں کے درمیان مرتا ہے دائرے کے فقراء اس پر دوگانہ پڑھتے ہیں اور اس پر مشت خاک ڈالتے ہیں تو ایسا شخص دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے۔

میں تجھ کو دنیا نہیں دیتا ہوں کیونکہ اس میں تیری خواری ہے
کونین اور ملائک تیری زاری کے ایک دم کے برابر ہیں
تو ہزار دعائیں کرتا ہے تو میں قبول نہیں کرتا
تیری مقبول زاری وہ ہے جو تیرا باطن مقصود کو پہنچ جائے

﴿566﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا فنا کے تین مرتبے ہیں نفس فنا، تن فنا، دِل فنا، روح کے لئے بقا ہے۔ فنائے حق اور فنائے باطل ان دونوں کے درمیان کیسے فرق کرے فنائے حق وہ ہے کہ اضطرار تکلیف اور ایذا پہنچے اور تمام دنیا کے لوگ ستائیں تو نظر حق پر پڑے اور اس ایذا کو منجانب اللہ سمجھے غیر اللہ کی طرف مائل نہ ہو حق کی طلب زیادہ رہے فنائے حق کی علامت یہ ہے لیکن فنائے باطل وہ ہے کہ دِل میں کوئی خیال نہیں آتا ہے مگر حرص کی طلب زیادہ ہوتی ہے فنائے باطل اس کو کہتے ہیں۔

﴿567﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم[1] حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد مسلمان ہوئے۔

﴿568﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد ہمارا حال ایسا ہو گیا ہے جیسا کہ جذامی کی ناک میں ہر روز کمی ہوتی ہے کیونکہ قتال کی لو لگی ہے۔

﴿569﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ کافر مفلس مرتا ہے تو عذاب ہلکا ہوتا ہے کیونکہ دنیا کی لذت تھوڑی پایا ہے اور اگر کافر تو انگر مرتا ہے تو عذاب بھی بھاری ہوتا ہے کیونکہ دنیا کی لذت بہت پایا ہے۔

﴿570﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی تارک دنیا شخص عالیت کی جگہ چھوڑ کر روٹی کے واسطے دوسرے دائرہ میں جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی حصہ دین سے حاصل نہ ہوگا۔ اور یہ اللہ کے واسطے نہ ہوگا۔

﴿571﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ ایک بڑا سانپ آیا حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنا پاؤں لانبا کیا اور فرمایا کہ آ اور جو کچھ خدا کی مرضی ہے اس پر عمل کر سانپ نزدیک آیا اور حضرتؑ کے قدم مبارک پر لوٹ کر چلا گیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کیا تھا۔

﴿572﴾ **نقل** ہے ایک درویش جس وقت کھانا کھاتا اور جو چیز رہتی کتے کو ڈالدیتا گھر والوں کو نہ دیتا کسی نے

---

[1] یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کی حیاتِ مبارک تک ہم ایسے چھپے ہوئے تھے جیسے آفتاب کے سامنے تارے جب حضرت علیہ السلام کی رحلت ہوگئی تو ہمارا اسلام ظاہر ہوا۔

درویش سے کہا کہ تو کس لئے اپنے گھر والوں کو نہیں دیتا۔ اس نے کہا یہ میرے گھر والے نہیں ہیں بلکہ دشمن ہیں خدا کے دین کو روکنے والے ہیں ان کو دینے میں کوئی ثواب نہیں اس لئے کتے کو دیتا ہوں۔

﴿573﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ رسول ﷺ کے قدم بقدم ہے (کامل پیروی کرنے والا ہے)۔

﴿574﴾ **نقل** حضرت مہدی علیہ السلام سے بعضوں نے عرض کیا کہ ہم دنیا کو ترک کرتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ بندہ کہتا ہے اس پر عمل کرو مرغ کھاؤ اچھے کپڑے پہنو اور تخت پر سو لیکن طلب مت کرو تمہارا دل خدا کے حوالہ کردو انہوں نے کہا یہ کام کیسے ہو مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہ تم جانو اس کے بعد انہوں نے ترک دنیا کی اور مہدی علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔

﴿575﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایک بار کچھ چوندہلی بینائی بھی حاصل کر، تاکہ تو فلاح پائے۔

﴿576﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو اشخاص ہمارے ہیں نابینا نہیں مریں گے۔

﴿577﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یَـا اَللّٰـه اگر تو فضل کرے ایک جو کے برابر تو زندہ رہے، زندہ رہے، زندہ رہے۔ اور اگر تو عدل کرے ایک بال برابر تو مر جائے، مر جائے، مر جائے۔

﴿578﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس کسی کو دیدار کی طلب دیئے دیئے اور جس کو نہیں دیئے نہیں دیئے۔

﴿579﴾ **نقل** ہے ایک ولی بہت عادل تھے ایک وقت وہ درگاہ الٰہی میں دعا کی یا اللہ ہم سے کوئی ضعیف کام ہوا ہے تو عدل کرے، غیب سے آواز آئی کہ ہم نے عدل کیا ہے، اس ولیؒ نے یکا یک خود کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہیں پھر اس ولیؒ نے عرض کیا کہ یہ کیا ہے، اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ تو اس وقت جنگل میں گیا تھا اور ایک ٹڈے کے ہاتھ پاؤں توڑ کر جانور کو کھلایا تھا اس لئے ہم نے تجھ پر عدل کیا اس کے بعد ولیؒ نے توبہ کی چھٹکارا پایا۔

﴿580﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں آپؑ نے بعضے مہاجروں کو تلقین کی تو تین دم میں مقصود کو پہنچے اور بعضے تین ساعت میں اور بعضے تین پاس (نو گھنٹوں) میں اور بعضے تین روز میں اور بعضے تین مہینوں میں مقصود کو پہنچے، اس زمانہ میں اگر کوئی شخص تین سال کے بعد مقصود کو پہنچے مگر وہی جس کو اللہ چاہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علم کیلئے ایک سال یا

دوسال درکار ہیں۔

﴿581﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے گجری زبان میں فرمایا کہ ایک پوت ہے یعنے باپ سے مرتبہ میں کم دوسرا پوتا یعنے باپ کے درجہ کے برابر درجہ رکھنے والا ہے۔ تیسرا پوتندر ہے یعنی باپ سے بڑھکر درجہ رکھنے والا اس وقت کسی برادر نے کہا کہ حضرت مہدیؑ پوتندر ہیں۔ میاں سید سلام اللہؓ نے اُس کو جھڑکی دی اور برا بھلا کہا، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اس کا جواب یہی تھا وہ باپ ایسا تھا کہ اس کے لئے فرزند ہونا محال تو پوتندر کہاں ہو بندہ نبی ﷺ کی کامل اتباع کرنے والا ہے یعنی میں نبی ﷺ کا قائم مقام ہوں۔

﴿582﴾ **نقل** ہے ایک شخص نے بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ آپ مرد ہیں تو بایزیدؒ نے فرمایا کہ موت کے وقت کہتا ہوں، جب آپ کی موت کا وقت آیا تو پھر وہی شخص آ کر پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مرد بنکر جاتا ہوں۔ اس نے کہا اس وقت آپ نے کس لئے نہیں کہا، فرمایا کہ نفس شیطان دنیا اور مخلوق اتنے دشمنوں کے درمیان جو شخص ایمان حاصل کرتا ہے اور مرنے تک ثابت قدم رہتا ہے تو وہ مرد ہے میں اس وقت کیسے کہتا۔

﴿583﴾ **نقل** ہے بندگی میاں ملک جیؒ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن بیان کرتا ہے اس میں یہ چار صفتیں رہیں پہلی یہ کہ آنکھ طمع سے پاک ہو۔ دوسری زبان حرص سے پاک ہو۔ تیسری غیر اللہ کے دروازہ پر جانے سے پاؤں ٹوٹے ہوے رہیں۔ چوتھی فرمانِ خدا اور نبی و مہدی علیہم السلام کا فرمان جتنا ہے اتنا ہی کہے بڑھا کر نہ کہے اگر یہ صفتیں نہ ہوں تو اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔

﴿584﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ جس کی مشکل خدا سے رسول اللہ ﷺ سے مہدی مراد اللہ علیہ السلام سے حل نہ ہوا ایسا شخص قرآن بیان کرتا ہے تو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کے پاس ماخوذ ہوگا۔

﴿585﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے کسی نے پوچھا کہ کیسے شخص کے لئے قرآن کا بیان جائز ہے، میاںؓ نے فرمایا کہ جس میں یہ ایک صفت ہو اس کے لئے نقصان نہیں قرآن کا بیان کرے وہ صفت یہ ہے کہ آنکھ سے حرص کو دھودے۔

﴿586﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا شخص قرآن کا بیان کرے جسمیں چھے چیزیں موجود ہوں تین ظاہری اور تین باطنی لیکن تین ظاہری یہ ہیں پہلی خدا پر بھروسہ کرے، دوسری دنیا کے طالب کے گھر پر نہ جائے، تیسری خدا کی بھیجی ہوئی چیز کو خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ اور تین باطنی یہ ہیں پہلی چشم سر سے خدا کو دیکھے، دوسری کوئی شخص

مرجائے تو اس کے حال کی خبر دے، تیسری سونا اور مٹی دونوں اُس کے پاس برابر ہوں۔ اگر کسی میں یہ صفتیں نہ ہوتو قرآن کا بیان کرنا اس کے لئے جائز نہیں۔

﴿587﴾ **نقل** ہے حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ تابع رہو متبوع مت بنو گجری زبان میں فرمایا کہ غلام بن میاں مت بن۔

﴿588﴾ **نقل** ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ برادراں ہم کو میاں کہتے ہیں لیکن ہم حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں جیسے تھے ویسے ہی اس زمانہ میں ہیں۔

﴿589﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص کے لئے دو گھر ہیں ایک سونے کا دوسرا مٹی کا وہ کہتا ہے سونے کے گھر کو مع ساز وسامان دیتا ہوں اور مٹی کے گھر کو نہیں بخشتا ہوں عاقل وہ ہے مٹی کے گھر کو اختیار کرے سونے کے گھر کو بخشدے بہشت اور دنیا دونوں خدا کی طرف سے ہیں۔ دنیا کے ساز وسامان کو چھوڑ و بہشت کو اختیار کرو کیوں کہ بہشت حقیقت میں سونے کا گھر ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے۔

﴿590﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدیؑ کے دائرہ میں تینوں گروہ ہوں گے جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ کے دائرہ میں تھے، مومن، منافق، اور کافر ولیکن منافقوں اور کافروں کو خدائے تعالیٰ دائرہ میں نہیں مارے گا پس ہم کو بہت ڈرنا چاہیئے۔

﴿591﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے دل کو خدا کے حوالے کردو اس کے بعد تم کو جو کچھ پسند آئے کرو۔

﴿592﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ میں دیکھا اور زاری کی حالت میں باہر آئے برادروں نے عرض کیا ہے کہ اس قدر زاری کا سبب کیا ہے میاںؓ نے فرمایا بندہ کو آخر زمانہ کے مرشداں دکھلائے ان کی گردنوں میں طوق اور ان کے ہاتھ اور پاؤں میں زنجیر ڈال کر فرشتے دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ اور مہدیِ موعود مراد اللہ علیہ السلام کی جائے پر بیٹھ کر عصر اور مغرب کے درمیان قرآن کا بیان کیا ذکر کی تعلیم دی پسخوردہ دیا اور سویت کی نہ خدا کے حکم سے نہ رسول و مہدی علیہم السلام کے حکم سے نہ مرشد کے حکم سے مگر نفس، دبدبہ اور تن پروری کے واسطے یہ کام کیا اخیر زمانہ کے مرشدوں کا حال قیامت میں ایسا ہوگا۔

﴿593﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے بھی اسی طرح معاملہ عیاں دیکھا اور فرمایا کہ بندہ کو آخر زمانہ کے

مرشداں دکھلائے اس طرح کے عذاب بہت ہوتا ہے مرشدی کی ہوس نہیں کرنی چاہیئے جس جگہ دس فقیر مدعا مہدیؑ (دیدار کی طلب) پر قائم رہیں ان کی صحبت میں رہیں اگر یہ (صحبتِ یافتہ) مرشدی کریں تو اچھا ہے وگرنہ کوئی فائدہ نہیں ہے اور جس کسی سے دین کا فائدہ نہ ہوتمام طالبانِ خدا اُن کی صحبت سے ان کے دوگانہ سے اوران کی مشت خاک سے خالی ہیں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

﴾594﴿ **نقل** ہے بندگی میاں سید شہاب الدینؓ نے فرمایا کہ بندہ کو آخر زمانہ کے مرشداں دکھلائے جاتے ہیں دوزخ کے کھموں سے باندھے ہیں اور آگ کی قینچیوں سے ان کی زبانیں کاٹ رہے ہیں اس سزا کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے دنیا میں دوسروں کو اچھی بات کہی اور خود عمل نہیں کیا۔

﴾595﴿ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ان دونوں مقام کی زمین بندہ کی آرزو کرتی ہے بھیلوٹ کی زمین اور بورکھیڑے کی زمین خدا جانے کس کی آرزو پوری ہوتی ہے اس کے بعد میاںؓ کا وصال ہوا بورکھیڑے میں آپ کو دفن کئے۔

﴾596﴿ **نقل** ہے کسی نے بندگی میاں ملک جیؓ کے حضور میں عرض کیا کہ یہ فقیراں اہل دل ہیں، میاں ملک جیؓ نے فرمایا اہل دل نہیں یہاں دائرہ میں اہل اللہ ہیں اہل دل کے مراتب ادنیٰ ہیں اہل اللہ کے مراتب اعلیٰ ہیں چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں خبر دی ہے کہ اللہ جمائے رکھا مومنوں کو تقویٰ کی بات پر اور وہی تھے اس کے لایق اور اس کے اہل اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

﴾597﴿ **نقل** ہے ایک ولیؒ نے کسی سے پوچھا میں بہت عبادت کرتا ہوں کچھ بھی نہیں دیکھتا ہوں، ولیؒ نے فرمایا خدا کو اپنی مدد کرنے والا سمجھ ہشیاری سے عمر گذار یعنے عمل سے بازمت آ۔ اللہ تعالیٰ کشایش کرے گا۔

﴾598﴿ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا اے عمرؓ علم ظاہری والے جو نماز پڑھتے ہیں جانو کہ انکا دِل جہاں کہیں کہ چاہتا ہے پراگندہ ہوتا ہے نفسانی خطروں میں گراں ہوکر رہ جاتے ہیں، جو آدمی نفس کا تابع ہے اس بت پرستی سے نہ چھوٹے اس کو عجیب گمراہی ہوتی ہے اس طرح کی گمراہی جو بت پرستی ہے اور بت پرستی میں پڑے ہوے ہیں یہ لوگ عجیب اندھے اور شرمندہ ہیں جن کے دل میں خدا کے سوائے کوئی بات آتی ہے تو ان کو کیا حاصل ہوتا ہے ان کی نماز کو نماز نہ سمجھیں کیونکہ نماز کے حرکات قیام قراءت حمد رکوع اور سجود میں میں اور تو کے خطروں سے نماز نہ ہوگی۔

﴾599﴿ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو چراغ کی لو پر انگلی رکھو

تو برداشت نہ کرسکو گے تو دوزخ کی آگ میں کیسے صبر کرو گے۔

﴿600﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم شہر میں جاتے ہیں تو ہم کو لوگ تمسخر سے کہتے ہیں کہ یہ خودی کے طالب ہیں، مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جواب دیدو کہ خودی ہماری طالب ہے۔

﴿601﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ جالور میں تھے میاں وزیرالدین گجرات سے جالور آئے بندگی میاں نعمتؓ کو ان کے آنے کی خبر ہوئی اس وقت بندگی میاں نعمتؓ سر میں تیل ڈال رہے تھے اسی حالت میں باہر آ کر ملاقات کی۔

﴿602﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس بندہ کو مہمان کرتا ہے اللہ کے واسطے نہیں بلکہ اس کا مقصود یہ ہے کہ بندہ خوشنود ہو جو شخص فقیروں کی مہمانی کرتا ہے وہ اللہ کے واسطے ہے کیونکہ یہ بندہ گھر میں کھاتا ہے۔

﴿603﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے بی بی کد بانوؒ سے فرمایا کہ آخر شب میں میاں دلاورؓ کے حجرے میں جاؤ خدائے تعالیٰ کی رحمت آتی ہے تم کو بھی بہرہ پہنچتا ہے۔

﴿604﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے کسی عالم نے آ کر ملاقات کی میاںؓ نے فرمایا تم اس آیت کے کیا معنی کرتے ہو۔ جب تارک ہوئی رات اس پر تو دیکھا تارے کو۔ اس عالم نے کہا ستارہ آفتاب اور مہتاب کو دیکھ کر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا یہ ہمارے پروردگار کے مانند ہیں۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ کیا ابراہیمؑ کے شایان شان ہے کہ ستارے آفتاب اور مہتاب کو پروردگار کہیں، اس عالم نے عرض کیا خوندکار فرمائیں۔ میاںؓ نے فرمایا ابراہیمؑ کے لئے اس ستارے آفتاب اور مہتاب پہ بینائی کا شبہ ہوا میاںؓ نے کہا جس وقت کہ بینائی۔ انّی بریٓ۔ کی ہوئی تو اس وقت ابراہیمؑ نے کہا میں بری ہوں ان چیزوں سے جن کو تم شریک ٹھیراتے ہو عالم نے کہا کہ یہ علم واقعی سکھایا مجھے میرے رب نے، کا علم ہے کتاب اور تعلیم بشر کا نہیں۔

﴿605﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ملاؤں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے مریدوں کو برغلا نکر مرید کرتے ہو، مہدی علیہ السلام نے فرمایا شرع میں کیسا ہے جو شخص اپنی لڑکی کا عقد نامرد سے کر دیا اس کا حال معلوم نہ تھا چند روز کے بعد تحقیق ہوئی کہ عنین ہے تو شرع میں علیحدہ کر دیتے ہیں یا نہیں اور جو سامان کہ اچھا ہونے کے خیال سے خریدتے ہیں اگر اس میں عیب ظاہر ہو جائے تو واپس دیتے ہیں یا نہیں پس دین کا مقصود یہی ہے۔

﴿606﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ ازار بھیجا تھا لانبی تھی حضرتؑ سے کسی نے عرض کیا سنت ہے کہ ازار ٹخنے سے کچھ اوپر رہے تو حضرتؑ نے ازار کا زیادہ حصہ نکال دیا رسول علیہ السلام کی کامل پیروی کی یعنے رسولؑ

کے قول وفعل اور حال کی پیروی کی۔

﴿607﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اس کو سوال کی حاجت نہیں ہے۔

﴿608﴾ **نقل** ہے بندگیمیاں ملک جیؓ سے ایک عالم نے ملاقات کی میاںؓ نے فرمایا کہ تم اٰمنت باللّٰہ پڑھنا جانتے ہو۔ عالم نے کہا جانتا ہوں، میاںؓ نے فرمایا پڑھو، اس عالم نے پڑھا، میاںؓ نے فرمایا کیا تم ان سب پر ایمان لائے، عالم نے کہا ہاں، میاںؓ نے فرمایا حقیقت پر ایمان لائے یا مجاز پر، وہ عالم خاموش ہوگیا، میاںؓ نے فرمایا حقیقت عمل ہے عمل کریں جس چیز پر ایمان لایا ہے اس چیز کو دیکھے یعنی خدائے تعالیٰ کو دیکھے وہ مومن ہوگا۔ ورنہ صرف پڑھتا رہے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہ بینا نہ ہوگا۔ اس کے حق میں یہ آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں اندھا۔ اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے جو شخص خدا کو دنیا میں نہ دیکھے مومن نہ ہوگا۔

﴿609﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ یگانگی بہتر ہے یا دوئی، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دوئی بہتر ہے کیوں کہ یگانگی کو پہچان سکتا ہے اگر دوئی نہ ہوتی تو یگانگی کو کوئی نہ پہچانتا۔

﴿610﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ خدا کا طالب چاہتا ہے کہ ایک دم جدا نہ ہو لیکن طالب کی خیریت اسی میں ہے کہ کبھی فراق اور کبھی وصال رہے ہمیشہ وصال بھی اچھا نہیں، ہمیشہ فراق بھی نعوذ وباللہ اچھا نہیں ہے۔

﴿611﴾ **نقل** ہے ایک شخص روٹی لے کر چالیس حجرے پھرا کسی نے روٹی قبول نہیں کی کہا کہ ہم کو فاقہ اٹھانے کی طاقت ہے دوسرے بھائی کو دو تمام اشخاص یہی کہتے تھے خدا کے طالب تھے آپس میں خلوص رکھتے تھے کیوں کہ فائدہ اخلاص میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومن آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

﴿612﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں ایک عورت تھی اس کے لئے بہت اضطرار تھا ایک بچے کو سامنے اور ایک کو پیچھے سلا کر خود ان کے درمیان سوگئی رات ہوئی تو ایک بچہ کا انتقال ہوگیا دائرہ میں ایک عورت کامل تھی اس کو غیب سے آواز آئی کہ ہم کو کھانا کھلاؤ۔ وہ عورت پریشان ہوئی پھر غیب سے آواز آئی کہ فلاں پر بہت اضطرار ہے جا اسکو کھلا وہ کھانا ہم کو پہنچتا ہے۔ اس کے بعد کچھ کھانا اور چراغ لے کر گئیں کیا دیکھتی ہیں کہ ایک بچہ مرگیا ہے اس عورت کا دوسرا بچہ بے طاقت ہوگیا اس وقت کامل بی بی اس عورت کو کھانا بھیجی تو وہ عورت بچے کو کھلائی اور جو بچہ مرگیا تھا اس کو دفن کئے ایسے خدا کے طالب تھے۔

﴿613﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ جنھوں نے مہدیؑ کی تصدیق کی ان کا ایمان

کامل ہے، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ کے صحابہؓ کا ایمان کامل تھا نئی شریعت نازل ہوئی قبلہ بدل دیا گیا چندلوگ مرتد ہوگئے تمام صحابہؓ نے نفس کا خلاف کر کے اس وقت تصدیق میں زیادتی کی۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ شریعت میں کیا نئی چیز لایا جوان کو دشواری ہوتی ہے۔ بندہ شریعت کی کامل پیروی کرنے والا ہے کیا بندہ کی تصدیق کرنے میں کچھ ان کو تکلیف ہے۔

﴿614﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اضطرار اور کچھ ضعیفی کی وجہ سے ایک روز یا تین روز مجرد (عورت بچوں سے علیحدہ) ہو جائے تو وہ دنیا کا طالب ہوا۔

﴿615﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بلند ہمت وہ ہے خدائے تعالیٰ کی بھیجی ہوئی چیز کو اسی وقت کھاتا ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے کم ہمت وہ ہے جو خدائے تعالیٰ کی بھیجی ہوئی چیز کو تھوڑی تھوڑی کھاتا ہے کیوں کہ اس کا نفس ضعیف ہے اسی لئے حکمت سے خدا کی راہ جانتا ہے۔

﴿616﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا متوکل وہ ہے جو کچھ خدا دے کھائے کل کے کھانے کے لئے اٹھا نہ رکھے۔

﴿617﴾ **نقل** ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک برادر نماز کے لئے تمام برادروں کے بعد آتا اور نماز پڑھتے ہی تمام برادروں سے پہلے چلے جاتا عمرؓ نے ایک روز اس کو راستے میں بلا کر پوچھا کہ تو کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا مجھ سے مت پوچھو، عمرؓ نے بہت کوشش کی تو اس نے کہا کہ میرے اور میری عورت کے درمیان ایک کپڑا ہے عورت برہنہ بیٹھتی ہے تو وہ کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے لئے آتا ہوں اور جلد جا کر کپڑا عورت کو دیتا ہوں تو عورت نماز پڑھتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے آبدیدہ ہو کر اس کے لئے ایک اونٹ گیھوں سے بھرا ہوا تھوڑے کپڑے اور تھوڑے سونے کے سکّے روانہ کئے، اس عورت نے کہا کہ ہم پر اتنے روز تکلیف میں گذرے عمرؓ نے نہ بھیجا اب تم نے تکلیف کا حال کہا (اس لئے روانہ کیا) شوہر نے کہا مجھ کو بہت مجبور کرنے پر کہا۔ عورت نے کہا یہ سب چیزیں عمرؓ کو واپس کر دے ہم جو کہتے ہیں اس پر عمل کر شوہر نے قبول کیا عورت نے کہا چونکہ تو نے واپس کر دیا اب میرے برابر موت کا دوگانہ ادا کر تو اس نے اسی طرح کیا۔ عورت نے دعا کی اللہ ہم کو راضی برضا رکھ چندروز ہمارا حال کسی کو معلوم نہ تھا۔ اس وقت معلوم ہو گیا ہے (موت عطا کر) دونوں سجدے میں تھے ان کی ارواح کھینچی گئی۔ ایسے خدا کے طالب تھے۔

﴿618﴾ **نقل** ہے شفاعت کے لئے مرنے کے بعد پہلے میت کو دیکھے کہ اس کی کیا حالت ہے اگر اس کا تمام جسم کالا اور اس کی آنکھ ہری اور اس کا منھ کالا دیکھے تو جانے کے بے ایمان گیا ہے شفاعت اس کے باب میں قبول نہیں اگر تل کی

مقدار اس کی پیشانی پر سفید رہے یا اس کے جسم کے کسی مقام پر تل برابر سفید ہونے کی تحقیق ہو تو اس کا ایمان باقی ہے اور اس کی شفاعت بھی باقی ہے وہ سفیدی فائدہ پہنچاتی ہے۔

﴿619﴾ **نقل** ہے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ **این اللہ** یعنے خدا تعالیٰ کہاں ہے، رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں کے دلوں میں ہے۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ دِل کہاں ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے وجود میں ہے لیکن دِل دو قسم کا ہے یعنی مجازی دل اور حقیقی دل وہ دل نہیں ہے جو گوشت کا ٹکڑا ہے جس کو تو جانتا ہے اے عمر حقیقی دِل وہ ہے جو نہ بائیں جانب ہے نہ سیدھے جانب نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ دور ہے نہ نزدیک۔ لیکن حقیقی دِل کا پہچاننا اور استقامت چاہنا حضرت رب العالمین کے قرب کی پاسبانی ہے کیونکہ مومنوں کا دِل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مومن کون ہے اور مسلم کون۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عمرؓ زاہد مسلم ہے اور عارف مومن ہے۔

﴿620﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی شخص رسم عادت اور بدعت کرے تو اس کو دین کا بہرہ نہ پہنچے۔

﴿621﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ دیکھا کہ سات مظفر ہیں کہ ان کے سر کے بال حضرتؑ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس معاملہ کو بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے روبرو ظاہر کیا، میاں دلاورؓ نے کہا اس معاملہ کو معنی پر حمل کرنا چاہیئے، تمہارے واسطہ سے ان کا ایمان سات پشت تک باہر کر دیئے ہیں پھر فرمایا مارنا مرنا ہے یعنے کشتن و کشتہ شدن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد میں ہوں اور تو ہے تیرے سوائے جو کچھ ہے میں نے تیرے لئے پیدا کیا ہے، رسول علیہ السلام نے کہا یا اللہ تو ہے میں نہیں ہوں اور جو کچھ تیرے سوائے ہے وہ سب میں نے تیرے لئے چھوڑ دیا ہے۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا تم راضی رہو اللہ کی قضا پر صحابہؓ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ اور تم صابر ہو اللہ کی بلا پر کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ اور تم شاکر ہو اللہ کی نعمتوں پر کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم ہی سچے مومن ہو اے دوست یہ وہ مقام ہے جس کو خُلّت کہتے ہیں اور وہ مقام عبودیت کا مقام نہیں ہے جو خلّت کا مقام ہے اس خلت کے مقام میں خواب خلیل اللہ کے مذہب پر ہوتا ہے۔ اے میرے ولی دوست دوستوں کا ذکر جس قدر کہ کیا گیا کافی ہے ہمارا مقصود اس سے زیادہ ہے ان کی باتیں میری اُمت کے درمیان ایسی ہوں گی جیسا کہ نمک کھانے کے درمیان کھانا بغیر نمک کے اچھا نہیں ہوتا۔

﴿622﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے طالب کے لئے دونوں حال اچھے اگر جلد مر گیا تو بہتر ہے اور اگر چند روز زندہ رہا اور ترک حیاتِ دنیا کیا تو بھی بہتر ہے گجری زبان میں فرمایا کہ مومن جئے یا مرے اس کے

دونوں ہاتھ میں لڈو ہے۔

﴿623﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک خدا کا طالب مر گیا تو اس کے حق میں مہدی علیہ السلام نے کچھ نہیں فرمایا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی عادتِ مبرک ایسی تھی کہ کوئی شخص مرتا تو اس کے مراتب بیان فرماتے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے حق میں آپ نے کچھ نہیں فرمایا، مہدی علیہ السلام نے توجہ کر کے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد ہم نے تیرے واسطہ سے اس کو بخشدیا مہدی علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا کہ اس کا گناہ کیا تھا۔ فرمانِ خدا ہوا کہ جس وقت اس کو اضطرار ہوتا تو نفس اس کے دل میں ایسا خطرہ لاتا کہ تیرے عزیز دنیادار ہیں کوئی چیز نہیں بھیجے یہ وہاں نہیں گیا۔ انہوں نے نہیں بھیجا مگر خطرہ اس کے دل میں رہ گیا تھا توبہ نہیں کیا۔ اسی خطرہ پر مرا اس گناہ کے واسطہ سے اس کا یہ حال ہوا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے عذاب سے نجات پائی دوسروں کا کیا حال ہو۔

﴿624﴾ **نقل** ہے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ نعمتؓ جامع مسجد گئے۔ میاں سید خوندمیرؓ لانبا لباس پہنے تھے۔ میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا خدائے تعالیٰ بھیجا تھا۔ ایک شخص نے میاں سید خوندمیرؓ کی طرف سے میاں شاہ نعمتؓ سے گفتگو کی میاں سید خوندمیرؓ نے اس برادر کو بہت جھڑکی دی اور اس کی ناک گھسا کر اس پر اظہار خفگی کئے۔

﴿625﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ بہت اشخاص سے جھگڑا کر کے شہر سے باہر گئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے وہاں نماز ادا کی میاں شاہ نعمتؓ سے ملاقات ہوئی مہدی علیہ السلام نے تلقین کی میاںؓ کو تین روز تک دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی اس کے بعد ہوش میں آئے اور اس کام سے توبہ کر کے مہدی علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو ایسے کامل کیا کہ آپ اصحاب اکرام ہوئے۔

﴿626﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سفر میں تھے ایک روز مہدی علیہ السلام صحابہؓ کے سامنے جارہے تھے ایک بلند مقام دیکھ کر وہاں آپؑ کھڑے ہو گئے اور پیچھے نظر کئے تو فقیر اس اضطرار کی تکلیف کی حالت میں بوجھ گردن پر اٹھائے ہوئے آتے ہیں اور کوئی بچوں کو گردن پر لیا ہوا آرہا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ ان سے کیا لیا ہے جو اس قدر تکلیف اختیار کر کے بندہ کی صحبت میں آتے ہیں۔ مگر ان کا مقصود خدا ہے خدا کے واسطے آتے ہیں۔ فرمانِ خدا ہوا کہ ان سے دست بیعت کر۔ یہ فقرا ہماری درگاہ میں مقبول ہیں۔ مہدی علیہ السلام نے دست بیعت کی تین سو تیرہ فقرا تھے اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام ان پر بہت خوش ہوئے۔

﴿627﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ جو اکیلا تھا خدا کو حاصل کرنا آسان ہوا۔ ورنہ بہت تکلیف ہوتی۔ یہ پیغمبروں کا خاصہ ہے، کہ ان کے لئے عورت اور بچے تھے اخراج اضطرار اور تکلیف پہنچتی تھی۔ خدائے تعالیٰ

کی یاد اوران کے امور میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔

﴿628﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ جس وقت جنگ کے لئے گئے تو اپنے گھر والوں اور دائرہ کی بہنوں کو وصیت کی ہم نے خود کو خدا کی راہ میں تصدق کر دیا ہے ہے اگر تم قید کریں تو تم خوش ہو خدمت کرو کچھ رنج مت کرو وہ سب حشر کے روز خدائے تعالیٰ کے حضور میں اسی طرح حاضر کئے جائیں گے اس وقت خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوگا وہ کون لوگ تھے جنھوں نے ہماری راہ میں خود کو قتل کروائے اور اپنے گھر والوں کو قید کروائے ان کو لاؤ ہم اپنی ذات دیتے ہیں (اپنا دیدار عطا کرتے ہیں) اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے گھر والوں کو خدائے تعالیٰ کے حوالے کر دیا ہے۔ انشاءاللہ کوئی شخص ان کا بال ٹوٹا ہوا نہیں دیکھے گا اور ان کو تکلیف نہیں پہنچے گی۔

﴿629﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ نے اپنے گھر والوں کو خدا کے حوالے کر دیا ہے۔

﴿630﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کی کیفیت چھ مہینے پہلے معلوم ہوگئی تو آپؓ نے مہدی علیہ السلام سے عرض کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

﴿631﴾ **نیز** حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے لئے تین روز باقی رہ گئے تھے یہ حال بھی بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو معلوم ہوگیا تو آپؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تم جو کچھ کہتے ہوا ایسا ہی ہے ولیکن ہمیشہ فقیروں کے لئے بہت فرق ہو جائے گا اس کے بعد میاں دلاورؓ نے یہ واقعہ میاں شاہ نظامؓ کے روبرو بیان کیا میاں نظامؓ نے توجہ کی تو ایسا ہی معلوم ہوا۔

﴿632﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں شاہ نظامؓ کے روبرو بینائی کے معنی بیان کیا تھا میاں سید سلام اللہؓ نے مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ان کے روبرو نہیں کہنا چاہیئے۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نظامؓ حق گو ہیں حق گو کے پاس حق پوشیدہ نہیں۔

﴿633﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں دیکھتا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نعمتؓ تمہاری قابلیت بڑی ہے ایک بار خدائے تعالیٰ دیگا جو شخص کہ مزدوری کرتا ہے اگر اس کو اس رات میں مزدوری نہیں دیتے ہیں تو کل نہیں آتا جو شخص کہ بزرگ ہے اس کو چند روز مزدوری نہیں دیتے ہیں۔ تو عذر نہیں کرتا چاکری کرتا ہے تو اس کو ایک بار دیتے ہیں۔

﴿634﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی۔ **سابقان** سے مراد لا

ہوتیاں ہیں جو ذات خدا کی تجلی کو پہنچے ہیں۔اور ثلة من الاولین سے وہ جماعت مراد ہے جو حضرت خاتم الانبیاءؑ کے زمانہ سے خاتم الاولیاءؑ کے زمانہ تک ظاہر ہوئی اور فرمایا خواجہ بایزید،خواجہ ابراہیم،خواجہ جنید،شبلی قدس اسرارہم اس جماعت میں داخل ہیں اور خاتم اولا ولیاءؑ کی بعثت کے بعد چند اشخاص ہوں گے۔چنانچہ میراں سید محمودؓ،میاں سید خوندمیرؓ اور بعضے چند مہاجرانؓ ہیں۔

﴿635﴾ **نقل** ہے فتح خاں بڑو نے ملک بخنؒ کے ذریعہ تمام مہاجروں کو کہلا بھیجا ملّایاں کہتے ہیں کہ ہم تم سے مہدیت میں بحث کرتے ہیں موضع بنیب میں تمام مہاجرانؓ ایک جگہ جمع ہو گئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے تمام مہاجروں سے کہاہ آپس میں اتفاق کرلو کہ سوال کا جواب ایک شخص دینا چاہیئے تمام مہاجروںؓ نے کہا ہاں اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے میاں شاہ نظامؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں میاں نظامؓ نے فرمایا بندہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے مہدیؑ کی ذات کو ثابت کرتا ہے۔میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا یہ جواب نہیں ہے کیونکہ احادیث میں بہت اختلاف ہے منکر مہدیؑ قبول نہیں کرے گا۔پھر میاں نعمتؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں،میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ بندہ قرآن کی آیت سے اور رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے مہدیؑ کی ذات کو ثابت کرتا ہے اگر قبول کیا تو بہتر ہے ورنہ شمشیر اٹھا کر دکھاتا ہوں کہ اس سے قبول کرے گا۔میاںؓ نے فرمایا یہ جواب نہیں ہے میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں میاں دلاورؓ نے فرمایا بندہ خدا سے معلوم کر کے جواب دیتا ہے۔میاںؓ نے فرمایا یہ بھی جواب نہیں ہے دشمن خدا سے معلوم کرنے کو قبول نہیں کرے گا۔پھر میاں ملک جیؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں۔میاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ بندہ مصطفیٰ ﷺ کی ذات کی تمثیلات سے مہدیؑ کی ذات کو ثابت کرتا ہے،میاںؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کا منکر تمثیلات کو قبول نہیں کرے گا۔پھر میاں امین محمدؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب فرماتے ہیں،میاں امین محمدؓ نے فرمایا کہ بندہ پیغمبروں کی شان سے مہدیؑ کی ذات کو ثابت کرتا ہے۔میاںؓ نے فرمایا مہدیؑ کا منکر پیغمبروں کی شان کو قبول نہیں کرے گا۔اور میاںؓ نے بعضے مہاجروںؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب دو گے تو تمام مہاجروںؓ نے اپنی قوت کے موافق کچھ جواب کہا۔میاںؓ نے فرمایا کہ یہ بھی جواب نہیں ہے اس کے بعد میاں ملک جیؓ نے میاں سید خوندمیرؓ سے فرمایا کہ آپ کیا جواب دو گے۔میاںؓ نے فرمایا اگر تمام برادروں کی اجازت ہو تو اس وقت کہتا ہوں،تمام مہاجروںؓ نے اجازت دی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہمارے خوندکار (مہدیؑ) کے صدقہ سے میراں سید محمد مہدیِ موعودؑ کی ولایت پر الف سے والناس تک حجت دیتا ہوں تمام صحابہؓ نے اقرار کیا کہ جو ہمارے درمیان ایسی حجت دے وہ اکرام ہیں،تمام مہاجروںؓ نے میاں سید خوندمیرؓ سے دست بیعت کی کہ ہمارے درمیان آپ بزرگ ہیں میاںؓ نے افمن کان کی آیت اور بعضے چند قرآن کی آیتوں کا بیان فرمایا۔آخر ملاؤں کے لئے

مغلوب ہوکر حجت کے لئے نہیں آئے روسیاہ ہوکر خاموش رہے یہ نقل قصبۂ بنیب کی ہے۔

﴿636﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک کے لئے سیر نبوت فرمایا اور دوسرے کے لئے سیر ولایت فرمایا یعنی میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ۔

﴿637﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ جس شخص میں عمرؓ اور عثمانؓ کی صفت ہے وہ شخص ابوبکرؓ کی صفت رکھنے والے سے دست بیعت کرے پہلا فضل قرآن کے بیان کا، دوسرا فضل آل رسول کا، تیسرا فضل آل مہدیؑ کا چوتھا فضل دوجوانوں کی تخصیص کا۔

﴿638﴾ **نقل** ہے شہر فرح میں حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ دیکھا کہ مہدی علیہ السلام کا وصال ہوگیا ہے اور غسل دے کر جنازہ تیار کر لیئے اس کے بعد ہر ایک برادر جنازۂ مبارک اٹھانے کا قصد کرتا ہے اور کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ برادراں ہم کو فرمائیں تو ہم اٹھاتے ہیں اس کے بعد تمام برادروں نے کہا کہ اٹھاؤ۔ میاںؓ نے اٹھایا اور آسانی سے اپنے سینے پر رکھ کر ہم لے چلے اور چند قدم گئے کیا دیکھتے ہیں کہ مہدیؑ ہمارے درمیان ہیں یہ معاملہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے دیکھا ہے یہ مصطفیٰ ﷺ کی ولایت کا بار ہے تمہارے سوائے کوئی شخص اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

﴿639﴾ **نیز** فرمایا کہ تمہارے لئے ہماری ذات میں فنا ہے اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ جہاں مصطفیٰ ﷺ کی ولایت کا خاتم ہوتا ہے وہاں (اس کے صحابہؓ) انبیاءؑ کے قائم مقام ہوں گے بعض صحابہؓ کے لئے ابراہیم علیہ السلام کی سیر ہے فرمایا اور بعض صحابہؓ کے لئے موسیٰ علیہ السلام کی سیر فرمایا اور بعضے صحابہؓ کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کی سیر فرمایا بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا کہ کسی کے لئے محمد و مہدی علیہم السلام کی بھی سیر ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا ہاں تمہارے لئے بندہ کی ذات میں سیر ہے۔

﴿640﴾ **نقل** ہے شہر احمد آباد قصبۂ نین پورا میں اجماع ہوا تھا۔ دوجوانوں کے فضل کے معلق گفتگو تھی مہدی علیہ السلام کے تمام صحابہؓ اس مجلس میں حاضر تھے بعضے صحابہؓ نے فرمایا کہ تخصیص تو معلوم ہے ولیکن حضرت مہدی علیہ السلام نے کس کے سامنے فرمایا ہے کہ یہ دونو جوان سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ ہیں۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ نے سنا ہے کہ بی بی بونؓ حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھی تھیں اس کے بعد تمام صحابہؓ نے کہا کہ اگر مہدی علیہ السلام معین کر کے فرمائے ہوں گے تو ہم بی بیؓ سے پوچھتے ہیں جو کچھ بی بیؓ سنی ہوں گی فرمادیں گی پس تمام صحابہؓ بی بیؓ کی خدمت میں گئے اس کے

بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اس طرح بی بیؓ سے پوچھا کہ خدا حاضر ہے اور مہدیؑ بھی حاضر ہیں آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے جو کچھ سنا ہے فرمائیں کیوں کہ مہدی علیہ السلام نے دو جوانوں کے نام آپ کے روبرو جو فرمایا ہے وہ کون ہیں بی بیؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شہر فرح میں دعوت کے وقت فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمد دونو جواں سیدوں کو ہماری درگاہ سے بے واسطہ فیض پہنچتا ہے ہم تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ ان دونوں شخصوں کا یہ مقام تھا ہم نے ان کو تیرے تابع کیا اور نیز وہ اس مقام کو پہنچے اور چونکہ ہم نے یہ حکایت مہدیؑ سے سنی پس مہدیؑ سے عرض کیا کہ میرا نجیو یہ دو شخص جوان کون ہیں پس مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں رہو خدائے تعالیٰ ظاہر کردے گا۔ اس کے بعد ہم نے عرض کیا کہ ہم اس لئے پوچھتے ہیں کہ ان کی تعظیم کریں جیسی تعظیم کہ خوندکار کی کرتے ہیں اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا کہ دو جوان میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ ہیں۔

﴿641﴾ **نقل** ہے موضع بھیلوٹ میں اجماع ہوا تھا فضل کا بھی ذکر تھا بعضوں نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ خود کو صحابہؓ پر فضل دیتے ہیں۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کبھی خود کو فضل نہیں دیا ہے کیوں کہ ہم نے مہدیؑ سے ہمیشہ فنا اور نیستی سنی ہے خود کو تم پر فضل دینا ہستی ہے اس کے بعد عصر کے وقت میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ نماز میں برابر کھڑے ہوئے تھے میاں سید خوندمیرؓ کو حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ تو بدل ڈالی شریر لوگوں نے دوسری بات اس کے خلاف جوان سے کہدی گئی تھی۔ نماز کے بعد میاںؓ نے میراں سید محمودؓ کے کان میں کہا کہ ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے بلند آواز سے فرمایا ا منا وصدقنا اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے یہ بیت پڑھی۔

خدا عابدوں سے ان کو پسند کرتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتے

ایک روز حجرہ میں عتاب سے فرمان ہوا کہ کیوں تو نے حق پوشی کی کیوں کہ ہم نے دو شخصوں کو تمام صحابہؓ پر فضل دیا ہے۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا کہ یا اللہ کچھ حجت چاہیئے تو فرمان ہوا کہ جو شخص دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل و میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا اور حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں ان دو شخصوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جیسا کہ فرشتوں کے درمیان جبرئیل اور میکائیل مخصوص ہیں۔ نیز حضرتؑ نے فرمایا کہ تین اشخاص ذاتی ہیں ایک سید محمودؓ دوسرے سید خوندمیرؓ تیسرے میاں دلاورؓ۔

﴿642﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید محمودؓ سفر سے آئے اور موضع بھیلوٹ میں مع اہل دائرہ قیام کئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے مع اہل دائرہ سلطان پور سے میراں سید محمودؓ کے پاس آکر عرض کیا کہ بندہ کو جگہ دو تا کہ بندہ بھی تمہارے پاس

رہے اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ تمہارے اور ہمارے درمیان کیا فرق ہے مہدی علیہ السلام نے جو کچھ میرے لئے فرمایا وہ تمہارے لئے بھی فرمایا بلکہ برادر حقیقی فرمایا اور تمہارا فیض جاری ہے۔

﴿643﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مہدیؑ اور مہدویاں قیامت قائم ہونے تک رہیں گے۔

﴿644﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی ملک برہان الدینؓ سے فرمایا کہ تم نے اپنی ذات دیگر (مرنے سے پہلے مرکر) خدا کی ذات حاصل کی۔

﴿645﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام ے ملک گوہرؓ کو فرمایا کہ تم لا قیمت گوہر ہیں اور بزرگ ہیں۔

﴿646﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں ملک جیؓ سے فرمایا کہ لاہوت کا شہزادہ آتا ہے اس کے بعد آپؑ نے ان کو تلقین کی اور یہ بشارت دی۔

﴿647﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں امین محمدؓ کو گجری زبان میں فرمایا کہ تم تھنڈی سہاگن ہو۔

﴿648﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد اکثر صحابہؓ میراں سید محمودؓ کی صحبت میں رہے کمال کو پہنچے میراں سید محمودؓ کا فیض ایسا تھا۔

﴿649﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں بھائی مہاجرؓ کو عشق کی بوٹی فرمایا ہے۔

﴿650﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں یوسفؓ کو فرمایا کہ تمہارے لئے جذبہ موت کے وقت تک رہے گا۔

﴿651﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے نے فرمایا کہ ملک برہان الدینؓ کے لئے بہشتیں آرزو کرتی ہیں لیکن قبول نہیں کرتے خدا کی ذات طلب کرتے ہیں اور نیز فرمایا کہ چھے مہینے میں ملک برہان الدینؓ اپنے صاحب کو کھاٹ کے نزدیک بٹھاے۔ نیز فرمایا کہ شاہ آیا اور شاہ گیا۔

﴿652﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے جمع کی نماز ادا کی اس کے بعد وتر ادا کیا ایک عالم نے افسوس کے ساتھ کہا کہ مہدی علیہ السلام اس جمع کے بعد نہیں آئیں گے مہدی علیہ السلام کا وصال ویسا ہی ہوا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے وقت اور میراں سید محمودؓ کے وقت ہر دو وقت میں کچھ فرق نہ تھا اور تمام صحابہؓ نے فرمایا کہ ہم کو (ہر دو وقت کے درمیان) ایک ذرہ فرق معلوم نہ ہوا جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وقت تھا ویسا ہی میراں سید محمودؓ کا وصال ہوا تو اٹھارہ جگہ نماز کے لئے آذاں ہوئی۔

﴿653﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام خراسان گئے وہاں نماز جمعہ کے لئے روانہ ہوئے حضرتؑ کے بازو میراں سید محمودؓ چل رہے تھے حضرتؑ نے فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ آگے چلو یا پیچھے چلو دو ذات برابر ہو گئے خدائے تعالیٰ دوسرے ہفتہ میں ایک کو اٹھا لے گا۔

﴿654﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید خوندمیرؓ الوہیت کے سات دریا پیتے ہیں لیکن ہونٹ کچھ تر نہیں ہوتے۔

﴿655﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کو فرمایا کہ ہم اور تم ایک ذات اور ایک وجود ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ فرق نہیں ہے۔

﴿656﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم خدا کو یاد نہیں کرتے لیکن حق تعالیٰ کی جانب سے (خدا کو یاد کرنے کی) کوشش ہوتی ہے۔

﴿657﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے لئے فرح میں کوئی لباس نہ تھا مگر ایک پرانی لنگی تھی۔ میاں نعمتؓ لنگی باندھے ہوئے مہدی علیہ السلام کے حجرہ کے قریب خدا کی یاد میں مشغول بیٹھے تھے ان کے نزدیک حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لے گئے میاں نعمتؓ مہدی علیہ السلام کو دیکھ کر کپڑے کی کمی کی وجہ رکوع کی حالت میں کھڑے ہو گئے۔ مہدی علیہ السلام نے ان کو دیکھا اور گھر میں جا کر بی بیؓ سے فرمایا کہ آج میاں نعمتؓ دیکھ کر ہم کو بہت افسوس ہوا۔ بی بیؓ نے کہا کہ میرا نجی کوئی چیز ان کو دو اسی وقت خدائے تعالیٰ کا فرمان آیا کہ اے سید محمد جاؤ اور میاں نعمتؓ کو ایمان کی بشارت دو۔ اسی وقت حضرت مہدی علیہ السلام میاں نعمتؓ کے قریب آکر ہشیار کئے۔ میاںؓ نے اوپر دیکھ کر عرض کیا کہ میرا نجیو تم اللہ کی ذات ہیں نعمت اس وقت خدا کے مشاہدہ میں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایمان کی بشارت دیتا ہوں میاں نعمتؓ نے کہا کہ خوندکار کے ایمان کی بشارت عنایت فرمائیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبیؐ اور مہدیؑ کا ایمان کسی کے لئے روا نہیں طالب کے لئے ایسی ہی طلب چاہیئے اور فرمایا کہ میں تم کو ایمان کی بشارت دیتا ہوں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نعمتؓ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد مردانہ ہیں۔

﴿658﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اور میاں نعمتؓ توکل کے میدان میں گھوڑا دوڑائے کچھ فرق نہ تھا مگر دو کان کا۔

﴿659﴾ **نیز** حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ ولایت کے عمرؓ ہیں۔

﴿660﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نظامؓ کے دادا شیخ فرید شکر گنج تھے۔ اور میاں نظامؓ رویت گنج ہیں۔

﴿661﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ کے صفات میاں نظامؓ کے درمیان موجود ہیں۔

﴿662﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کسی نے ابوبکرؓ کو نہیں دیکھا ہے اس کو چاہیئے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے۔

﴿663﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے بعد جو کچھ خواب اور معاملہ دیکھو گے میاں دلاورؓ کے روبرو حل کرو میاں دلاورؓ اہل دل ہیں اور دفتر دل ہیں اور میاں دلاور کے لئے عرش سے تحت الثریٰ تک ایسا روشن ہے جیسا کہ ہاتھ میں رائی کا دانہ روشن رہتا ہے۔

﴿664﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام اذاں کی آواز سنتے ہی باہر آئے میاں بھیکؓ نے اسی وقت تکبیر کہی مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں بھیکؓ بندہ کا دوگانہ فوت ہوگیا۔

﴿665﴾ **نقل** ہے رات کا وقت تھا بندگی میاں شاہ نظامؓ اپنے دائرہ سے باہر گئے میاں عبدالفتاحؓ میاںؓ کے ہمراہ ہوگئے میاں تالاب میں گئے ایک گھنٹہ اس میں ٹھیرے اس کے بعد دائرہ میں آئے میاںؓ نے فرمایا بندہ نے دیکھا کہ مہدیؑ کی ذات کو اپنی ذات میں واصل کرلیا اور ہماری ذات کو مہدیؑ اپنی ذات میں واصل کر لئے اس کے بعد رسولؐ نے ہماری ذات کو اپنی ذات میں واصل کرلیا اس کے بعد ہم نے خدا کی ذات کو اپنی ذات میں واصل کرلیا اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور فرمایا خدائے تعالیٰ نے بندہ کی ذات کو اپنی ذات میں واصل کیا۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے لوگوں کے سامنے مت کہو۔

﴿666﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا بندہ کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے کوشش ہے یہاں خواہش نہیں ہوتی۔

﴿667﴾ **نقل** ہے میاں حاجی مہاجرؓ کے لئے شروع میں بہت جذبہ تھا، حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی حق کو پہنچے مقصود (دیدارِ خدا) حاصل ہوا۔

﴿668﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کے دائرہ میں ایسا قید تھا کہ فجر کی نماز کے بعد سے ساڑھے دس بجے تک کوئی برادر حجرہ کے باہر نہیں آتا تھا ایک روز ایک برادر حجرہ سے باہر آیا برادروں کو معلوم ہوگیا تو سب باہر آگئے اور

زاری کی اور کہا کہ کیا نحوست آئی کہ ہمارے درمیان اس وقت بات کیا ایسے خدا کے طالب تھے۔

﴿669﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی ابتدا میں میاںؓ نے ایسا کہا کہ ہم نے مہدیؑ کو نہیں دیکھا خدا کو دیکھا۔ مہدیؑ نے فرمایا ہاں سید خوندمیرؓ جو خدا کا بندہ ہوتا ہے خدا کو دیکھتا ہے میاںؓ اسی وقت گر پڑے تین نمازیں جذبہ کی حالت میں ادا کیں اس وقت خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیر ہم کو دیکھنے کی بہت آرزو رکھتا تھا اب ہم کو دیکھ لیا ہماری درگاہ میں کیا تحفہ لایا ہے۔ میاںؓ نے عرض کیا کہ یا اللہ ہم نے تیری درگاہ میاں ہمارا سر تحفہ لایا ہے پھر فرمانِ خدا ہوا کہ یہ سر ہماری امانت ہے ہم جس وقت چاہیں گے اس وقت لے لیں گے۔ عشاء کے بعد میاںؓ کو ہوش آیا۔

﴿670﴾ **نقل** ہے شہر مانڈو میں ایک روز رسول علیہ السلام کا عرس تھا میاں سید اجملؓ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس تھے حضرتؑ نے میراں سید محمودؓ سے فرمایا کہ دیکھو اور برادروں کو کھانا کھلاؤ۔ میراں سید محمودؓ میاں سید اجملؓ کو اٹھا لئے مہدی علیہ السلام نے فرمایا ان کو مت لیجاؤ۔ میراں سید محمودؓ نے کہا میرے پاس ہے۔ میراں سید محمودؓ پکوان کے مقام پر گئے اور میاں سید اجملؓ کو کھلا رہے تھے (اور فرما رہے تھے کہ) تم بزرگ ہیں یا ہم بزرگ۔ میاں اجمل دیگوں کی طرف دیکھ رہے تھے یکا یک دیگ میں گر پڑے۔ ہاتھ پکڑ کر باہر کئے وفات پائے۔ میراں سید محمودؓ نے حجرہ میں جا کر بہت زاری کی اور کہا کہ ہمارے ہاتھ سے یہ واقعہ ہوا۔ یہ خبر حضرت مہدی علیہ السلام کو معلوم ہوئی۔ مہدی علیہ السلام میراں سید محمودؓ کے نزدیک گئے۔ ہاتھ پکڑ کر باہر لائے اور فرمایا دو ذات ایک درجہ کے اس زمانہ میں نہیں رہیں گے۔ اگر میاں سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام پر ہوتے لیکن تمہارے مقام پر ہونے کی تقدیر نہ تھی۔ خدائے تعالیٰ کا نوشتہ ایسا ہی تھا۔ رنجیدہ مت ہوا سکے بعد میاں سید اجملؓ کے لئے سفارش کی وہاں فرمانِ خدا ہوا کہ ان اہلیانِ قبور کو سید اجملؓ کے واسطہ سے ہم نے بخشد یا۔ ا سکے بعد صحابہؓ نے بہت کوشش کی اس مقبرہ کو نہیں پایا۔ ان مُردوں کے لئے خدائے تعالیٰ کی عطا ہوئی۔

﴿671﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے وقت جو اشخاص حاضر تھے مہاجرؓ ہوئے نجات ابدی کا حکم ہوا۔

﴿672﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میراں سید محمودؓ کے حق میں فرمایا کہ ہمارے اور میاں سید محمودؓ کے درمیان فرق ایک نام کا ہے بندہ کو مہدیؑ کہتے ہیں اور ان کو مہدی نہیں کہتے۔

﴿673﴾ **نقل** ہے بندگی میاں دلاورؓ کے وصال کا وقت قریب پہنچا تو میاںؓ نے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ آج جو اشخاص کہ تمہارے دائرے میں ہیں ان سب کو خدائے تعالیٰ نے بخشا مگر تین اشخاص کو نہیں بخشا۔ اس خبر سے دائرہ میں بہت

آہ وزاری ہوئی چندروز کے بعد تین برادر دائرے سے بھاگ گئے۔

﴿674﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ اپنے گھر والوں کے متعلق خدائے تعالیٰ سے عرض کیا کہ ان کو دنیا کی کشادگی مت دے۔ قوت لا یموت دے خدائے تعالیٰ نے قبول کیا۔

﴿675﴾ **نقل** ہے فجر کے وقت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی اس وقت مہدی علیہ السلام نے تلقین کی مہدی علیہ السلام نے اپنا ہاتھ میاں دلاورؓ کے ہاتھ کے اوپر رکھا۔ اور فرمایا کہ مرید اللہ ہو اس کے بعد میاں دلاورؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا مراد اللہ ہو۔ سات سال جذبہ رہا مسجد میں بیٹھے رہے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں آئے۔

﴿676﴾ **نقل** ہے ایک وقت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے میاں عبدالملکؒ سے فرمایا لکھو کہ مہتر عیسیٰؑ ذاتی ہیں اور مہتر موسیٰؑ و مہتر نوحؑ صفاتی ہیں اور مہتر یحییٰؑ صفات اللہ اور تمام نبیؑ ملکوتی ہیں۔

﴿677﴾ **نقل** ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وقت ایسا تھا کہ کوئی شخص خالی کھیتی میں بیج بوتا تو بارش ہوتی اور بے واسطہ پرورش ہوتی تھی اور ہمارے وقت میں بندگی ایسی ہے کہ ایک شخص باولی کے پاس رہتا ہے اور ڈول اور رسی لاتا ہے باؤلی میں ڈال کر پانی کھینچتا ہے اپنی زراعت کی پرورش کرتا ہے دونوں وقتوں میں ایسا فرق ہے۔

﴿678﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوا تو بعضے صحابہؓ تمام فنا تھے اور بعضے نیم فنا اور بعضے تھوڑے فنا تھے میراں سید محمودؓ کے حضور میں تمام فنا ہوئے۔

﴿679﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عشق کی آگ سے تمام صحابہؓ کو آگ پہنچی ہے بعضے تمام اور بعضے ناتمام ہیں۔ بھائی سید محمودؓ کے پاس تمام ہوں گے۔

﴿680﴾ **نقل** ہے جس وقت میاں ملک جیؓ کا وصال ہوا تو بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ قرآن کو زمین سے اٹھالیا۔ ایسی ذات تھی۔

﴿681﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اکثر برادر حاضر نہ تھے، مگر سولہ برادر حاضر تھے بندگی میاں نعمتؓ نے آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرایا برادروں نے عرض کیا کہ میاںؓ کو فرمانِ خدا کیا ہوا ہے۔ بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا براق حوراں اور فرشتے بندہ کے نزدیک آئے ہیں دیکھتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کیا ظاہر کرے گا۔ تھوڑی دیر ہوئی لشکر آیا جنگ شروع ہوئی بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور سولہ برادر سب اسی جگہ شہید ہو گئے۔

﴿682﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نظامؒ کو خطرہ آیا تھا کہ گوشت کھاوں۔ میاںؒ نے ایک سال کھانا نہیں کھایا جب رات ہوتی تو میاںؒ فجر تک کھڑے رہتے، میاں عبد الرحمٰنؒ پیچھے کھڑے رہتے اس خیال سے کہ میاںؒ کو تکلیف نہ ہو۔ میاںؒ نے دیکھا اور فرمایا کہ بندگانِ خدا کیلئے قوت خدا ہے نہ کہ طعام میاںؒ کو فرمانِ خدا ہوا کہ قوت دو یا قوت میاںؒ نے عرض کیا یا اللہ قوّت دے تو قوّت دیا میاں دلاورؒ اور میاں نعمتؒ نے یہ خبر سنی میاں نظامؒ کو بلاے کھانا لائے۔ بندگی میاں شاہ نظامؒ نے کہا بندہ کے لئے خطرہ آیا تھا۔ میاں شاہ نعمتؒ نے کہا تم کو نفس نہیں ہے میاں دلاورؒ نے فرمایا تم کو دل نہیں ہے اس کے بعد میاں نظامؒ نے کچھ کھایا۔

﴿683﴾ **نقل** ہے جس وقت بندگی ملک برہان الدینؒ کا وصال ہوا اس وقت آپ نے لاحول کہا میاں شاہ دلاورؒ نے فرمایا ملکؒ کے سامنے بہشتوں کو پیش کئے اس لئے ملک برہان الدینؒ نے لاحول کہا۔

﴿684﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں شاہ دلاورؒ سے فرمایا کہ جس جگہ ایک ہے دوسرے تم ہو جس جگہ دو ہیں تیسرے تم ہو جس جگہ تین ہیں چوتھے تم ہو جس جگہ چار ہیں پانچویں تم ہو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ لو رسول علیہ السلام کھڑے ہوے فرماتے ہیں۔

﴿685﴾ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت کفار آئیں اور ہم پر غلبہ کریں تو ہم تنہا جاتے ہیں ابوبکرؓ نے یہ بات سنی جب رات ہوتی تو چھ مہینے تک رسولؐ کے حجرہ کے دروازہ کے پاس آتے اونٹ کو تیار کر کے فجر تک بیٹھے رہتے ایک رات میں کفار غلبہ کر کے آئے رسولؐ کو فرمانِ خدا ہوا کہ علیؓ سے کہدے کہ تیری جائے پر سو جائے اور تو باہر ہو جا۔ کافروں نے رسولؐ کے گھر کو گھیر لیا رسولؐ نے علیؓ سے کہا کہ میری جائے پر سو جاؤ۔ علیؓ سو گئے۔ رسولؐ کو فرمانِ خدا ہوا کہ ایک مٹھی خاک کافروں کی آنکھوں پر ڈال۔ رسولؐ نے ڈالدیا تمام کافر اندھے ہو گئے۔ رسولؐ باہر آئے۔ ابوبکر صدیقؓ اونٹ کو پکڑے ہوے بیٹھے تھے۔ رسولؐ کو اونٹ پر بٹھا کر روانہ ہوئے۔ کافراں آئے اور کہا کہ ہمارے قبضہ میں محمدؐ آ گئے ہشیار کر کے قتل کرو۔ ہشیار کئے تو علیؓ نظر آئے محمدؐ نہیں تھے۔ غصہ ہو کر انہون نے علیؓ کے منھ پر چند تماچے مارے اور رسولؐ کا پیچھا لئے اور نزدیک پہنچے۔ رسولؐ کو فرمانِ خدا ہوا کہ غار میں چلے جاؤ پہلے ابوبکر صدیقؓ غار میں سانپ اور بچھو ہونے کے خیال سے گئے کچھ نہ تھا رسولؐ بھی غار میں گئے مکڑی غار پر جالا بنی اس پر کبوتر بیٹھا شیطان نے کافروں کو دکھلایا کہ یہاں محمدؐ گئے کافروں نے کہا تو دیوانہ ہے۔ شیطان نے کہا کل معلوم ہوگا تم کو قتل کرے گا۔ ابوبکرؓ نے زاری کی کہ خدا کا دین چلے گیا۔ رسولؐ نے کہا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ رسولؐ ابوبکر صدیقؓ کے گھٹنے پر اپنا سر مبارک رکھ کر سو گئے وہاں سانپ رسولؐ کی ملاقات کے لئے آیا ابوبکرؓ نے رسولؐ کو سانپ کاٹنے کے خوف کے سبب سے اپنا ہاتھ اس کے سوراخ میں رکھا۔ سانپ

ابوبکرصدیقؓ کو کاٹا آنحضرت ﷺ نے ہشیار ہوکر اپنا لعاب مبارک ابوبکرؓ کے ہاتھ پر ملا حق تعالیٰ نے زہر دفع کیا اس کے بعد باہر آئے کافروں کو شکست ہوئی۔

﴿686﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں کتا تھا اس نے سانپ کو دیکھ کر اس کا منہ پکڑا۔ سانپ نے کتے کی زبان کو کاٹا۔ کتا زبان کھینچ کر مہدیؑ کے حضور میں آیا مہدی علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے۔ صحابہؓ نے کہا کہ سانپ کاٹا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے کتے کی زبان پر اپنا لعاب مبارک ڈالا اسی وقت سانپ کا زہر دفع ہوگیا۔ اور ایک بار اسی کتے کو سانپ کاٹا سکرات کی حالت میں تھا مہدی علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپؑ مہربانی فرماکر کتے کے پاس تشریف لے گئے اور پسخوردہ کا پانی اپنے دست مبارک سے اس کے منہ میں ڈالے پسخوردہ کا قطرہ کتے کے حلق میں پہنچتے ہی کھڑے ہوگیا۔

﴿687﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک بت پرست عورت کے لئے پسخوردہ کا پانی طلب کیا۔ کیونکہ وہ عورت دردزہ سے بہت عاجز ہوگئی تھی حضرت مہدی علیہ السلام کے پسخوردہ کا پانی پیتے ہی اس کا انتقال ہوگیا اس عورت کو جلانے کے لئے بہت کوشش کی جلا نہ سکے بعد عاجز ہوکر دفن کئے سبحان اللہ تاثیر ایسی تھی۔

﴿688﴾ **نقل** ہے ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک آسیب زدہ جوان کو آپؑ کے پاس لائے، حضرت مہدی علیہ السلام اس جوان سے خوش طبعی کی بات جیسی کہ آپؑ کی طبیعت تھی فرمائی کہ تم کون ہیں۔ اس آسیب زدہ نے کلام کیا اور کہا کہ ہم جنوں کے شاہزادہ ہیں اس کے بعد مہدی علیہ السلام نے پسخوردہ کرکے پلایا اسی وقت نعرہ مارا اور کہا کہ اے خداوند پسخوردہ کا پانی دیجئے جب پسخوردہ اول رگوں میں پہنچا تو اسلام لائے اس کے بعد دوسرے بار بھی پسخوردہ طلب کیا مہدی علیہ السلام نے عطا فرمایا اس کے بعد اس نے کلمہ پڑھا پس وہ آسیب زدہ بہت عاجزی کے ساتھ مہدی علیہ السلام کے ہمراہ ہوگیا۔

﴿689﴾ **نقل** ہے ابراہیم ادہمؒ فرماتے ہیں طیب چیز تیرا بڑا حصہ ہے اور تجھ پر واجب نہیں ہے کہ تو شب بیدار اور دائم الصوم رہے طیب چیز ہی کے لینے میں تیرا بڑا حصہ ہے۔

﴿690﴾ **نقل** ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات مبارک کو ہماری ذات میں تمام واصل کرلیا ہے مگر سر بچا ہوا ہے۔ یہ معاملہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تم کو بندہ کی کامل پیروی عطا کرے۔

691 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کا وقت قریب پہنچا تھا۔ میاں نعمتؓ نے زاری کی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کون ہیں میاں نعمتؓ نے کہا بندہ ہے حضرتؑ نے کہا بندہ کون ہے میاں نعمتؓ نے کہا بندہ ہے، حضرتؑ نے کہا بندہ کون ہے میاں نعمتؓ نے کہا بندہ نعمتؓ ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے سر مبارک کی ٹوپی میاں نعمتؓ کے سر پر رکھی اور فرمایا کہ نعمتؓ کو اور نعمتؓ کے گھر والوں کو خدائے تعالیٰ نے بخشا۔ میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہمارے اہل فقیراں ہیں کیونکہ بندہ کی پیروی کرتے ہیں ہمارے اہل ہیں اور جو شخص بندہ کی پیروی نہیں کرتا ہے ہمارا اہل نہیں ہے۔

692 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام میاں نعمتؓ کو فرمایا کہ بدعت کی قینچی ہے۔

693 **نیز** میاں نعمت کو قلاش فرمایا یعنے فانی فی اللہ باقی باللہ۔

694 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوگیا۔ میاں نعمتؓ نے مہدی علیہ السلام کو غسل دیا اور جو پانی کہ حضرتؑ کی ناف مبارک میں رہ گیا تھا اس پانی کو میاں نعمتؓ نے پی لیا۔

695 **نقل** ہے بندگی میاں نعمتؓ کعبۃ اللہ گئے تھے وہاں بہت مشقت ہوئی معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے اور تمہارے توکل کے درمیان ایک دانہ کا فرق رہ گیا ہے۔

696 **نیز** فرمایا دوہرہ

تو مجھ کو چاہ یا نہ چاہ میں تجھ کو چاہنے والا ہوں

697 **نیز** میاں نعمتؓ کو اخوان فرمایا۔

698 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نظامؓ کو فرمایا اولؔ یہ کہ دیکھے اور چکھے دومؔ دریا نوش، سومؔ مست مست ہشیا ہشیار، چہارمؔ کشک ملامت، پنجمؔ بلکہ وہ سب اس میں ہیں، ششمؔ چشم سر سے اللہ کے دیدار کی گواہی دینے والا، ہفتمؔ مرداں ہیں جن کو غافل نہیں کرتی۔

699 **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ جو کچھ ہمارے سامنے ہوا ہے تمہارے سامنے بھی ہوگا۔

700 **نیز** فرمایا میاں دلاورؓ کا فیض قیامت قائم ہونے تک رہے گا۔

701 **نیز** فرمایا میاں دلاورؓ دیندار اور دیانت دار ہیں۔

702 **نقل** ہے بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ ہم کو خدائے تعالیٰ نے آسمان زمین عرش کرسی لوح قلم بہشت

دوزخ دنیا اور آخرت روزِ میثاق سے روزِ قیامت تک جو کچھ موجود ہے ایسا دکھلایا ہے جیسا کہ رائی کا دانہ ہتیلی میں ظاہر ہے تا کہ کماحقہ پہچانے۔

﴿703﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں دلاورؓ کو علام دل فرمایا۔

﴿704﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلا نے فرمایا جو شخص عمل کرتا ہے اور اس عمل سے اس کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا ہے تو وہ عمل ضائع ہے نہ آخرت کا فائدہ ہے نہ دنیا کا۔

﴿705﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کوئی چیز دیکھتا ہے اور بندہ کے روبرو نہیں آ سکتا تو میاں دلاورؓ کے روبرو عرض کرے۔

﴿706﴾ **نیز** حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں دلاورؓ کو فرمایا میاں دلارؓ اشرافون سے اشراف ہیں۔

﴿707﴾ **نیز** حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ روے زمین پر پھرتا ہوا مردہ نہیں دیکھا گیا ہے تو میاں دلاورؓ کو دیکھو۔

﴿708﴾ **نقل** ہے کھانبیل میں کسی نے صحابہؓ کو گالی دی بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اس کو مارا میاں سید جلالؒ نے فرمایا اے میاں آپ کو اس نے گالی دی ہے۔میاںؓ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ بندہ صحابہؓ کے واسطہ مارا اپنے واسطہ سے چھوڑتا ہے۔

﴿709﴾ **نیز** منقول ہے کہ ایک روز بندگی میاں دلاورؓ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی ملاقات کے لئے موضع کھانبیل آئے تھے ایک وقت بندگی میاں دلاورؓ رفع حاجت کے لئے باغ کے کنارہ کی طرف بیٹھے ہوئے تھے وہاں کا باغبان آ کر میاں دلاورؓ سے ناشایستہ اور چند بے ادبی کی باتیں کہا۔ جب یہ خبر برادرانِ دائرہ کو پہنچی تو اسی وقت اس کو پکڑ کر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے روبرو لائے۔ بندگی میاںؓ نے اس کو بہت مارا، میاں سید جلالؒ گھر سے باہر آئے اور بندگی میاںؓ سے عرض کیا کہ ابا جی اچھا کئے اسی نے دوسرے روز خوندکارکو بھی بہت گالیاں دی تھیں۔ بندگی میاںؓ نے برادروں سے فرمایا کہ اب اس کو چھوڑ دو بندہ بھائی دلاورؓ کے لئے مارا تھا۔ اور میاں سید جلالؒ کو جواب دیا کہ بابا ہم گالی کے جھاڑ ہیں ہمارے لئے کوئی خوف نہیں ہے۔

﴿710﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کو فرمانِ خدا ہوا کہ تو مہدیِ موعودؑ ہے اول گھر میں دست بیعت میراں سید محمودؓ نے کی حضرت باہر آئے تو میاں دلاورؓ نے دست بیعت کی۔ حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ کو گئے تھے منبر پر بیٹھ

کر دعوت کی۔ جس نے میری پیروی کی پس وہ مومن ہے۔ وہاں میاں نظامؓ نے دست بیعت کی۔ بڑلی میں حضرت مہدی علیہ السلام کو عتاب کے ساتھ فرمانِ خدا ہوا وہاں میاں سید خوندمیرؓ نے دست بیعت کی۔ جنگل میں میاں نعمتؓ نے دست بیعت کی۔

﴿711﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کعبتہ اللہ گئے تھے حضرتؑ کے ہمراہ میاں نظامؓ بھی تھے حضرتؑ سے عرض کیا کہ کعبتہ اللہ میں آواز آتی ہے کہ۔ پس عبادت کریں اس خانہ کعبہ کے مالک کی مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں نظامؓ کو خدائے تعالیٰ نے تم کو کان دیئے ہیں تم سنتے ہو۔

﴿712﴾ **نقل** ہے میاں نظامؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ۔

ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں
اے بھائی سیرت کی خوبصورتی لا

جواب میں میاں نظامؓ نے فرمایا:۔

اگر جہان صورت ہے تو معنی دوست ہے
اور اگر تو معنی پر نظر کرے تو سب وہی ہے
میں ہر چیز کو اپنے یار کی یاد کے ساتھ کھاتا ہوں
میں نے اپنے یار کے بغیر ہر رنگ کو ترک کر دیا
میں فراق میں سپاری کی طرح خشک ہوگیا ہوں
مجھے اپنے یار کا شوق کیوں نہ ہو

﴿713﴾ ایک بزرگوار سے **نقل** ہے کہ جو شخص خدا کو جانتا ہے وہ اپنی زبان سے حق کی یاد کے سوائے دوسری بات نہیں نکال سکتا۔

﴿714﴾ ایک بزرگوار سے **نقل** ہے جس وقت کہ اللہ کی مہربانی ہوئی تو اسکو ندا کی کہ کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ تو میوہ پر میرا نام رکھتا ہے چالیس روز ہو گئے خدا جانتا ہے کہ اس کا دل خدا کو بھول گیا۔ اس بزرگ نے کہا کہ میں نے خدا کی قسم کھائی کہ میں جب تک زندہ رہوں باغ کا میوہ نہ کھاؤں گا جس نے نفسانی خواہش چھوڑ دی وہ خدا کو پہنچتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے دلوں کو زندہ رکھو کم کھانے کم ہنسنے اور کم سونے سے اور پاک رکھو تم اپنے دلوں کو بھوک سے اور نظر لگائے رکھو اللہ عظمت کی طرف۔ بحر الحقایق میں فرمائے ہیں اندھا وہ ہے جو حق کو ناحق دیکھے اور ناحق کو حق دیکھے اور بہرا وہ ہے جو ناحق کو

حق سنے اور حق کو ناحق سنے۔اور بینا وہ ہے جوحق کو حق کہے اور حق کی پیروی کرے۔اور ناحق کو ناحق دیکھے۔اور ناحق سے پرہیز کرے اور سننے والا وہ ہے جوحق کو حق سنے اوراس پرعمل کرے اور ناحق کو ناحق سنے اوراس سے پرہیز کرے۔

﴿715﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام بی بی بونؓ کے گھر تشریف لے گئے تھے۔بی بی ملکانؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام پرشور با ڈالدیا بندگی میاں نعمتؓ نے دیکھا اور حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ کیا حرکت ہے مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کس طرح بھلا معلوم ہوگا اس کو جس کا محبوب اس کے پاس سے چلا جائے۔

﴿716﴾ **نقل** ہے بی بی ملکانؓ نے اپنی رحلت کے وقت یہ آیت فرمائی ان الـذیـن الایة ۔بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہے پھر (اسی عقیدہ پر) پکّے رہے۔

﴿717﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا دائرہ موضع جیول میں تھا وہاں بہت اضطرار ہوا ایک سو فقیر انتقال کئے فقیروں کے واسطے میاںؓ کے دِل میں خطرہ آیا کہ فقیروں کے لئے بہت مشقت ہے۔فرمانِ خدا ہوا کہ ہم نے تیری سیدھی اور بائیں آنکھ کی طرف سونا باہر کیا ہے فقیروں کو دے لیکن ہم ان فقیروں کو اُس جہان کی نعمت دینا چاہتے ہیں۔پس میاںؓ خاموش ہوگئے۔

﴿718﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا ہمارے بعد کوئی ہے کہ ان میں ہماری اتباع سے دین رہے۔

﴿719﴾ **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے صحابہ ؓ کا ہاتھ دھوکر وہ پانی آپ نے پیا ۔ایسی نیستی تھی۔

﴿720﴾ **نقل** ہے ایک طالبِ مولیٰ نے میاں خوندملکؓ سے عرض کیا کہ ہم کو خطرے بہت آتے ہیں۔میاںؓ نے فرمایا تجھ کو بینائی ہوئی اس لئے تو خطروں کو معلوم کیا خدائے تعالیٰ کے ذکر کی کوشش کر خطرے دور ہوجائیں گے مقصود حاصل ہوگا۔

﴿721﴾ **نقل** ہے ایک اولیاءاللہؒ کے پاس ایک طالبِ خدا تھا وہ ولیؒ جہاں قدم رکھتے ان کے قدم پر طالب قدم رکھتا جو کام وہ ولیؒ کرتے طالب بھی وہی کام کرتا۔ایک روز ولیؒ کسی جگہ جارہے تھے انہوں نے راستہ میں ایک عورت کو دیکھا اس کا گلا پکڑ کر بوسہ لیا طالب نے بھی بوسہ لیا۔ایک روز ولیؒ کہیں جارہے تھے۔راستہ میں آگ میں گرم کیا ہوا لوہا دیکھا اس کے نزدیک گئے اوراس گرم لوہے کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر بوسہ دیا لیکن طالب اس گرم لوہے کو پکڑ نہ سکا حیران ہوا اور توبہ کیا۔اس ولیؒ نے کہا کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں تم وہ کام مت کرو بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پرعمل کرو۔طالب نے ایسا ہی کیا مرشدی اور طالبی کی حد ایسی ہے۔

﴿722﴾ **نقل** ہے ایک بندۂ خدا نے خدا کی راہ میں بہت مشقت اٹھائی کئی دن اور رات کانٹوں پر سویا اس کو کوئی کشف نہ ہوا مرشد سے کہا تو مرشد نے اس کو کہا کہ جا اور آج رات میں نہالی پر سو۔ مرید نے ایسا ہی کیا اسی وقت اس کے لئے باطن کا دروازہ کھل گیا۔ پردہ اٹھ گیا۔ مرشد دانا تھے مرید صادق تھا۔

﴿723﴾ **نقل** ہے کہ ایک خدا کا طالب ایک بندۂ خدا کے پاس آ کر اپنا حال کہا کہ میں اس قدر عبادت کرتا ہوں کشایش نہیں ہوتی اس بندۂ خدا نے فرمایا کہ آج رات کو عشاء کے فرض کو بھی ترک کر اور ادامت کر۔ جب پچھلی رات ہوئی تو اس کے دل میں خیال آیا کہ میں عشاء کی نماز کو کیسے ترک کروں اس طالب نے عشاء کی نماز ادا کی وتر ادا نہیں کیا اس کے بعد آخر شب میں کچھ کشایش ہوئی۔ مرشد کے پاس آیا مرشد نے اس کا منھ دیکھتے ہی فرمایا کہ تو نے عشاء کی نماز ادا کی۔ اس نے کہا ہاں مرشد نے فرمایا کہ اگر تو عشاء ادا نہ کرتا تو بہت کشایش ہوتی۔ طالب نے کہا یہ کیا حال ہے۔ مرشد نے فرمایا تیرے لئے عبادت پردہ بن گئی تھی حجاب دور کیا تو کشایش ہوگئی۔

﴿724﴾ **نیز** معلوم ہو کہ میراں سید محمودؒ کے دائرہ میں فجر کی نماز تمام روشنائی میں ادا کرتے تھے اس دائرہ میں میراں سید محمودؒ امام میراںؒ، میاں دلاورؒ، ملک معروفؒ، میاں سلام اللہؒ، میاں یوسفؒ، میاں بھائی مہاجرؒ، میاں خضرؒ، میاں نظام غالبؒ، میاں دولت خاںؒ، میاں آدم سندھیؒ، میاں علی کاشمیریؒ، میاں سومارؒ، میاں محمد دلویؒ، میاں شیخ فریدؒ، وشیخ میاں ہندوستانیؒ، میاں نصیر الدینؒ تھے اور تین سو پچاس سویتیں ہوتی تھیں۔

﴿725﴾ **نیز** معلوم ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے دائرہ میں میاں دلاورؒ کبھی کبھی حاضر ہوتے تھے میاں، میاں یوسف، میاں ابراہیم سندھی، ملک محمود، میاں حسن ہندوستانی، میاں بھیک میاں احمد شمن، میاں ملکجیو یہ تمام مہاجران رضی اللہ عنہم حاضر ہوتے تھے اور فجر کی نماز تمام روشنائی میں ادا کرتے تھے۔

﴿726﴾ **نیز** معلوم ہو بندگی میراں سید محمودؒ کی رحلت کے بعد قصبۂ بڑلی میں میاں نظامؒ کے دائرہ میں بہت مہاجران رضی اللہ عنہم تھے فجر کی نماز تمام روشنائی میں ادا کرتے تھے۔

﴿727﴾ **نیز** معلوم ہو بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے قتال کے بعد جالور سے میاں نعمتؒ کا اخراج ہوا چند روز پہاڑ کے نیچے رہتے تھے ایک روز فجر کی نماز میں میاں حسن قاریؒ جو سات قراءت سے واقف تھے امامت کرتے تھے آفتاب نکلا بعضے برادروں نے کہا کس لئے تو نے قراءت لانبی پڑھی کہ آفتاب طلوع ہوگیا۔ میاں حسنؒ نے جواب فرمایا کہ بندہ کوئی دوسرا کام نہیں کیا آفتاب نکلا تو میں کیا کروں۔ اس جماعت میں میاں دلاورؒ میاں سید محمودؒ (میاں دلاورؒ کے داماد) اور چند

مہاجرانؓ اور چند صد طالبان رضی اللہ عنہم اس جماعت میں تھے نماز کے بعد کسی نے کچھ نہ کہا۔

﴿728﴾ **نقل** ہے ایک شخص نے بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ تیس سال ہو چکے عبادت کرتا ہوں کچھ کشایش نہیں ہوئی۔ بایزیدؒ نے کہا اس کے لئے ایک دوا ہے اگر تو کرتا ہے تو کہتا ہوں اس نے کہا فرمایئے بایزیدؒ نے کہا کہ تھوڑے بادام خرید بازار میں بیٹھ اور وہ بادام بچوں کو دے اور کہہ کہ میرے منھ پر تماچے مارو تو یہ بچے تیرے منھ پر تماچے ماریں گے تو اپنی داڑھی کو کتر تمام لوگ تیرا حال دیکھیں گے تو خوش ہو پھر اپنے حجرہ میں آ غسل کر خدا کی یاد میں مشغول ہو تیرے لئے کشایش ہوگی۔ اس مرد نے کہا داڑھی دور کرنا تماچے منھ پر کھانا کیا اچھی دوا ہے کہا۔ لآالٰـہ الّا الـلّٰـہ۔ بایزیدؒ نے کہا تو سمجھ تیری خود پسندی (خودی) تیرے لئے پردہ بن گئی ہے۔ اسی سبب سے میں نے تجھ کو اس طرح فرمایا تو نے عمل نہیں کیا تیرا حجاب ہرگز دور نہ ہوگا۔

﴿729﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو بندہ کو معلوم کروا گر بندہ آئے تو بہتر و گرنہ اپنی نماز ادا کرو بندہ کا انتظار مت کرو کیونکہ وقت فرض ہے وقت کو کھونا روا نہیں بندہ وقت کا تابع ہے نہ کہ وقت بندہ کا تابع ہے۔ لوگ خدا کے دین کو اپنے تابع کر لئے ہیں خود دین کے تابع نہ ہوئے۔ یہ گمراہی ہے خدا کے دین کو علیحدہ کئے خدا کے دین کو اپنی خواہش کے تابع کئے اللہ کے پاس گرفتار ہوئے ان ملاؤں اور شیخوں نے خود تمام مخلوق کو گمراہ کیا اور خود گمراہ ہوئے۔

﴿730﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حق کے طالب کو چاہیئے کہ دل کی نگہبانی کرے کوئی خطرہ دِل میں آنے نہ دے۔

ہر حالت میں دل کا محافظ بنا رہ
تا کہ کسی چور کو وہاں آنے کی طاقت نہ ہو
غیر حق کے ہر خیال کو چور سمجھ
اس ریاضت کو مومنوں کیلئے فرض جان
ماسویٰ اللہ کے ہر اس ذرہ پر جس کو تو نے اپنا مطلوب بنایا ہے
لا کی تیغ پھیردے اس لئے کہ وہ تیرا معبود بن گیا ہے

﴿731﴾ **نقل** ہے حضرت رسولؑ نے رمضان کے مہینے میں صحابہؓ سے پوچھا کہ ماہ رمضان کی تاریخ کیا ہے صحابہؓ نے کہا کہ بیسویں تاریخ ہے۔ رسولؑ نے فرمایا مجھ کو تنہائی نہیں ہے بندہ کی چارپائی جماعت خانہ لے چلو بندہ اعتکاف کی

نیت کیا ہے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ہے کوئی مومن مگر وہ مشتاق ہے اللہ کا۔ جہاں بندۂ خدا بیٹھتا ہے اس بات سے تعلق نہیں رکھتا کہ شور وشر دیکھے۔

﴿732﴾ **نقل** ہے جو اشخاص فجر کی نماز اول وقت پڑھتے تھے ایک بزرگوار نے فرمایا کہ بدعت ہے نماز فجر کا اول وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے کے پہلے تک آخر وقت ہے۔

﴿733﴾ **نقل** ہے ایک بادشاہ نے عالموں سے پوچھا کہ میں بہشتی ہوں یا دوزخی۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ امام اعظمؒ بچے تھے تمام اشخاص سے کہا کہ مجھ کو بادشاہ کے حضور میں لے چلو میں اس کو جواب دوں گا اس کے بعد تمام اشخاص امامؒ کو بادشاہ کے حضور میں لے گئے بادشاہ نے کہا میں بہشتی ہوں یا دوزخی فرق بیان کرو۔ امامؒ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو جس نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا تو بیشک دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہے اور جو ڈرا اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑا ہونے سے اور روکا نفس کو خوہشات سے تو بیشک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ پس تو اپنی ذات پر انصاف کر کہ میں کیا کام کرتا ہوں اگر دنیا کے کام میں مشغول ہو جائے تو وہ دوزخی ہے اور اگر دین کے کام میں مشغول ہو جائے تو وہ بہشتی ہے۔

بابائے عاشقاں یعنے شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ:۔

میں نے سنا ہے کہ ایک بار دجلہ کی ندی میں
ایک مردے کی کھوپری نے ایک عابد سے کہا
کہ میں بادشاہی شان و شوکت رکھتی تھی
بزرگی کا تاج اپنے سر پر پہنتی تھی
آسمان نے میری مدد کی اور نصرت نے موافقت کی
میں نے دولت کی قوت سے عراق پر قبصہ کیا
اور مجھے کرمان پر قبضہ کرنے کی حرص تھی
کہ یکا یک کیڑوں نے میرا سر کھالیا
ہوش کے کان سے غفلت کی روئی نکال
تا کہ تو مُردوں سے بھی نصیحت لے سکے

﴿734﴾ **نقل** ہے کہے ہیں کہ مقرب بارگاہ ایزدی کی روح پاک ہے اور نبی مرسل پاک جسم ہے کہے ہیں کہ توکل ابتدا ہے اور اپنے ہر کام کو اللہ کے حوالے کر دیتا انتہا ہے اور تسلیم ورضا کی منزل درمیانی ہے۔ قبلہ حقیقت میں کونین سے

خلوص دل کے ساتھ منھ پھیر لینے کا نام ہے۔اور اخلاص یہ ہے کہ بندہ کے تمام قول اور فعل اللہ کے لئے ہوں۔اور توبہ اختیار کو چھوڑ دینا ہے۔اور تقویٰ نفس کی نگرانی کرتے رہنا ہے اور ورع شبہات کے مقام اور راحت کو چھوڑ دینا اور نفس کا محاسبہ کرتے رہنا ہے۔شریعت کا تقویٰ یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے حلال وحرام کا علم حاصل ہونے کے بعد کا یہ درجہ ہے۔اور طریقت کا تقویٰ حلال کے پہنچنے سے پرہیز کرنا اور نفس کو لذتوں اور اس کے حظوظ سے روکنا اور دنیا کی جن چیزوں کو نفس چاہتا ہے ان سے قطع تعلق کرنا ہے۔اور حقیقت کا تقویٰ باطن کی حفاظت کرنا ہے برے برے خطروں کے آنے سے جو دنیا نفس اور مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں ہمیشہ مراقبہ کے ساتھ۔

﴿735﴾ **نقل** ہے ایک بزرگوار نے فرمایا کہ جو شخص ان چھے اوقات میں خدائے تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کی ہر دن اور رات کی بندگی کو ضائع نہیں کرتا۔ پہلا وقت فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے۔ دوسرا وقت عصر سے عشاء تک ہے۔ تیسرا کھانا کھانے کے وقت۔ چوتھا عورت کے پاس جانے کے وقت۔ پانچواں قضاء حاجت کے وقت۔ چھٹا سوتے وقت۔زہد برا بھلا کہنے کو ترک کرنا اور دنیا کی خواہش سے منھ پھیرنا ہے۔زاہد کیا ہے بری بات کہنے کو ترک کرنا۔عاشق کیا ہے خودی کو ترک کرنا۔فقیر وہ ہے جو کوئی جائداد نہ رکھتا ہو اور اس کا ہاتھ روپے پیسے سے خالی رہے۔صبر جسم اور نفس کی شکایت کو ترک کرنا۔یقین گمان کے اٹھ جانے کا نام ہے۔

﴿736﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جہاز میں بیٹھے ہوئے تھے تین روز اہلیانِ جہاز کی فتوح قبول کئے اس کے بعد قبول نہیں کئے خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھے یکا یک ایک کشتی دریا سے آئی اس میں چند آدمی تھے کشتی سے اترے اور پوچھا کہ اس جہاز میں متوکل کہاں ہیں لوگوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کو دکھلایا انہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آ کر عرض کیا کہ خدائے تعالیٰ بھیجا ہے لے لو۔حضرت مہدی علیہ السلام نے صحابہؓ کو فرمایا کہ لے لو کہ حلالِ طیب ہے اس میں کچھ کھجور اور چانول گھی پیاز مسکہ مچھلی نمک لکڑی دیگ پانی اور چند سونے کے سکے تھے دیکر چلے گئے۔

﴿737﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جہاز میں بیٹھے ہوئے دریا کی گہرائی میں پہنچے یکا یک طوفان ظاہر ہوا جہاز چلانے والا جہاز چلانے سے عاجز ہو گیا میاں سید سلام اللہؓ شور وغل اور پریشانی سے حضرتؑ کے حضور میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام مراقبہ میں ہیں۔میاںؓ نے شور وغل سے ایسا عرض کیا کہ جہاز میں قہر پیدا ہو گیا ہے۔مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو کیا کہتے ہو میں نے کس وقت کہا تھا کہ میں خدائے تعالیٰ کے حکم پر قادر ہوں۔اس کے بعد میاںؓ نے کہا کہ آپ قسم کھایئے کہ آپ کے ہاتھ میں خدا کے خزانہ کی کنجیاں نہیں ہیں۔حضرت مہدی علیہ السلام نے سر اٹھا کر چند بار آسمان اور دریا کی طرف دیکھا اسی وقت طوفان بیٹھ گیا کیا دیکھتے ہیں کہ پندرہ روز کے راستہ پر جو بندرگاہ تھا اسی وقت آ گیا

جہاز میں تلاش کئے تو ذخیرہ قریب الختم تھا اس کے بعد فرمایا کہ ایک بار تو نے صبر بھی نہیں کیا کہ حق تعالیٰ نے یہ طوفان کس لئے پیدا کیا ہے۔

﴿738﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ کو گئے اور کعبۃ اللہ کے نزدیک بیٹھ گئے صحابہؓ نے عرض کیا میرانجی کس لئے کعبۃ اللہ کا طواف نہیں کرتے۔ ایک گھنٹہ گذرا میاں نظامؓ صاحب کشف تھے دیکھا کہ کعبۃ اللہ حضرت مہدی علیہ السلام کا طواف کرتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نظامؓ سے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے تم کو آنکھ دیا ہے تم دیکھتے ہو دوسرے نہیں دیکھتے۔

﴿739﴾ **نقل** ہے ایک بزرگوار نے فرمایا کہ دل سے سوار ہو تن سے پیادہ ہو حق کو پہچاننے کی علامت یہ کہ مخلوق سے بھاگ معرفت کی راہ میں خاموشی اختیار کر۔

﴿740﴾ **نقل** ہے ایک روز ایک مرد مغل حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آکر بیٹھا اور عرض کیا کہ اے سید، مہدیؑ کی علامت ایسی ہے کہ اس پر شمشیر اثر نہ کرے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی شمشیر اس کے ہاتھ میں دیدی اور فرمایا کہ آزماؤ اس نے شمشیر کو اپنے ہاتھ میں لیکر بہت قصد کیا ہاتھ اونچا کرنے کی طاقت نہوئی۔ اس نے کہا اس کو پتھر یا لوہا بندھا ہوا ہے بھاری ہونے کے سبب سے میں او پر نہیں کر سکتا حضرتؑ نے فرمایا کہ اے بھائی شمشیر کا کام کاٹنا ہے اور پانی کا کام ڈبانے کا ہے اور آگ کا کام جلانے کا ہے ولیکن مہدیؑ اور مصطفیٰ ﷺ پر کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔

﴿741﴾ **نقل** ہے ایک روز بندگی میاں شاہ نظامؓ اور چند صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت مہدی علیہ السلام مسواک کرتے تھے۔ میاں نظامؓ نے فرمایا میرانجی علماء کہتے ہیں مہدیؑ کی نشانی یہ ہے کہ سوکھی ہوئی ڈالی زمین میں لگائے تو اسی وقت سرسبز اور پھلدار ہو جائے حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی مسواک جو دست مبارک میں تھی زمین میں لگائی فوراً ہری اور پھلدار ہوگئی پھر اپنے ہاتھ سے اس کو باہر کیا اور فرمایا کہ یہ کام کھلاڑیوں کا ہے حدیث کی مراد یہ ہے مہدیؑ کے زمانہ میں سوکھے ہوئے دل سرسبز ہو جائیں گے۔

﴿742﴾ **نقل** ہے گجرات میں ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام غسل کے لئے سانبرمتی ندی کو گئے تھے وہاں آپ نے ایک اجنبی غیر آشنا شخص کو بھی دیکھا جو جوان تھا فرمایا کہ آ اور ہماری پیٹھ کو مل۔ وہ شخص آکر پیٹھ ملا اس وقت فرمایا کہ تو بیٹھ ہم تیری پیٹھ ملتے ہیں جب آپ نے دستہ مبارک اس کی پیٹھ پر ڈالا اسی وقت اس کو جذبہ ہوا غیب کی چیزیں نظر آنے لگیں۔

﴿743﴾ **نقل** ہے میاں سید خوندمیرؓ سابرمتی ندی کے پاس آئے وہاں ایک شخص گھوڑے کا منہ دھو رہا تھا میاںؓ نے فرمایا کیا دھوتا ہے۔اس نے کہا گھوڑے کا منہ دھوتا ہوں۔میاںؓ نے فرمایا دِل کا منہ دھو۔میاںؓ کی توجہ سے اسی وقت اس کو کشف ہوا اس نے میاںؓ کی صحبت اختیار کی ہمراہ روانہ ہوا جذبہ کی حالت میں دائرہ میں نہ رہ سکا دوسری جگہ اسی حال میں رہا۔

﴿744﴾ **نقل** ہے ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے شہر فرح میں غسل کیا اور سر کے بال کھول کر حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول تھے یکا یک ایک بڑا سانپ سوراخ سے باہر آیا اور اپنا سر اٹھایا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنا سر جھکا کر سانپ کے سامنے رکھا اور فرمایا کہ اگر خدا کا فرمان کاٹنے کے لئے ہوا ہے تو ہم راضی ہیں۔اس کے بعد سانپ نے اپنا سر سوراخ میں کھینچ لیا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنا سر اٹھالیا۔پھر سانپ آیا۔پھر مہدی علیہ السلام نے اپنا سر سانپ کے سامنے کیا اور فرمایا کہ جو کچھ حق کی رضا ہے اس پر ہم راضی ہیں پھر سانپ نے اپنا سر کھینچ لیا۔تیسری بار پھر آیا حضرتؑ نے اپنا سر اس کے سامنے رکھا سانپ کلام کیا۔اور حضرت مہدی علیہ السلام سے چند سوال کیا اور کہا کہ ہم تیرے مشتاق تھے اس وقت تیرا جمال دیکھنے آئے ہیں سانپ باہر آیا حضرتؑ کے نزدیک آ کر قدم مبارک پر لوٹ کر چلے گیا۔

﴿745﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک بڑا سانپ آیا حضرتؑ نے اپنے دونوں قدم مبارک لانبے کر کے سانپ کے سامنے رکھا۔سانپ دونوں قدموں پر لوٹکر پھر سوراخ میں چلے گیا۔یہ سانپ اس سانپ کی اولاد سے تھا جو غار میں مصطفیٰ ﷺ کے حضور میں آیا تھا۔

﴿746﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام جمع کا غسل کرتے تھے اور میاں شیخ بھیکؓ پانی ڈالتے تھے اور سنتے تھے کہ پانی کا ہر قطرہ جو جسمِ مبارک سے گرتا ہے کہتا ہے کہ میں خدا کا شکر کرتا ہوں اور پاکی تیرے لئے سزاوار ہے کہ ہم کو صاحب الزماں کے جسمِ مبارک سے مشرف کیا۔

﴿747﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام وضو کرتے تھے بی بی فاطمہؓ پانی ڈالتے تھے۔اس وقت ایک چغد ایک جگہ بیٹھا ہوا آواز کیا۔بی بی فاطمہؓ نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ چغد پہلے آدمی تھے۔چغد نے اسی وقت زبان حال سے کہا اے مہدیِ موعودؑ بی بیؓ جیسا کہتی ہیں ویسا نہیں ہے ہم پہلے آدمی نہ تھے مہدی علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اے بی بی فاطمہؓ چغد ایسا کہتا ہے۔

﴿748﴾ **نقل** ہے ایک روز میاں سید خوندمیرؓ عصر اور مغرب کے درمیان دعوت کے لئے بیٹھے تھے کہ ایک بڑا

سانپ آیا۔ برادروں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ میاںؓ نے منع کیا اور سانپ کو اپنے دامن میں جگہ دی قرآن کا بیان پورا کیا بیان کے بعد سانپ اپنا راستہ لیا۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ سانپ اولاد سے اس سانپ کی ہے جو خاتم النبی ﷺ سے ملاقات کیا تھا۔ اور وہ جن ہے مہدیِ موعود علیہ السلام کی تصدیق کیا ہے قرآن کا بیان سننے کے لئے آیا ہے۔

﴿749﴾ **نقل** ہے شیخ صدرالدین حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے آیا تھا۔ مہدی علیہ السلام اوپر کے حصہ کے کھیت پر جا کر اچھا لباس پہن کر پتے کھاتے تھے ایک ہاتھ میں کمان دوسرے ہاتھ میں تیر لئے ہوئے کھڑے تھے شیخ نے یہ حالت دیکھی زبان پر یہ بات جاری کی کہ یہاں خدا نہیں ہے پلٹ گئے اور جلد راستہ چلنے لگے۔ غیب سے آواز آئی اے صدرالدین واپس ہو۔ لاحول بھیج کر گئے۔ پھر درخت نے کلام کیا کہ اے صدرالدین واپس ہو کیوں بداعتقاد ہوا۔ جا ایک بار ملاقات تو کر۔ پھر لاحول بھیجا۔ پتھر سے آواز آئی اس کے بعد لاحول بھیجا۔ پانی سے آواز آئی تین واقعے گذرے تو واپس آ کر ملاقات کی بیان سنا تربیت ہوا اور حضرت مہدی علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کو مہدیؑ نہیں جانتا۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا تین روز خدا کا ذکر کر۔ ایسا ہی کیا اور زاری کے ساتھ آ کر مہدی علیہ السلام کے قدم مبارک پر گر پڑا اور کہا کہ میں آج اعتقاد کرتا ہوں کہ تو مہدیِ موعودؑ ہے کیوں کہ مجھ کو خدا سے معلوم ہوا ہے۔

﴿750﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ زبان پر ہرگز طلاق کا لفظ مت لاؤ اگر کوئی شخص لاتا ہے تو۔ خدائے تعالیٰ ظاہر رسوا کرتا ہے اپنی عورت کو دوسروں کے سامنے سلائے۔ اگر عورت بے دین ہو کوئی شخص اس کو طلاق دے تو وہ ملامت کا مستحق نہیں۔

﴿751﴾ **نقل** ہے مہاجروںؓ کا طریقہ تربیت کرنے کا ایسا تھا کہ ایک مرد نے بندگی میاں شاہ نظامؓ سے عرض کیا کہ میرے فرزند کو تربیت کرو میاںؓ نے دیری کی اس کے بعد اس نے بہت کوشش کی اس کے بعد میاںؓ نے لوح محفوظ پر نظر کی اور اس کی ابتدا اور انتہا کو معلوم کیا کہ خیریت ہے اس وقت آپؓ نے تربیت کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا نام ایسے شخص کو دینا (بتانا) چاہیئے کہ وہ اہل ایمان ہو کسی کو دے تو اس کو نفع ہو اور جو لے اس کو نفع ہو۔

﴿752﴾ **نقل** ہے اس کے بعد (درجۂ ناسوت سے نکلنے کے بعد) جب لقموں کے باورچی خانہ کا وجود اپنے پورے حظوظ نفسانی کے ساتھ جل گیا اور ذکر فنا کی آگ کا تعلق پیدا ہوا تو اس وقت نفس کا نور ظاہر ہوتا ہے اور اس کا پردہ نہایت ہی خوشرنگ نیلے رنگ کا ہوتا ہے اس کے بعد دل کا نور طلوع کرتا ہے اور اس کا پردہ گُلّی کے رنگ کا سرخ ہوتا ہے سالک کو اس نور کے دیکھنے سے اس کے دِل میں بہت ہی بڑا ذوق پیدا ہوتا ہے اور سلوک میں شوق پیدا ہوتا ہے اس کے بعد سر کا نور پرتو ڈالتا ہے اس کا پردہ سفید ہوتا ہے اس مقام میں علم لدنی کا کشف ہونا آغاز ہوتا ہے اس کے بعد روح کا نور سرّاً

کشف ہوتا ہے اس کے دیکھنے سے نفس ضعیف اور دل قوی ہوتا ہے اس کے بعد نور خفی جو روح القدس کا اشارہ اسی کی طرف ہے تجلی میں آتا ہے اور اس کا پردہ کالے رنگ کا ہوتا ہے نہایت صاف بزرگی اور ہیبت والا ہوتا ہے اس سیاہ پردہ کے دیکھنے سے سالک فنا ہو جاتا ہے اور اسکے وجود میں رعشہ پڑ جاتا ہے آب حیات جاودانی کا مقصود اسی تاریکی میں مقرر ہے۔

﴿753﴾ **نقل** ہے مشایخ طریقت قدس اللہ وجہہ نے کہا ہے کہ شریعت کا مرتد ایک کلمہ لآاِلٰـہ الّاَاللّٰـہ مُحَمَّد رَّسُوۡلُ اللّٰـــہ جو کہتا ہے کام پر لگ جاتا ہے لیکن طریقت کا مرتد دونوں جہان کا عمل کرنے کے بعد بھی کام پر نہیں آ سکتا نعوذ باللہ منھا ۔ فی الحال یہ بیچارہ (طریقت کا مرتد) سات پردوں میں محصور ہو گیا پہلا پردۂ غیب شیطان کا ہے اور وہ پردہ گندلا ہے اس پردہ میں دس ہزار پردے ہیں ان سب پردوں کو اٹھا دینے کے بعد نفس کا پردۂ غیب ہے، اس کا پردہ نیلے رنگ کا ہے اس مقام میں دس ہزار دوسرے پردے ہیں ان سب پردوں کو اٹھا دینے کے بعد دِل کا پردہ غیب ہے یہ پردہ سرخ رنگ کا ہے اس مقام پر دس ہزار پردے ہیں ان سب پردوں کو اٹھا دینے کے بعد سِر کا پردۂ غیب ہے اس کا رنگ سفید ہے یہ پردہ بہت پتلا ہوتا ہے اس مقام میں دس ہزار دوسرے پردے ہیں ان سب پردوں کو اٹھا دینا پڑتا ہے اس کے بعد روح کا پردۂ غیب ہے اس کا رنگ نہایت زرد ہے اس مقام میں دوسرے دس ہزار پردے ہیں ان سب پردوں کو لپیٹ دینا پڑتا ہے اس کے بعد پردۂ خفی ہے اس پردہ کا رنگ نہایت مہیب اور کالا ہے اس مقام میں دوسرے دس ہزار پردے ہیں ان سب کو اٹھا دینا پڑتا ہے اس کے بعد غیب الغیوب کا پردہ ہے اس کا رنگ سبز ہے یہاں دس ہزار دوسرے پردے ہیں ان سب کو الٹ دینا پڑتا ہے ان تمام پردوں کا مجموعہ جن کا تعلق سالک سے ہے ان سب پر ایک حجاب ہے جو اللہ کی طرف سے ہے یہ سب پردے اس پردے میں چھپے ہوئے ہیں یہ بات نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کسی چیز میں چھپا ہوا ہے کوئی چیز حق کا حجاب نہیں کر سکتی اس کے بعد ان ستر ہزار پردوں کا اٹھا دینا بھی ایک حجاب ہے جو ایک بڑے حجاب کو پہنچتا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نور کا پردہ اگر تو اس کو اٹھا دیوے تو اس کی ذات کے انوار تیرے مدبصر کو جلا دیں گے۔ جہاں تک کہ مخلوق کی بصارت کی انتہا ہوتی ہے۔

﴿754﴾ **نقل** ہے رسول علیہ السلام کے وصال کے وقت جبرئیل علیہ السلام اور ملک الموت دونوں آئے جبرئیلؑ قدموں کے پاس اور عزرائیلؑ سر کے پاس کھڑے ہو گئے اس وقت رب العالمین کی ندا ہوئی عزرائیلؑ مشرق کی طرف بھاگے اور جبرئیلؑ مغرب کی طرف بھاگے خدائے تعالیٰ نے آ کر آنحضرت ﷺ کی پیشانی کو بوسہ دیا ذات میں ذات واصل ہوئی یہ نقل سید محمد گیسودرازؒ نے فرمائی ہے۔

﴿755﴾ **نقل** ہے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت بہت بخار تھا بی بی عائشہؓ نے عرض کیں کہ نماز کا وقت

ہو گیا ہے فرمایا پانی لاؤ۔عرض کیں کہ پانی لائی ہوں ۔حرارت ہوئی پھر عرض کیں کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔فرمایا کہ پانی لاؤ۔ تین بار اسی طرح فرمایا۔بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بہت حرارت ہوئی اس کے بعد وصال ہوا۔

﴿756﴾ **نقل** ہے بی بی خدیجہؓ کی موت نزدیک ہوئی۔بی بیؓ نے رسول علیہ السلام سے عرض کیں کہ خوندکار کی چادر میں ہمارا کفن بناؤ۔قیامت کے روز اپنی باندی کو مت بھولو۔فاطمہؓ کی ماں ہونے کا شرف عطا کراؤ میں مفلس ہوں میرے نصیب میں محمدؐ آئے ہیں ۔میں کوئی چیز نہیں رکھی ہزار تنکے اور چالیس زر اُن خدا کی راہ میں دیدی یہ وصیت کیں رحلت ہوگئی۔

﴿757﴾ **نقل** ہے بی بی فاطمہؓ کی موت کا وقت نزدیک ہوا کفن کا کپڑا اپنے ہاتھ سے دھوئیں بچوں کو نزدیک بٹھائیں اپنا بھید ان سے کہیں کہ تم بغیر ماں کے ہوں گے۔حضرت علیؓ مسجد میں تھے طلب کیں۔علیؓ نے کہا کیا دھوتی ہو۔ فاطمہؓ نے کہا کفن دھوتی ہوں،علیؓ حیران رہے بی بیؓ کا وصال ہوگیا۔تمام صحابہؓ آئے مغفرت چاہی۔علیؓ نے خواب میں دیکھا کہ منکر نکیر کے سوال سے عاجز ہوئیں کہتی ہیں کہ اس ضعیف پر سختی مت کرو ملک الموت کے ہاتھ سے اس وقت نجات ملی ہے۔علیؓ نے بی بیؓ سے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہے۔بی بیؓ نے فرمایا کہ کسی کی سوئی میرے پاس تھی اس کو نہیں دی دیوار میں لگادی تم جس کی سوئی ہے اسکو جلد دیدو۔حضرت علیؓ نے اُس کو دی اس وقت بی بیؓ نے منکر نکیر کا جواب دیں سبحان اللہ ایسے اشخاص کا یہ حال ہوا تو ہمارا اور تمہارا کیا حال ہوگا۔

﴿758﴾ **نقل** ہے ایک روز حضرت رسول علیہ السلام نے مہتر موسیٰؑ کی ارواح سے پوچھا کہ تمہاری ارواح پھولوں سے کس طرح قبض ہوئی موسیٰؑ نے عرض کیا کہ پہلے پھول کی بوسونگھا تو ہماری جان ایسی ہوئی کہ زندہ بکرے کا پوست نکالتے ہیں۔دوسرے پھول کی بوسونگھا تو ہماری جان ایسی ہوئی کہ زندہ مچھلی کو پتھر پر ڈالتے ہیں اور خوب رگڑ کر پاک کر کے جھلنی میں بھونتے ہیں۔اور تیسرے پھول کی بوسونگھا تو ہماری جان ایسی ہوئی کہ باریک ململ کو خاردار درخت پر ڈال کر کھینچتے ہیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے ایسی سختی سے ہماری جان قبض ہوئی۔

﴿759﴾ **نقل** ہے رسول علیہ السلام کے فرزند حضرت سید ابراہیمؓ کا وصال ہوا رسولِ خدا علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے غسل دیا مغفرت چاہی منکر نکیر آئے اور پوچھا کہ تیرا رب کون ہے کہا کہ اللہ میرا رب ہے۔پوچھا کہ تیرا نبی کون ہے کہا میرے باپ منکر نکیر نے ہاتھ اٹھایا سید ابراہیمؓ نے نعرہ مارا رسولؑ نعرہ کی آواز سنکر واپس آئے اور فرمایا کہ تیرا باپ محمد رسول اللہؐ ہے صحابہؓ نے بہت زاری کی اور اس وقت کہا کہ اے رسول خداؐ ہمارا حال کیا ہوگا جبکہ خوندکار کے سات سالہ معصوم فرزند کا یہ حال ہوا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو پکی

بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہے۔

﴿760﴾ **نقل** ہے عبداللہ ابن سلام سے کہ تمام ارواح کو قبض کرنے کے بعد ملک الموت کو بھی فرمانِ خدا ہوگا کہ تو بھی اپنی جان تن سے باہر کر اور حق کے حوالہ کر پس عزرائیل سخت چٹان پر آئیں گے اور عرش کے نیچے اپنا بایاں ہاتھ لانمبا کریں گے اور اپنے قوی ناخنوں کو جسم کے اندر پہنچائیں گے اور اپنی روح کو باہر کرنے کے لئے حملہ کریں گے جان کندنی کی تلخی سے چیخ ماریں گے اور نعرہ ماریں گے۔ اگر تمام مخلوق اس وقت زندہ رہتی تو اس نعرہ کی ہیبت سے سب مخلوق فوراً ہلاک ہو جاتی۔ پس عزرائیلؑ کہیں گے اے باری تعالیٰ اگر یہ بندہ جانتا کہ جان کندنی کی تلخی ایسی مشکل ہے تو بندہ اس عہدہ کو قبول نہ کرتا پھر ندا آئے گی کہ اے عزرائیل جان دے پس باری تعالیٰ کی ندا کی ہیبت سے جان مشکل سے دیں گے۔

﴿761﴾ **نقل** ہے حضرت ابوبکرؓ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو خواب میں دیکھا کہ رسولؐ آسمان دنیا میں فرشتوں کے درمیان آئے اور بی بی عائشہؓ کو طلب کر کے فرمایا کہ تیرے باپ کے لئے قیامت کا سفر آیا ہے۔ پس ابوبکرؓ نے وصیت شروع کی کہ اس کمل میں ہمارا کفن بناؤ کیونکہ اس کمل پر رسولؐ کی نظر پڑی ہے جس وقت کہ ہم نے توبہ کی یہ کمل پہنی اور زاری کی یہ دو چپتل ہمارے لئے تعین مقرر کئے تھے ہم نے امانت رکھے ہیں جس وقت کے عمرؓ ہمارے بعد خلافت پر بیٹھیں اس وقت یہ چپتل ان کو دو اور کہو کہ یہ چپتل فقیروں کے حق میں داخل کرو جس وقت آپ کو حرارت زیادہ ہوئی آپ کے گھر میں شہد تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں رسول خدا علیہ السلام کو منھ کیا دکھاؤں کیوں کہ رسولِ خدا علیہ السلام کے گھر میں شہد نہ تھا اور میرے گھر میں شہد ہے۔ آپؓ کا وصال ہو گیا آپؓ کے جنازہ کو رسول علیہ السلام کی گنبد مبارک کے پاس لے گئے گنبد کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ رسول علیہ السلام کے نزدیک قبر بنائے اس میں علیؓ اُترے کیا دیکھتے ہیں کہ رسولؐ اپنا ہاتھ ابوبکرؓ کے منھ پر رکھ کر دُعا کرتے ہیں کہ یا اللہ اس سفید ریش کے صدقہ سے ہماری اُمت کو بخش دے فرمانِ خدا آیا کہ اے محمدؐ اگر تو اس وقت گنہگاروں کے لئے دعا کرتا تو میں قبول کرتا ہمارے نزدیک ابوبکرؓ کی ایسی قدر ہے پھر ندا آئی کہ واپس ہو جاؤ حبیب واصل گیا حبیب میں۔ حضرت علیؓ نے اس وقت فرمایا کہ ہم نے ابوبکرؓ کو نہیں پہچانا تھا۔

﴿762﴾ **نقل** ہے ایک غلام نے حضرت عمرؓ کو زخمی کیا عمرؓ کی رحلت کا وقت قریب پہنچا وصیت شروع کی کہ ہم کو رسولؐ کی گنبد کے پاس لیجاؤ اگر گنبد کا دروازہ خود بخود کھلے گا تو گنبد میں دفن کرو۔ وگرنہ باہر دفن کرو گنبد کا دروازہ خود بخود کھل گیا گنبد میں قبر بنا کر دفن کئے حضرت علیؓ قبر میں اترے اور وہاں دیکھا کہ ہر طرف زمین دوڑ کر عمرؓ پر حملہ کی چاروں طرف سے زمین کو چھوڑ کر آپ کو قبر میں رکھے تھے۔ عمرؓ کے فرزند عبداللہؓ بارہ سال عمرؓ کو دیکھنے کی طرف متوجہ تھے بارہ سال تک نہ دیکھا اس کے بعد دیکھا کہ عمرؓ جلدی سے جا رہے ہیں عبداللہؓ نے پکارا کہ اے باپ تو عمرؓ نے جواب نہیں دیا پھر پکارا

کہ عمر خطابؓ کھڑے رہو میں کچھ پوچھتا ہوں اور پوچھا کہ تم پر خدا کے ساتھ کیسی گذری کہا کہ بارہ سال عتاب کے مقام پر رکھے تھے اس وقت حساب کے مقام پر لیجا رہے ہیں محمد ﷺ کے برابر جاتا ہوں شاید محمد ﷺ کے صدقہ سے مشکل آسان ہو۔عمرؓ خدا کی دوستی میں باپ اور بیٹے کو قتل کئے تھے جب مسند خلافت پر بیٹھے عورت سے محبت تھی اس کو طلاق دی اس عورت کے واسطے سے رات میں ایک چیز کلاف شرع ہوگئی تھی۔جب دن نکلتا تو شہر میں جا کر مخلوق کی نگہبانی کرتے اور جب رات ہوتی تو قبرستان میں جا کر خدا کی یاد میں مشغول ہوتے ایسی ذات پاک کا ایسا حال ہوا تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

﴿763﴾ **نقل** ہے حضرت عثمانؓ خلافت کرتے تھے رسول علیہ السلام کے منبر کی سیڑھی پر بیٹھ کر بیان کرتے تھے ضعیف ہوگئے تھے مخلوق اور تحفے بہت آتے اپنے دوستوں کو عہدوں پر بھیجے تھے دوسری چیز یہ کہ اس حکومت کا طریقہ بدل گیا تھا اسی سبب سے عثمانؓ پر لشکر آیا عثمانؓ اعتکاف میں بیٹھے تھے علیؓ حسنؓ اور حُسینؓ کو بھیجا کہ عثمانؓ کو سلام کہو اور کہو کہ میں اعتکاف میں بیٹھا ہوں مجھ کو بھیجے ہیں عثمانؓ نے کہا کہ یہ لو رسول اللہ ﷺ نے آ کر مجھ کو فرمایا کہ آؤ پس ہمارا وقت پورا ہو چکا ہے لہذا تم جاؤ۔علیؓ کو سلام کہو اور میرے لئے پانی بھیجو لشکر محاصرہ کر کے مسجد میں آ کر پانی لیجانے نہیں دیا عثمانؓ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اس محل پر پہنچے۔تو عنقریب تمہارا انتقام لے لیگا ان سے اللہ۔ایک حبشی غلام آیا عثمانؓ کا سر علیحدہ کیا۔قرآن شریف پر خون گرا اس کے بعد وصال ہوا۔

﴿764﴾ **نقل** ہے حضرت علیؓ نے صبح کے وقت مسجد میں آ کر لوگوں سے فرمایا کہ اٹھو نماز کا وقت ہوگیا۔خود محراب میں تھے عبدالرحمٰن آ کر حضرت علیؓ کو زخمی کیا۔علیؓ کو حجرہ میں لے گئے ام سلمہؓ کو بلا کر وصیت کی کہ مجھ کو خاک میں مت رکھو۔حسنؓ اور حسینؓ سے کہا کہ میں نے تم کو خدا کے حوالے کیا۔اور بہت زاری کی ام سلمہؓ نے فرمایا اے علیؓ تو نے اتنی طاعت کی اور پھر توبہ کرتا ہے۔علیؓ نے فرمایا حیات کی کشتی موت کے دریا میں پڑ گئی ہے نصیب کا بادبان منقطع ہوگیا ہے بے نیازی کی ہوا چل رہی ہے۔حیات کی کشتی ہوا میں حرکت کر رہی ہے اٹھارہ ہزار فرشتے دیکھنے کے لئے آئے ہیں کہ علیؓ کے حق میں کیا فرمانِ خدا ہوتا ہے اور کہاں لیجاتے ہیں (معلوم نہیں) یہ وقت ہمارے لئے پہنچا ہے ہماری اطاعت آ کر ایسی معلوم ہو رہی ہے جیسا کہ بال۔موت گلے کا ہار ہوگئی ہے اور بے نیازی کی ہوا جان کو اڑا رہی ہے معلوم نہیں کہاں لیجاتی ہے،ایسا فرمایا اس کے بعد وصال ہوا۔

﴿765﴾ **نقل** ہے خواجہ حسن بصریؒ کے پاس ملک الموت نے آ کر ایسی تکلیف دی کہ حسن اپنا منھ زمین پر ملے کراماً کاتبین ان دونوں نے گواہی دی کہ اے ملک الموت تیس سال گذرے ہم نے اس مرد کی کوئی بدی نہیں لکھی اور تو اس پر ایسی سختی کرتا ہے۔ملک الموت کو خدا کا فرمان ہوا کہ دو گواہ گواہی دیتے ہیں اس پر عذاب مت کر اس کے بعد ملک الموت نے

اس کو چھوڑ دیا اس کے بعد حسنؒ کا وصال ہوا۔ حضرت رب العالمین کے حضور میں لے گئے فرمانِ خدا ہوا کہ اے بوڑھے تو نے اُس رات میں دو رکعت نماز ادا کی میں نے اس کو قبول کیا اگر وہ دو رکعت نماز قبول نہ ہوتے تو تو جانتا ہے کہ میں اس وقت کیا کرتا یعنے میں دوزخ میں بھیجتا اس وقت میں نے تجھ کو نجات دی بہشت میں جا۔

﴿766﴾ **نقل** ہے خواجہ جنیدؒ کے وصال کا وقت آیا آپ نے بہت زاری کی یاروں نے عرض کیا کہ خوندکار نے اس قدر اطاعت کی پھر کس لئے زاری کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ہماری اطاعت اس وقت ایسی ہوگئی جیسے کہ ایک بال لٹکا ہوا ہے اس پر سخت ہوا چل رہی ہے معلوم نہیں کہ بال کو کہاں لے جائے۔ یہ اطاعت ایسی ہوگئی ہے اس کے بعد وصال ہوا قبر میں منکر اور نکیر آئے اور پوچھا کہ تیرا رب کون ہے جنیدؒ نے فرمایا کہ خدا سے پوچھو اگر وہ قبول کرتا ہے تو میرا کہنا حق ہے وگرنہ میرے کہنے کا کیا اعتبار ہے فرمانِ خدا ہوا کہ میرا بندہ حق کہتا ہے تم آجاؤ منکر اور نکیر چلے گئے۔

﴿767﴾ **نقل** ہے ایک اولیاءؒ کا وصال ہوا۔ منکر و نکیر آئے اور پوچھا کہ ترا رب کون ہے۔ جواب دیا کہ میں تمہارے صاحب سے کہتا ہوں تم سے بات کہنا محال ہے اپنی عزت سے چلے جاؤ ورنہ بے عزت ہوگے۔ فرمانِ خدا آیا کہ تم اس کے نزدیک سے آؤ تو منکر نکیر چلے گئے۔

﴿768﴾ **نقل** ہے بی بی رابعہؒ نے خدائے تعالیٰ سے عرض کیں کہ ہمارا کچھ عمل تیری درگاہ میں قبول ہوا ہے یا نہیں فرمانِ خدا ہوا۔ ہمارا کتا پیاسا تھا تو اس کو پانی پلائی وہ عمل میں نے قبول کیا بی بیؒ کا وصال ہوا قبر میں منکر نکیر آئے پوچھا کہ تیرا رب کون ہے بی بیؒ نے جواب دیا کہ میں ڈیڑھ گز زمین میں آئی تو کیا خدا مجھ سے فراموش ہوگیا۔ (کیا میں خدا کو بھول گئی) جو تم مجھ سے پوچھتے ہو پھر منکر نکیر واپس چلے گئے۔

﴿769﴾ **نقل** ہے ایک اولیاء اللہؒ کا وصال ہوا۔ رب العالمین کے حضور میں لے گئے اس کو فرمان ہوا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا اس نے کہا میں نے دنیا میں چار سو سال تیری عبادت کی فرمان ہوا کہ اس کے لئے دوزخ پر چار سو سال کے فاصلہ سے مقام بناؤ۔ وہاں کے مقام کو دیکھ کر ایسا حیران ہوا اور فریاد کی کہ اے رب العالمین میں بہت ہلاک ہوگیا۔ فرمان آیا کہ تو چار سو سال عبادت کیا عبادت پر بھروسہ کیا اس لئے ہم نے دوزخ کا راستہ چار سو سال کے فاصلہ کی دوری پر رکھا ہے اس نے کہا تو اپنے فضل سے مجھ کو نجات دے فرمان ہوا کہ اب تو نے ہمارے فضل کو یاد کیا ہم نے تجھ کو نجات دی اور بہشت میں بھیجے۔

﴿770﴾ **نقل** ہے ایک اولیاء اللہؒ کا وصال ہوا حضرت رب العالمین کے حضور میں لے گئے۔ فرمان ہوا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا۔ اس نے کہا میں نے چار سو سال عبادت کی اس وقت پیاس بہت ہونے لگی تو پریشان ہوا۔ ایک فرشتہ پانی

لیکر اس کے سامنے سے گذرا تو اس نے کہا مجھ کو پانی دے فرشتہ نے کہا۔ تو اس کے عوض کیا دیتا ہے اس نے کہا دوسو سال کی عبادت دیتا ہوں۔ فرشتہ نے ایک پیالہ پانی پلایا۔ پیاس اور بڑھ گئی اس نے کہا اور ایک پیالہ پانی کا دے۔ پھر فرشتہ نے کہا تو کیا دیتا ہے کہا کہ بقیہ دوسو سال کی عبادت دیتا ہوں۔ دوسرا پیالہ پانی کا دیا۔ اس نے پی لیا۔ دوزخ کے فرشتے آئے دوزخ کی طرف اس کو کھینچے تو اس نے فریاد کی کہ یا اللہ مجھ کو چھڑا۔ فرمان ہوا کہ تو نے چار سو سال کی عبادت کو پانی کے دو پیالوں کے عوض بیچ دیا اب کیا چاہتا ہے۔ کہا تو اپنے فضل سے ہم کو نجات دے۔ فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوا کہا کہ چھوڑ دو ہمارے فضل کو یاد کیا ہم نے اس کو دوزخ سے نجات دی اور اس کو بہشت عطا کی۔

﴿771﴾ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز جبرئیلؑ میرے نزدیک آئے ان کے کپڑوں کو مٹی لگی ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ تمہارے کپڑوں کو مٹی کیسی جبرئیلؑ نے کہا کہ آج جنگل میں ایک عابد کا انتقال ہوا ہم چار فرشتوں کو فرمانِ خدا ہوا کہ اس کو دفن کرو تو ہم نے دفن کیا اس لئے ہمارے کپڑوں کو مٹی لگ گئی رسول علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کو خدا کے ساتھ کیسی رہی جبرئیلؑ نے کہا وہاں اچھی نہیں رہی رسولؐ نے پوچھا اس کا سبب کیا ہے جبرئیلؑ نے کہا اس کو حضور میں لے گئے۔ اس کو فرمانِ خدا ہوا کہ تو نے دنیا میں کیا کھایا۔ اس نے کہا میں نے دنیا میں کچھ نہیں کھایا۔ مگر ہر روز ایک انار کھایا اور تیری عبادت کی فرشتوں کو فرمان ہوا کہ عبادت کیا ہے ایک پلہ میں اس کے عمل کو رکھو اور دوسرے پلہ میں ہمارے انار کے ایک دانہ کو رکھو فرشتوں نے ایسا ہی کیا تو عبادت کا پلہ اوپر ہو گیا۔ انار کا ایک دانہ جو تھا بھاری ہو گیا۔ فرمانِ خدا ہوا کہ اس عابد کو دوزخ میں لے جاؤ فرشتوں نے اس کو کھینچا۔ اس نے فریاد کی اے رب العالمین اپنے فضل سے ہم کو نجات دے فرمان ہوا کہ چھوڑ دو ہمارے فضل کو یاد کیا ہے۔ ہم نے اس کو دوزخ سے نجات دی اور اس کو بہشت عطا کی۔

﴿772﴾ **نقل** ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یحییٰ ابن معاذ کو قبر اس طرح دبائی کہ ہڈیا ایک دوسری سے مل گئیں۔ صحابہؓ نے پوچھا اس کا سبب کیا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز ان کی روٹی میں اونٹ کا تھوڑا پیشاب پڑ گیا تھا۔ انہوں نے نامعلوم روٹی کھائی تھی اسی لئے ایسا حال ہوا دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

﴿773﴾ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت یحییٰ ابن معاذ کی رحلت ہوئی تو رحمٰن کا عرش ہل گیا رسولؐ مغفرت کے لئے انگلیوں پر چلتے ہوئے گئے۔ چند انبیاءؑ اور فرشتے بھی آئے اس کو قبر ایسی دبائی کہ ہڈیاں ایک دوسری سے مل گئیں صحابہؓ نے پوچھا اس کا سبب کیا ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز ان کے کپڑوں پر اونٹ کا تھوڑا پیشاب پڑ گیا تھا، ان کو معلوم نہ تھا نماز پڑھ لئے یہی سبب ہے۔

﴿774﴾ **نقل** ہے بایزیدؒ کو خدا کے حضور میں رسائی ہوئی فرمان ہوا کہ میں تیری جگہ بہشت میں کرتا ہوں میں

نے کہا کہ وہ مقام اطاعت کرنے والوں کا ہے پھر فرمان ہوا کہ تیری جگہ عرش پر کروں میں نے کہا یہ مقام مقربوں کا ہے پھر فرمان ہوا کیا تو مجھ کو چاہتا ہے بایزیدؒ خاموش رہے پھر فرمان ہوا کہ میں تجھ کو نہیں چاہتا تو کیا کریگا کہا کہ میں نعرہ ماروں گا۔

﴿775﴾ **نقل** ہے بایزید بسطامیؒ کے پاس کتا آیا تو آپ نے اپنے کپڑے کھینچ لئے کیونکہ کپڑے کتے کو لگ کر ناپاک نہ ہو جائیں۔ کتے کو زبان آئی کہا اے بایزیدؒ کیا آپ ہم سے بہتر ہیں کہا کہ ہمارے درمیان ایمان رہے تو ہم بہتر ہیں وگرنہ تو بہتر ہے۔

﴿776﴾ **نقل** ہے بایزید بسطامیؒ نے جذبہ کی حالت میں ایسا کہا کہ پاک ہوں میں کیا ہی بڑی ہے میری شان جب جذبہ دور ہوا تو مریدوں نے عرض کیا کہ کیوں تو نے اس طرح کہا بایزیدؒ نے فرمایا اگر میں دوسرے وقت وہی بات کہوں تو مجھ کو قتل کرو۔ اس کے بعد آپ کو جذبہ ہوا پھر آپ نے اسی طرح کہا مریدوں نے شمشیر لے کر بایزیدؒ کو مارا کچھ زخم نہ آیا۔ اس وقت بایزیدؒ اس طرح کہتے تھے۔ میرے جبہ میں اللہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس کے بعد جذبہ کم ہوا۔ مریدوں نے کہا اے ہمارے پیر ہم نے آپ پر کئی بار شمشیر ماری آپ کو کچھ زخم نہ آیا۔ بایزیدؒ نے فرمایا کہ اس وت بایزیدؒ رہتا تو قتل ہو جاتا بایزیدؒ تو اس وقت خدائے تعالیٰ تھا (خدائے کی ذات میں فنا تھا)۔

﴿777﴾ **نقل** ہے خواجہ حسن بصریؒ نے کہا میرے استاد نے تیس سال کعبۃ اللہ کی مجاوری کی اور تیس سال اہل مکہ کو سبق دیا اس کے مرنے کے وقت میں اس کے نزدیک تھا اس نے بہت زاری کی۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کیا کروں؟ قبول نہیں کرتا۔ اسی حالت میں موت واقع ہوئی خدا جانے انجام کیا ہو۔

﴿778﴾ **نقل** ہے ایک بزرگوار نے فرمایا اس دنیا کی زندگی دو روزہ ہے۔ گذر جاتی ہے کیا اچھی اور کیا بری فرزند آدمؑ کے سر پر جو کچھ آوے گذر جائے سرداروں کے سردار قدم کے سب سے بڑے عالم شریف الخصال امتوں کے پیشوا لطیف جمال اور جلال والے بہترین مخلوق حضرت سید محمد مہدیِ موعودؑ نے فرمایا کہ میں ولی تھا اس حال میں کہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے یعنی مہدیؑ، نبیؐ کے ساتھ ازل میں اللہ کی ولایت کے ظہور کے نور سے بہت قریب تھے۔

﴿779﴾ **نقل** ہے ایک فقیر نے ایک مسجد میں ایک امام کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی نماز کے بعد امام نے فقیر سے پوچھا کہ کہاں سے آئے فقیر نے کہا فلاں جگہ سے آیا۔ امام نے کہا غذا کہاں سے پاتے ہو فقیر نے کہا کہ خدا کے گھر سے پاتا ہوں امام نے کہا کہ غذا کے ملنے کا سبب چاہیئے۔ فقیر نے اسی وقت عصر کی نماز لوٹا کر پڑی امام نے کہا عصر کی نماز کے بعد تو نے کیا ادا کیا فقیر نے کہا عصر کی نماز۔ امام نے کہا رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم نماز پڑھو ہر نیک و بد کے پیچھے۔ فقیر نے کہا ہاں صحیح ہے ولیکن مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اس لئے میں نے نماز لوٹا لی اور تجھ کو خدائے تعالیٰ پر یقین نہیں

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔اورنہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا۔

﴿780﴾ **نقل** ہے مہتر داؤدؑ گھر سے حجرے میں جا رہے تھے راستہ میں ملک الموت آئے۔داؤد علیہ السلام نے کہا حجرے میں جاتا ہوں۔ملک الموت نے کہا اجازت نہیں راستہ میں روح قبض کی۔مہتر سلیمان علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے ملک الموت آئے سلیمان نے کہا ایک گھنٹہ میں بیٹھوں۔ملک الموت نے کہا اجازت نہیں سلیمان کھڑے ہوئے تھے اسی حالت میں روح قبض کی مہترّ موسیٰؑ جنگل میں گئے تھے ایک نے کہا میں جس کو روکتا ہوں وہ روکا جاتا ہے قبر تیار کرتا ہوں برابر ہو یا نہ ہو موسیٰؑ قبر میں اترے پھر باہر آنے کا ارادہ کیا ملک الموت نے آ کر کہا کہ جانے کی اجازت نہیں۔روح قبض کی۔مہتر یوسف علیہ السلام باہر گئے تھے ملک الموت آئے یوسفؑ نے کہا اندر جاتا ہوں ملک الموت نے کہا اجازت نہیں۔اسی جگہ روح قبض کی۔

﴿781﴾ **نقل** ہے مہتر عیسیٰ علیہ السلام جنگل میں گئے تھے ملک الموت بی بی مریمؑ کے پاس آئے بی بیؑ نے کہا عیسیٰؑ سے ملاقات کرتی ہوں ملک الموت نے کہا اجازت نہیں۔روح قبض کی۔عیسیٰؑ نے آ کر ماں کو تہجد کے وقت سجدہ میں پڑی ہوئی دیکھا۔جبرائیلؑ نے آ کر کہا کہ مریمؑ کا وصال ہو گیا ہے عیسیٰؑ باہر آئے اور لوگوں سے کہا کہ دفن کرنے کے لئے آؤ کوئی شخص نہیں آیا فرشتوں نے عرض کیا کہ یا اللہ مریمؑ کا ایسا حال ہے۔فرمانِ خدا ہوا کہ تم اور حوراں مل کر جاؤ بہشت کا لباس پہنا کر مریمؑ کو دفن کرو اسی طرح دفن کئے۔عیسیٰؑ نے خواب میں مریمؑ کو دیکھا اور کہا کہ موت کیسے چکھی۔مریمؑ نے ایک پیالہ کا بیان کیا عیسیٰؑ نے سنا ندا ہوئی ہے کہ تین پیالے اسی طرح ہم نے چکھا۔

﴿782﴾ **نقل** ہے مہتر عیسیٰؑ پر سات روز بارش ہوئی۔عیسیٰؑ کو بہت فکر ہوئی اور خدائے تعالیٰ سے عرض کیا کہ تمام جانداروں کے لئے گھر ہیں میرے لئے گھر نہیں فرمانِ خدا ہوا کہ ندی میں گھر تیار کر عیسیٰؑ نے کہا یا اللہ تو ہم سے مسخری کرتا ہے۔فرمانِ خدا ہوا کہ تو ہم سے مسخری کرتا ہے تجھ کو معلوم ہے کہ بہتے پانی کی طرح دنیا فنا ہونے والی ہے اور تو گھر کی آرزو کرتا ہے عیسیٰؑ نے توبہ کی۔

﴿783﴾ **نقل** ہے ایک اولیاءؒ شہر میں تھے شہر پر بکثرت بارش ہوئی تمام دیواریں گر پڑیں اس شہر کے لوگوں نے اولیاءؒ کے پاس جا کر عرض کیا کہ آپ خدائے تعالیٰ سے دعا کرو کہ دیواریں نہ گریں اس اولیاءؒ نے اپنے گھر کی دیوار گرادی کسی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا کہ خدئے تعالیٰ ان دیواروں کو گرانا چاہا گروایا اور ہم خدائے تعالیٰ کی خواہش کو پوری کرتے ہیں۔

﴿784﴾ **نقل** ہے کہ ایک مرید کے دل میں نفس کا خطرہ غلبہ کیا کہ جا غازیوں کے برابر جنگ کر تو شہادت پائے

گا۔اس نے کہا میں متوکل ہوں خرچہ نہیں رکھتا ہوں نفس نے کہا تو کسی کو کچھ دینے کو خود پر حرام کرے پھر اس نے کہا ہم گوشہ میں خدا کی یاد کرتے ہیں کسی کو دیکھنے سے ہم کو خطرہ آئے گا یہ جلوت ہو جائے گی نفس نے کہا تو ان کے پیچھے یا سامنے جا اور خدا کا ذکر کر تو دونوں کام ہوں گے۔اس نے فکر کیا خطرہ بہت غلبہ کیا (تو اس نے خیال کیا کہ) معلوم نہیں ہوتا کہ یہ خطرہ رحمانی ہے یا شیطانی لہذا مرشد سے عرض کیا مرشد نے فرمایا یہ نفس کا فریب ہے تو خود کو خدا کی راہ میں اور میری صحبت میں قید کر دیا ہے نفس تجھ کو دغا دیتا ہے۔جو دیکھا کہ تجھ میں دنیا کی طلب نہیں ہے تو (دنیا کے کاموں کو) دین کے کام دکھا کر دھوکہ دیتا ہے (فقر و فاقہ میں) ہر دم تجھ کو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے یہ تیرا نقصان کرتا ہے پس مرشد نے مرید کو پسخوردہ دیا اور فرمایا کہ جا خدا کا ذکر کر اور میری صحبت میں مرنے تک ثابت قدم رہ۔

﴿785﴾ **نقل** ہے ایک اولیاءؒ کے وصال کا وقت قریب آیا تین روز بے ہوش رہ کر جان کندنی کی نوبت پہنچی اسکے مریدوں نے آپس میں کہا کہ یہ ایسے کامل تھے ان کا حال ایسا ہو گیا۔اسی وقت ایک دوسرے اولیاءؒ نے آکر کہا السلام علیکم اولیاءؒ مذکور نے علیکم السلام کہا اس کے بعد روح قبض ہوئی۔مریدوں نے دوسرے اولیاءؒ سے کہا کہ یہ دیری کا سبب تمہاری ملاقات تھی۔اس اولیاءؒ نے کہا یہ بات اچھی نہیں کیونکہ اولیاءؒ خدا کی بینائی میں تھے ملک الموت قریب نہیں آسکتے تھے ہماری ملاقات سے فرصت ملی پس عزرائیل قریب ہوئے اور ان کی روح قبض کی۔

﴿786﴾ **نقل** ہے ایک درویش ایک سال روزہ رکھتا بادشاہ آتا اور حجرہ میں اپنا ہاتھ لانبا کر کے درویش کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتا پانی پلاتا پھر درویش کو حجرہ میں رکھتا دوسرے سال تک اسی طرح بھوک اور خلوت اختیار کرتا۔نفس اس واسطے کہ بادشاہ اور تمام لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تکلیف برداشت کرتا۔وہاں ایک کامل بندۂ خدا آیا بادشاہ نے اس سے ملاقات کی اور اس درویش کی بہت تعریف کی اس بندۂ خدا نے کہا کہ اس کا روزہ کھولنے کے کتنے روز باقی ہیں ہم بھی اس سے ملاقات کرتے ہیں بادشاہ نے کہا تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔وہ بندۂ خدا ٹھیر گیا اور وہ دن آ گیا۔بادشاہ نے تیار ہو کر اس بندۂ خدا کو اطلاع دی۔وہ بندۂ خدا آیا بادشاہ کے جانے میں تھوڑی دیر ہوئی بادشاہ نہیں گیا۔اس کے خادموں نے درویش کو اطلاع دی کہ بادشاہ نہیں آتا ہے اس نے یہ خبر سنی اور مر گیا اس کے بعد اس بندۂ خدا نے بادشاہ سے کہا کہ جاؤ بادشاہ آیا جب دیکھا کہ درویش مر گیا ہے یہ کیا حال ہے اس نے کہا کہ اس کے نفس کو کھانا نہیں پہنچا مر گیا۔

﴿787﴾ **نقل** ہے ایک اولیاءؒ سے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ معراج کی رات میں عرش کے نیچے آئے دیکھا کہ ایک جوان کمبل اوڑھ کر سویا ہے رسول علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ یہ کون شخص ہے فرمان آیا کہ یہ ہمارا بندہ ہے دنیا میں بچے کھیل کود کی وجہ سے بہت پریشان کئے اس لئے وہ عرش کے نیچے آکر سو گیا ہے۔

﴿788﴾ **نقل** ہے حضرت رسول علیہ السلام کے لئے معراج کی رات آئی تو فرمانِ خدا ہوا کہ جاؤ اور بہشت اور دوزخ کو دیکھو رسولؐ نے بہشت کو دیکھا اور دوزخ کے قریب آئے وہاں ایک غار ہے اور اس غار میں ایک گھر ہے اور اس کا دروازہ بند دیکھا جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں دوزخ کے نگہبانوں سے پوچھا انہوں نے کہا ہم کو بھی معلوم نہیں رسولؐ کے دل میں آیا کہ دیکھو فرمانِ خدا ہوا کہ تم اپنا ہاتھ اس گھر کے دروازہ پر رکھو کھل جائے گا۔ رسولؐ نے ہاتھ رکھا دروازہ کھل گیا۔ رسول علیہ السلام اندر گئے اپنے ماں باپ کو دیکھا کہ سینڈ کے جھاڑ سے لٹکے ہوئے فرشتے بہت عذاب دے رہے ہیں۔ رسول علیہ السلام کو انہوں نے بھی دیکھا اور بہت زاری کی اور کہا اے فرزند خدائے تعالیٰ نے تجھ کو برگزیدہ کیا ہے ہم پر بہت عذاب ہوتا ہے ہمارے حق میں دعا کرتا کہ ہم اس عذاب سے نجات پائیں۔ رسولؐ نے آبدیدہ ہوکر ان کے حق میں دعا کرنا چاہا۔ فرمانِ خدا آیا کہ میں تجھ کو اختیار دیا ہے تو اُمت کی شفاعت [1] اختیار کر یا اپنے ماں باپ کی شفاعت۔ رسول علیہ السلام نے یہ فرمان سنا اور کہا کہ میں نے اُمت کی شفاعت اختیار کی اور واپس ہوگئے۔ ماں باپ نے فریاد کی اور بہت زاری کی آپؐ نے کچھ نہ کہا۔ رسول علیہ السلام باہر آگئے فرشتوں نے دروازہ بند کردیا خدائے ذوالجلال کی صاحبی باقی ہے وہاں کسی کو زبان ہلانے کی مجال نہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے جیسا فرزند ماں باپ کے حق میں کچھ نہ کہا لہٰذا تم ہشیار ہو جاؤ خدائے تعالیٰ کو خوش کرو۔

﴿789﴾ **نقل** ہے ایک اولیاء اللہؒ باؤلی کے قریب بیٹھے تھے ایک شخص باؤلی میں جاکر اپنے روپیوں کی پوٹلی ایک جگہ رکھا اور خود پانی پی کر فراموشی سے اس نقد کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے بعد ایک بچہ پانی پینے کے لئے باؤلی میں گیا اس نقد کو دیکھا اور لیکر اپنے گھر گیا۔ اس کے بعد ایک بوڑھا پانی پینے کے لئے باؤلی میں گیا پانی پی کر باہر آیا اس شخص کو اپنا وہ نقد یاد آیا واپس ہوکر باؤلی کے پاس آیا اور دیکھا کہ ایک بوڑھا وہاں ہے اس نے بوڑھے سے کہا کہ ہمارا زر دے وگرنہ تیرا سر جدا کرتا ہوں۔ بوڑھے نے کہا کہ میں نے نہیں لیا اس نے غصہ سے بوڑھے کا سر جدا کردیا۔ اولیاءؒ جو باؤلی کے پاس بیٹھے تھے ان کو بہت افسوس ہوا عرض کیا یا اللہ تیری درگاہ میں ذرّہ ذرّہ کا عدل ہے زر ایک نے لیا اور جان ایک کی گئی۔ ہاتف نے آواز دی کہ

---

[1] حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے ہمراہ باہر نکلے آپ قبرستان میں تشریف لائے اور ایک قبر کے پاس بیٹھے میں اور لوگوں کی نسبت آپؐ سے بہت قریب تھا آپؐ روئے تو ہم بھی روئے آپؐ نے پوچھا کہ تم کیوں روے ہم نے عرض کیا کہ آپ کے رونے کی جہت سے فرمایا کہ یہ قبر آمنہ بنت وہب یعنی والدہ کی ہے میں نے اپنے رب سے اجازت زیارت وملاقات کی مانگی تو اجازت عنایت فرمائی پھر میں نے درخواست کی کہ ان کیلئے دعائے مغفرت کروں اسکو اللہ تعالیٰ نے نہ مانا اس وجہ سے مجھ کو وہ رقت ہوئی جو اولاد کو ہوا کرتی ہے (از مذاق العارفین ترجمۂ احیاء العلوم جلد دوم صفحہ (۲۲۴) مطبوعہ نولکشور)۔

اس بچے کا باپ مالک زر کے باپ کے پاس مزدوری پر کام کیا تھا اس نے اس کی مزدوری نہیں دی بچے کے باپ کا حق تھا اس کے بچے کو میں نے دلا دیا مالک زر کے باپ کو اس بوڑھے نے قتل کیا تھا اس کا بدلہ میں نے کرا دیا ہماری درگاہ میں ذرہ ذرہ کا عدل ہے۔

﴿790﴾ **نقل** ہے ایک روز بایزیدؒ امام جعفر صادقؒ کے پاس آیا اور کہا کہ۔ دکھا مجھ کو میرا رب۔ امام جعفر صادقؒ نے کہا کہ یہ مرد کس قدر بے ادبی کرتا ہے۔ موسیٰؑ کو فرمان ہوا کہ تو ہرگز نہیں دیکھے گا تجھ کو کیسے دیدار ہوگا۔ اس مرد نے کہا کہ وہ موسیٰؑ کا دین تھا یہ احمدؐ کا دین ہے۔ محمدؐ نے خدا کو دیکھا اس کی اُمت بھی دیکھے گی۔ امامؒ نے کہا اس مرد کو دجلہ میں ڈالو۔ ڈال دیئے۔ دجلہ اندر لے گئی غوطہ کھایا باہر آ کر کہا اے صادق فریاد ہے۔ امامؒ نے فرمایا دوسرے بار ڈالو پھر فریاد کی تیسرے بار ڈالے۔ امامؒ نے فرمایا اے دجلہ اس کو باہر مت لا۔ تھوڑی دیر ڈوبا ہوا رہا بے قابو ہو گیا پکارنے لگا۔ فریاد فریاد اس کے بعد کہا کہ میرا مطلوب حاصل ہو گیا۔ غوطہ کھایا اس کے دل میں روزن ہوا دل میں غیب کا عالم ظاہر ہو گیا۔ اور اس میں دیدار ہوا۔

(رباعی)

چونکہ تو پانی میں (دنیا میں) ہے اپنی قدر کچھ نہیں جانتا اے فقیر
تیرا بادشاہ (خدا) کس لئے پیدا کیا ہے اور تجھ سے کیا کام رکھتا ہے
تو خدا سے جدائی کرتا ہے اور وہ تجھ سے ایک دم جدا نہیں ہے
وہ تیرے ساتھ مشغول ہے تو اس سے غافل یہ بات جائز نہیں

(بیت)

مہدیؑ کا دامن پکڑ لے دونوں جہاں سے لاپروا ہوجا
دل خدا سے باندھ بے غم اور خوش دل رہ

(مثنوی)

حضرت شاہ محمد مہدیِ موعود آخرالزماںؑ کی درگاہ میں
مہدویوں پر ہمیشہ یہ پانچ چیزیں ظاہر تھیں
جان اور تن کو (جان دینے والے خدا پر) نثار کرنا خدا کے لئے گھر بار چھوڑنا
خدا کیلئے بھوک اور ذلت کا پیشہ اختیار کرنا صبر قائم رکھنا

جو شخص کہ حضرت مہدیؑ کی تصدیق کرے اور آپؑ کے فرمان پر عمل کرے
تو ایسا شخص یقیناً خدائے تعالیٰ کا دیدار بے حجاب حاصل کرے گا

﴿791﴾ **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہمارے حضور میں جیسے بارہ مبشر ہوئے اسی طرح اے میاں دلاورؓ تمہارے پاس ہوں گے۔

﴿792﴾ **نیز** فرمایا کہ اول بندہ ہے اور آخر تم ہو۔

﴿793﴾ **نقل** ہے قاضی خاں اہل فرح کے مذکور میں حضرت مہدی علیہ السلام نے شاہ دلاورؓ سے فرمایا کہ (خدا کے دیدار کے) ایک گواہ تم ہو دوسرا گواہ میں ہوں۔

﴿794﴾ **نیز** فرمایا جو شخص کہ ابوبکرؓ کو نہیں دیکھا ہے اس کو چاہیئے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے۔

﴿795﴾ **میاں دلاورؓ کے بارہ مبشر یہ ہیں**۔ میاں عبدالکریم نوریؒ، میاں عبدالملک سجاوندیؒ، میاں یوسفؒ، میاں وزیرالدینؒ، قاضی عبداللہؒ، میاں عبدوشاہ رومیؒ، میاں عبدالجلیل مغلؒ، شیخ میاں، میاں امنؒ، میاں شیخوؒ، میاں ابومحمدؒ میاں زین الدینؒ یہ سب بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے مبشر ہیں۔

﴿796﴾ **رسول علیہ السلام کے دس مبشر یہ ہیں** پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ دوسرے حضرت عمر خطابؓ۔ تیسرے حضرت عثمان ابن عفانؓ۔ چوتھے حضرت علیؓ ابن ابی طالب۔ پانچویں سعدؓ۔ چھٹے سعیدؓ۔ ساتویں طلحہؓ۔ آٹھویں ابوعبیدہؓ۔ نویں زبیرؓ۔ دسویں عبدالرحمٰنؓ۔

﴿797﴾ **مہدی علیہ السلام کے بارہ مبشر یہ ہیں** پہلے حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ۔ دوسرے بندگی میاں سید خوندمیرؓ۔ تیسرے بندگی میاں شاہ نعمتؓ۔ چوتھے بندگی میاں شاہ نظامؓ۔ پانچویں بندگی میاں شاہ دلاورؓ۔ چھٹے بندگی ملک برہان الدینؓ۔ ساتویں بندگی ملک معروفؓ۔ آٹھویں بندگی ملک گوہرؓ۔ نویں بندگی میاں ملک جیؓ۔ دسویں بندگی میاں امین محمدؓ۔ گیارویں بندگی میاں یوسفؓ۔ بارویں بندگی عبدالمجید نوریؓ۔

﴿798﴾ **نولغوی مہدی**[1] کے نام یہ ہیں پہلے خواجہ حسن بصریؒ۔ دوسرے خواجہ جنید بغدادیؒ۔ تیسرے خواجہ عثمان مغربیؒ۔ چوتھے خواجہ حسن نوریؒ۔ پانچویں خواجہ عبداللہ خفیؒ۔ چھٹے شیخ عیسیٰؒ۔ ساتویں شیخ عبدالقادر گیلانیؒ۔ آٹھویں شیخ محمد

---

[1] نولغوی مہدی جنھوں نے جذبہ کی حالت میں مہدیت کا دعویٰ کیا جذبہ کے بعد دعوئ مہدیت سے رجوع کئے۔

عربیؒ ۔نویں سید محمد گیسودرازؒ۔ دسویں [1] موعود ہیں یعنی سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعود آخرالزماں خلیفتہ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلعم امراللہ مراداللہ ہیں۔آمنا وصدقنا۔

............☆☆ تمام ہوا حاشیہ انصاف نامہ ☆☆............

---

[1] دسویں مہدیِ موعودؑ ہیں چالیس سال کی عمر سے ترسٹھ سال یعنے (۲۳) سال تک دعویٰ مہدیت پر قائم رہے اور وصال فرمایا۔

المرقوم ۲۹/ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ ہجری

راقم الحروف

خاک پائے گروہ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعود خلیفتہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن۔سدّی عنبر بازار۔محلّہ پٹھان واڑی